The Leading Urdu Daily of Bihar

پندار
PINDAR पिन्दार

Web: www.pindar.in

PATNA, MONDAY 07.09.2026 Pages-12 Late City PRICE Rs. 2.00

ایڈیٹر : عبدالخالق احسانی

Vol.53 No.244 پٹنہ، سوموار ۷/ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۴/ربیع الاوّل ۱۴۴۸ھ

راج ناتھ سنگھ کا سری لنکا دورہ کل سے

نئی دھلی، 6 ستمبر (یو این آئی): وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ منگل کو سری لنکا کے تین روزہ دورے پر روانہ ہوں گے، جہاں وہ دوطرفہ تعلقات اور دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال کریں گے۔اس دورے کے دوران وہ سری لنکا کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ وسیع مسائل پر بات چیت کریں گے اور کولمبو میں مقیم ہندوستانیوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ ان کے ساتھ وزارت دفاع اور وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام کا ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی ہوگا۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان گہرے تہذیبی تعلقات اور کثیر جہتی شراکت داری ہے۔

جنوبی لبنان سے انخلا نہیں کریں گے: اسرائیل

تل ابیب، 6 ستمبر (یو این آئی): اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج حزب اللہ کے غیر مسلح ہونے تک جنوبی لبنان میں قائم کیے گئے سکیورٹی زون سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ یہ بیان جنوبی لبنان میں اسرائیلی فضائی حملوں کے دوران سامنے آیا ہے۔صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کاٹز نے کہا کہ اسرائیل جنوبی لبنان میں اپنی سکیورٹی گرفت برقرار رکھے گا۔ان کے مطابق علی طاہر کی پہاڑیوں پر کنٹرول علاقے میں اسرائیلی فوج کی موجودگی کو مزید مضبوط بنانے کے مترادف ہے۔

ہر ہندوستانی کی تھالی میں بہار کا ایک پکوان

وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کا نتیش کمار کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کا عزم

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس)
وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے دیرینہ خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کا عزم کیا ہے اور ہر ہندوستانی کی تھالی میں بہار کا کم از کم ایک پکوان (ڈش) کو لازمی طور پر شامل کیے جانے کی پُرزور وکالت کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اتوار کو ایک نمبر انے مارگ میں واقع 'لوک سیوک آواس' اپنی سرکاری رہائش گاہ کے سنکلپ ہال میں ایک ہندی روزنامہ کی جانب سے شائع خصوصی کتاب 'سواد بہار کا' کا اجراء کیا اور اس کتاب کی بھرپور ستائش کرتے ہوئے اس کی اشاعت کے لیے مصنف و ناشر سمیت پوری ایڈیٹوریل ٹیم کو پُرخلوص مبارکباد پیش کی۔ وزیر اعلیٰ نے ان سب کے لیے اپنی نیک خواہشات کا بھی اظہار کیا۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر ہندوستانی کی تھالی میں بہار کا کم از کم ایک پکوان تو ضرور ہونا چاہیے۔کھانے کے معاملے میں بہار کی ایک بڑی خصوصیت ہے جس کے لیے یہ ریاست پورے ملک میں مشہور ہے۔اس کتاب کے توسط سے بہار کے مختلف ذائقہ کے سلسلے میں لوگوں کو تفصیلی معلومات حاصل ہوگی۔

سیلاب کے مشکل وقت میں عوام کے ساتھ ہیں: نتیش

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس): جنتادل یونائیٹڈ کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اور راجیہ سبھا کے رکن نتیش کمار نے اتوار کو پٹنہ ضلع کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کر کے صورتحال کا جائزہ لیا اور متاثرہ لوگوں کے مسائل کی معلومات حاصل کیں۔ مسٹر کمار نے پُن پُن، اکونا، نیما، بیل داری چک، لکھنا، نہال چک، بلوا چک، دیوکلی، دھن روآ، ویر اور یارا، سیوداہا بگہا، اودھارا، پھہری، جلال پور، سہورو اور سائیں سمیت سیلاب سے متاثرہ گاؤں کا دورہ کیا۔ جے ڈی یو کے قومی صدر نے نائب وزیر اعلیٰ اور آبی وسائل کے وزیر وجے چودھری سے فون پر بات کر کے پٹنہ سمیت پورے بہار میں سیلاب اور پانی کی سطح کی صورتحال کی معلومات حاصل کی۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کی حفاظت اور راحت و بچاؤ کے کاموں کو سب سے زیادہ ترجیح دینے پر زور دیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ سیلاب کی اس مشکل گھڑی میں کوئی بھی خاندان خود کو تنہا نہ سمجھے۔ حکومت پوری سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ متاثرہ لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انتظامیہ پوری مستعدی کے ساتھ ضرورت مند لوگوں تک امداد پہنچا رہی ہے۔ مسٹر کمار نے کہا کہ نشیبی علاقوں، پشتوں اور پانی کی سطح کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے اور متاثرہ لوگوں کی حفاظت اور راحت کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس دورے پر بہار قانون ساز کونسل میں حکمراں جماعت کے نائب رہنما للن کمار صراف بھی مسٹر کمار کے ساتھ تھے۔

مہنگائی سے عام لوگوں اور کسانوں پر اقتصادی دباؤ بڑھا: تیجسوی

پٹنہ، 6 ستمبر (عتیق الرحمٰن شعبان): بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر اور راشٹریہ جنتادل کے کارگزار قومی صدر تیجسوی یادو نے مہنگائی کے معاملے پر مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں کے باعث غذائی اشیا، پٹرول-ڈیزل، کھاد-بیج، بجلی اور رسوئی گیس کی بڑھتی قیمتوں سے عام لوگوں، کسانوں اور متوسط طبقے پر اقتصادی دباؤ بڑھا ہے۔ تیجسوی نے اتوار کو میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ مہنگائی ملک کے سنگین مسائل میں شامل ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں سے غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں کے گھریلو بجٹ پر اثر پڑا ہے اور روزمرہ ضرورت کی اشیا کی قیمتیں بڑھنے سے لوگوں کی پریشانیاں بڑھی ہیں۔ اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر نے رسوئی گیس کی قیمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نے اجولا اسکیم کے تعلق سے بڑے بڑے دعوے کیے تھے، لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ گاؤں گاؤں جا کر اسکیم کی حقیقی صورتحال کا جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگی رسوئی گیس کی وجہ سے کئی غریب خاندانوں کے لیے اس کا باقاعدہ استعمال ایک چیلنج بن گیا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ سال 2014 میں رسوئی گیس کی قیمتوں کے معاملے پر بی جے پی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے احتجاج کیا تھا، لیکن آج قیمتوں میں اضافے کے بعد حکومت کو عام لوگوں کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے۔ آر جے ڈی رہنما نے کہا کہ خوردنی تیل، دال، چینی، آلو، (باقی صفحہ 11 پر)

طلبہ تحریک پورے سسٹم سے ٹوٹے ہوئے اعتماد کا نتیجہ: راہل

پولیس فائرنگ میں زخمی طلبہ سے ملاقات کے بعد پوچھا "کیا حکومت ان کے ٹوٹے خواب واپس لا سکتی ہے؟"

نئی دھلی، 6 ستمبر (یو این آئی)
کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے مہاراشٹر میں طلبہ کی تحریک پر کہا ہے کہ ہزاروں طلبہ پرامن طریقے سے سڑکوں پر ہیں اور اس کی وجہ صرف ایک امتحان یا بھرتی نہیں، بلکہ پورے سسٹم سے ان کا ٹوٹ چکا اعتماد ہے۔ مسٹر گاندھی نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ مرکز ہو یا ریاست، بی جے پی حکومت سے ہر طالب علم پریشان ہے۔ پیپر لیک، رکی ہوئی بھرتیاں، تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات، ہاسٹلز میں غیر انسانی حالات، خراب کھانا اور ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) میں دھاندلی جیسے مسائل سے طلبہ سخت نالاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) جیسے آئینی ادارے پر قبضہ کر کے اس کی ساکھ کو بھی برباد کر دیا گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا، "اپنے روشن مستقبل کے لیے طلبہ کا ہر مطالبہ جائز ہے۔ حکومت ان کی آواز سنے اور فوری طور پر کارروائی کرے، ورنہ انصاف ملنے تک چھاتروں کی گونج بڑھتی ہی جائے گی۔" راہل گاندھی نے پٹنہ میں پولیس کارروائی کے دوران گولی لگنے سے زخمی طلبہ سے ملاقات کی اور ان کی آپ بیتی سنی۔ (باقی صفحہ 11 پر)

جھارکھنڈ کے وزیر سودیویہ سونو کا انتقال

ہیمنت، لالو، تیجسوی کا اظہارِ غم

رانچی، 6 ستمبر (یو این آئی)
جھارکھنڈ حکومت کے وزیر سودیویہ کمار کے انتقال پر ریاستی حکومت نے دو روزہ سرکاری سوگ کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر کمار کا آج علی الصبح تقریباً 4:00 بجے گریڈیہ کے مری اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ وہ شہری ترقی و رہائش محکمہ، اعلیٰ و تکنیکی تعلیم محکمہ اور سیاحت، فن و ثقافت، کھیل کود اور امور نوجوانان محکمہ کے وزیر تھے۔ جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین (باقی صفحہ 11 پر)

بہار میں سیلاب کا قہر جاری، پشتوں کی خصوصی نگرانی

پٹنہ سمیت گنگا ندی کے کنارے مختلف اضلاع کے نشیبی علاقے زیر آب، ریاستی حکومت و ضلع انتظامیہ سرگرم

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس)
بہار میں سیلاب کا قہر اتوار کو بھی جاری رہا۔ حالانکہ گنگا ندی کی سطح آب میں معمولی کمی کے دعوے بھی کیے گئے۔ پٹنہ سمیت گنگا ندی کے کنارے مختلف اضلاع کے نشیبی علاقے زیر آب ہو گئے ہیں۔ اس دوران ریاستی حکومت نے سیلاب کے پیش نظر گنگا ندی کے ساحلی علاقوں میں خصوصی چوکسی بڑھانے کی ہدایت دی ہے۔ سیلاب سے متاثر ہونے والے پشتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے آبی وسائل محکمہ کو تمام ضروری تیاریاں کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، تاکہ پشتوں کو ٹوٹنے سے بچایا جا سکے۔ واضح رہے کہ گنگا ندی کی سطح آب میں اضافے اور گاندھی گھاٹ پر پانی کی سطح کے بلند ترین سیلابی نشان کو پار کرنے کے بعد اب پانی کا دباؤ نچلے علاقوں میں رہے گا۔ اس کا اثر اگلے 1 سے 3 دنوں تک ہاتھیدہ اور اس کے بعد کے نچلے علاقوں کے گیج اسٹیشنوں پر دیکھا جا سکتا ہے اور ہاتھیدہ میں پانی کی سطح سابقہ بلند ترین سیلابی سطح کو پار کر سکتی ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر آبی وسائل محکمہ نے بیگو سرائے، لکھی سرائے، مونگیر، بھاگلپور اور کٹیہار اضلاع میں گنگا کے کنارے واقع علاقوں میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت دی ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

مودی اپنی ناکامیاں چھپانے کے لیے اپوزیشن کو القاب دیتے ہیں: کھڑگے

نئی دھلی، 6 ستمبر (یو این آئی)
کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر مودی اپنی حکومت کی ناکامیاں چھپانے کے لیے اپوزیشن کو سال بہ سال نئے نئے القاب دیتے رہے ہیں، لیکن چیلنجز کے حل کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے دہلی یونیورسٹی کے شری رام کالج آف کامرس (ایس آر سی سی) میں مسٹر مودی کے کل کے خطاب پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اتوار کو سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ (باقی صفحہ 11 پر)

انصاف کے دروازے بند کر کے کارروائی کیوں؟ محمود مدنی

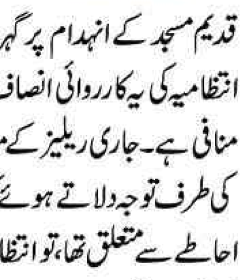

نئی دھلی، 6 ستمبر (یو این آئی)
جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے سہارنپور کلکٹریٹ میں واقع ایک صدی قدیم مسجد کے انہدام پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ کی یہ کارروائی انصاف کے تقاضوں اور عدالتی شفافیت کے سراسر منافی ہے۔ جاری ریلیز کے مطابق مولانا مدنی نے معاملے کے قانونی پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جب اراضی کا تنازعہ خود کلکٹریٹ کے احاطے سے متعلق تھا، تو انتظامیہ اور مجسٹریٹ از خود اس معاملے میں ایک فریق بن چکے تھے۔ قانون کا یونیورسل اور مسلمہ اصول ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے ہی معاملے میں منصف (جج) نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس معاملے میں مجسٹریٹ کے ذریعے یکطرفہ کارروائی انصاف کے اصولوں پر کاری ضرب ہے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ 4 ستمبر کو (باقی صفحہ 11 پر)

اردو اسکولوں میں ہفتہ وار تعطیل پر محکمہ تعلیم مناسب فیصلہ کرے

رکن کونسل قاری صہیب کے مطالبے پر وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی ہدایت، سی ایم سکریٹریٹ سے خط ارسال

پٹنہ، 6 ستمبر (عتیق الرحمٰن شعبان)
بہار کے سرکاری اردو اسکولوں میں ہفتہ وار تعطیل کے معاملے پر محکمہ تعلیم کو مناسب فیصلہ کرنے کی وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے ہدایت دی ہے۔ اپوزیشن آر جے ڈی کے سینئر و سرگرم نوجوان رہنما اور رکن بہار قانون ساز کونسل قاری صہیب کے ذریعہ لکھے گئے خط اور مطالبے کو وزیر اعلیٰ نے سنجیدگی سے لیتے ہوئے محکمہ تعلیم کو یہ ہدایت دی ہے۔ سی ایم سکریٹریٹ سے محکمہ تعلیم کو خط ارسال کیا گیا ہے۔ جمعرات کو نصف یوم اور جمعہ کو مکمل ہفتہ وار تعطیل کے مطالبے پر بہار حکومت نے باقاعدہ کارروائی شروع کر دی ہے۔

راشٹریہ جنتادل کے رکن قانون ساز کونسل قاری محمد صہیب کی جانب سے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ بہار کو ارسال کردہ مکتوب کے جواب میں وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ نے محکمہ تعلیم، بہار کو معاملے کی جانچ پڑتال کر کے مناسب فیصلہ لینے اور کارروائی سے متعلق قانون ساز کونسل کے رکن قاری صہیب کے ساتھ وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ کو بھی مطلع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ قاری محمد صہیب نے 21 جولائی 2026 کو وزیر اعلیٰ کے نام مکتوب نمبر 174/آ/کا۔ ارسال کرتے ہوئے سرکاری اردو اسکولوں کے لیے جمعرات کو نصف یوم اور جمعہ کو مکمل ہفتہ وار تعطیل کے سلسلے میں بلاتاخیر واضح سرکاری حکم جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس مطالبے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ نے 02 ستمبر 2026 کو مکتوب نمبر 5542092/م م س۔ جاری کیا ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

37 پولس افسران کا تبادلہ

عادل بلال سستی پور ریل کے نئے ڈی ایس پی

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس): بہار پولس سروس کے 37 سینئر افسران کا اتوار کو ریاستی حکومت نے تبادلہ کر دیا ہے۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق سیوان صدر کے ایس ڈی پی او راج کمار ساہ کا تبادلہ کر کے انہیں نگرانی بیورو، بہار، پٹنہ کا ایس پی بنایا گیا ہے جبکہ دربھنگہ ڈی ایس پی محمد عادل بلال کا پٹنہ سے تبادلہ کر کے سستی پور ریل میں ڈی ایس پی کے عہدے پر فائز کیا گیا ہے۔ آنند کمار پانڈے کو ای او یو میں اے ایس پی بنایا گیا ہے۔ اشوک کمار داس کو نگرانی میں اے ایس پی، اجئے کمار سنگھ کو اسپیشل سیل میں اے ایس پی، سنجے کمار جھا کو بھی اسپیشل سیل میں اے ایس پی بنایا گیا ہے۔ سنجے پانڈے کو پٹنہ میں اے ایس پی بنایا گیا، پروندر بھارتی کو ای او یو میں اے ایس پی، وبھاش کمار کو کٹیہار میں اے ایس پی بنایا گیا۔ سنجیو کمار کو سوپول میں اے ایس پی بنایا گیا ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

ایران کے خلاف جواب پہلے سے زیادہ سخت ہوگا: قالیباف

تہران، 6 ستمبر (یو این آئی)
ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے خلاف کسی بھی نئی جارحیت کا جواب اب پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیز، بھاری اور دردناک ہوگا۔ ایرانی خبر رساں اداروں کے مطابق قالیباف نے کہا کہ امریکہ کو سمجھ لینا چاہیے کہ متناسب جوابات کا دور ختم ہو چکا ہے اور ایران کے مفادات یا سلامتی کو نشانہ بنانے والی کسی بھی کارروائی کے نتائج پہلے سے مختلف ہوں گے۔ ان کے مطابق آئندہ کسی بھی جارحیت کا جواب زیادہ فوری اور سخت انداز میں دیا جائے گا۔

فیزیو تھراپی زندگی کی رفتار واپس دلانے کا سائنس: شرون کمار

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس)
فیزیو تھراپی نظام صحت کا ایک طاقتور ستون ہے۔ یہ صرف درد کو کم کرنے کا طریقہ نہیں ہے، بلکہ انسان کو اس کی قابلیت، خود اعتمادی اور زندگی کی رفتار کو بحال کرنے کی سائنس ہے۔ ان خیالات کا اظہار دیہی ترقیات، اطلاعات اور رابطہ عامہ کے وزیر اور جے ڈی یو قانون ساز پارٹی کے لیڈر شرون کمار نے کیا۔ وہ اتوار کو پٹنہ کے موریہ ہوٹل میں ورلڈ فیزیو تھراپی ڈے کے موقع پر منعقدہ نیشنل فیزیو تھراپی کانفرنس 2026 میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان ترقی کی نئی بلندیوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہمارا عزم صرف اقتصادی ترقی تک محدود نہیں ہے۔ ہم ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر چاہتے ہیں جو صحت مند، قابل، خود کفیل ہو اور ہر شہری کو عزت کے ساتھ جینے کا موقع فراہم کرے۔ صحت کا شعبہ اس مقصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

سپریم کورٹ قانون، انصاف اور قانونی تعلیم پر لیکچر سیریز شروع کرے گی

نئی دھلی، 6 ستمبر (ایجنسی): اپنی نوعیت کی پہلی پہل میں، سپریم کورٹ نے سنیچر کو قانون، انصاف اور قانونی تعلیم پر ایک ماہانہ لیکچر سیریز شروع کرنے کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد دور حاضر کے مسائل پر بات چیت کے لیے ایک باقاعدہ پلیٹ فارم بنانا ہے۔ سپریم کورٹ نے اس شعبے میں نمایاں خدمات کے اعتراف کے لیے ایک سالانہ ایوارڈ شروع کرنے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ بھارت کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے ٹیچرز ڈے (یوم اساتذہ) کے موقع پر اس ماہانہ لیکچر سیریز کا اعلان کیا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ قانون، انصاف اور معاشرے سے جڑے اہم ترین معاصر مسائل پر بات چیت اور خیالات کے تبادلے کے لیے ایک مستقل پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ ہر مہینے ایک اہم آئیڈیا کے تصور پر مبنی یہ سیریز بینچ (ججز)، بار (وکلاء (باقی صفحہ 11 پر)

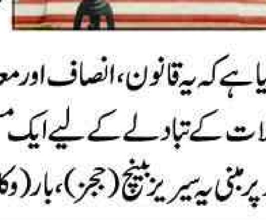

آج غروب آفتاب : 6.02 کل طلوع آفتاب: 5.31

دہلی میں 5 منزلہ عمارت منہدم، 3 طلبا کی موت، کئی دبے

نئی دھلی، 6 ستمبر (یو این آئی)
جنوب مغربی دہلی کے ستیہ نکیتن میں اتوار کی دوپہر پانچ منزلہ عمارت گرنے سے 3 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ ایمس ٹراما سینٹر کے مطابق گرنے کے بعد 7 افراد کو لایا گیا، جن میں سے تین کو پہنچنے پر مردہ قرار دے دیا گیا۔ ایک اور شخص کو علاج کے لیے صفدر جنگ اسپتال لے جایا گیا۔ اس واقعے نے بڑے پیمانے پر ریسکیو آپریشن شروع کر دیا کیوں کہ ہنگامی عملے نے ملبے میں سے ان لوگوں کی تلاش کی جس کا خدشہ ہے کہ منہدم ڈھانچے کے نیچے پھنسے ہوئے ہیں۔ عینی شاہدین اور مقامی رہائشیوں نے ممکنہ طور پر پھنسے ہوئے افراد کی تعداد 15 سے زیادہ بتائی ہے، حکام کا کہنا ہے کہ صحیح اعداد و شمار کا تعین ہونا باقی ہے۔ جائے وقوعہ پر موجود ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ابتدائی تخمینہ سے معلوم ہوا ہے کہ عمارت کے گرنے کے وقت تقریباً 40 سے 50 افراد اندر موجود تھے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

میسا بھارتی نے پھلواری شریف کے سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا

پھلواری شریف،06 ستمبر (اجیت کمار) راشٹریہ جنتادل کی پاٹلی پتر لوک سبھا سے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر میسا بھارتی نے اتوار کو پھلواری شریف بلاک کے مختلف سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس دوران انہوں نے متاثرین کی مشکلات کو قریب سے دیکھا اور موقع پر موجود افسران سے بات چیت کر کے مسائل کے فوری حل کے لیے ضروری ہدایات بھی دیں۔ دورے کے دوران لوگوں نے ڈاکٹر میسا بھارتی کو گھیر کر اپنا دکھڑا سنایا۔ مقامی لوگوں نے تقریباً آدھے گھنٹے تک انہیں روک کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور سیلاب سے پیدا ہونے والی مشکلات سے آگاہ کیا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ پورے محلے اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں پانی جمع ہونے سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود اب تک حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے راحت اور بچاؤ کے لیے مناسب انتظامات نہیں کیے گئے ہیں۔ سیلاب متاثرین نے کہا کہ پانی میں گھرے ہونے کی وجہ سے انہیں کھانے پینے کی اشیاء، پینے کے صاف پانی اور دیگر ضروری سامان کے لیے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ انتظامیہ فوری طور پر متاثرہ علاقوں میں راحت رسانی کا کام شروع کرے اور ضرورت مند خاندانوں تک امدادی سامان پہنچایا جائے۔ مقامی لوگوں کی شکایت تھی کہ بار بار مسائل سے آگاہ کرنے کے باوجود ان کی پریشانیوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ان میں حکومت اور انتظامیہ کے خلاف غم و غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر میسا بھارتی نے کہا کہ سیلاب متاثرہ لوگوں کے مسائل انتہائی سنگین ہیں اور حکومت کی جانب سے جس پیمانے پر راحت رسانی کا کام ہونا چاہیے، وہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی آنکھ عموماً سیلاب آنے کے بعد کھلتی ہے، جبکہ سیلاب سے پہلے ہی ممکنہ طور پر متاثر ہونے والے علاقوں میں حفاظتی اقدامات اور بچاؤ کے پختہ انتظامات کیے جانے چاہئیں۔ اگر پہلے سے تیاری کی جائے تو سیلاب کے دوران ہونے والے جانی اور مالی نقصان کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو مستقل اور مؤثر انتظامات کرنے چاہئیں، جن کے ذریعے سیلاب کا پانی گھروں اور کھیتوں میں داخل نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی نشیبی علاقوں کی نگرانی، حفاظتی پشتوں کی مضبوطی، پانی کی نکاسی اور ضرورت پڑنے پر فوری راحت رسانی کے لیے پیشگی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب آنے کے بعد عارضی انتظامات کرنے کے بجائے حکومت کو پورے سال ممکنہ سیلابی صورتحال سے نمٹنے کی تیاری کرنی چاہیے۔ رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ سیلاب سے صرف رہائشی علاقے ہی متاثر نہیں ہوتے بلکہ کسانوں کو بھی بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کھیتوں میں سیلابی پانی داخل ہونے سے فصلیں برباد ہو جاتی ہیں اور کسانوں کے سامنے معاشی بحران پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے حکومت کو فصلوں کو ہونے والے نقصان کو روکنے کے لیے بھی مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت رہتے حفاظتی اقدامات اور مناسب تیاری سے لوگوں کی جان و مال، گھروں اور سامان کے ساتھ ساتھ فصلوں کو ہونے والے نقصان کو بھی کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر میسا بھارتی نے متاثرین کو یقین دلایا کہ ان کے مسائل کو متعلقہ حکام کے سامنے اٹھایا جائے گا اور راحت رسانی کے کام میں تیزی لانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے انتظامیہ سے بھی اپیل کی کہ سیلاب متاثرہ علاقوں میں زمینی سطح پر راحت اور بچاؤ کے کاموں میں تیزی لائی جائے اور متاثرین کو جلد از جلد ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ اس موقع پر راجد کے سینئر رہنما اور کارکنان کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مہنار کے رہائشی علاقوں میں داخل ہوا سیلاب کا پانی، لوگوں میں دہشت

ویشالی،06 ستمبر (پی این ایس) گنگا ندی کے غضب ناک تیور سے ویشالی ضلع کے مہنار میں صورتحال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ نچلے علاقوں کو زیر آب کرنے کے بعد سیلابی پانی اب تیزی سے رہائشی علاقوں اور بازاری علاقوں میں داخل ہو رہا ہے۔ مہنار میونسپل کونسل کے وارڈ نمبر 9 سمیت کئی دیگر وارڈ مکمل طور پر زیر آب آ چکے ہیں۔ پانی جمع ہونے کی وجہ سے مقامی لوگ اپنے ہی گھروں میں محصور ہونے پر مجبور ہیں اور ان کا رابطہ اہم راستوں سے منقطع ہو گیا ہے۔ سیلابی پانی میں گھرے لوگوں میں سرکاری امداد نہ ملنے کی وجہ سے شدید ناراضگی دیکھی جا رہی ہے۔ بنیادی سہولیات اور امدادی سامان کی کمی سے پریشان سیلاب متاثرین نے ضلع انتظامیہ کے خلاف احتجاج کیا۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ اگر انہیں فوری طور پر سرکاری امداد اور ضروری سامان فراہم نہیں کیا گیا تو وہ سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ اگر وقت رہتے حفاظتی پشتے کی تعمیر کرا دی گئی ہوتی تو آج یہ خوفناک صورتحال پیدا نہ ہوتی۔ لوگوں نے اس تباہی کے لیے ویشالی ضلع کے مجسٹریٹ اور ضلعی انتظامیہ کی مبینہ لاپروائی کو ذمہ دار قرار دیا۔ لاکھوں افراد پریشانی میں ہیں اور ان کے سامنے کھانے پینے کے ساتھ مویشیوں کے چارے کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ سیلاب متاثرین نے فوری طور پر امدادی کیمپ قائم کرنے اور راشن کی تقسیم شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے راحت رسانی کا کام شروع نہ کیے جانے سے لوگوں میں غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ اگر جلد ہی راحت کا کام شروع نہیں کیا گیا تو صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔

بیلداری چک میں دو ہزار ایکڑ دھان کی فصل برباد، درجنوں گاؤں سیلاب کی زد میں

پھلواری شریف،06 ستمبر (اجیت کمار) پھلواری شریف بلاک کے بیلداری چک علاقے میں سیلاب نے کسانوں اور دیہی باشندوں کی مشکلات میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ علاقے کی کئی پنچایتوں کے درجنوں گاؤں میں سیلابی پانی پھیل جانے سے تقریباً دو ہزار ایکڑ میں لگی دھان کی فصل ڈوب کر برباد ہو گئی ہے، جس سے کسانوں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کئی گاؤں اب بھی پانی سے گھرے ہوئے ہیں اور لوگوں کو سرکاری امداد کا انتظار ہے۔ مقامی لوگوں نے متاثرہ کسانوں کے لیے مناسب معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ سیلاب سے ان کی سال بھر کی محنت برباد ہو گئی ہے۔ بیلداری چک اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں دھان کی فصل پوری طرح سیلابی پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ سیلاب متاثرہ دیہی باشندوں کے سامنے کھانے پینے اور دواؤں کا بحران پیدا ہو گیا ہے، جبکہ مویشیوں کے لیے چارے کا بھی مناسب انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو متاثرہ علاقوں میں فوری طور پر مویشیوں کے لیے چارے اور کیمپ کا انتظام کرنا چاہیے۔ متاثرہ علاقوں میں گاؤں میں لکھنا شمالی مغربی پنچایت کے اوگلا، نیامت چک، نہال چک، اہیاپور، مراد پور، اکاؤنا پنچایت کے اکاؤنا اور سسوا چک، لکھن پار پنچایت کے ہرے چک، چک لودی پور، شری رام پور اور دیگر گاؤں شامل ہیں۔ مقامی لوگوں نے مطالبہ کیا کہ انتظامیہ فوری طور پر متاثرہ علاقوں میں راحت رسانی کا کام شروع کرنے کے ساتھ کسانوں کی برباد ہوئی دھان کی فصل کا سروے کرا کر مناسب معاوضہ دیا جانا چاہیے، تاکہ قدرتی آفت سے متاثر کسانوں کو کچھ راحت مل سکے۔

بلرام چودھری کی صدارت میں درگا پوجا کمیٹی کی میٹنگ

پٹنہ سیٹی 6 ستمبر (ذوالقرنین) پٹنہ سیٹی کے باؤلی موڑ مانس پاتھ میں واقع شری گاندھی میموریل درگا پوجا کمیٹی کی میٹنگ آج کمیٹی کے صدر اور سابق کونسلر بلرام چودھری کی صدارت میں منعقد ہوئی کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر وکی اوستھی، خزانچی مسٹر شیو گپتا، نائب صدر مسٹر پپو گپتا، اکو اوستھی، سونو اوستھی، پوجا انچارج مسٹر منوج مہتا، کے ساتھ ساتھ سرگرم ممبران شمبھو گپتا، درگا چودھری، وشال کمار، راجو گپتا، سچن کمار کنندن مالی، منیش کمار ٹونی چودھری وغیرہ موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران خزانچی مسٹر شیو گپتا نے سال 2025-26 کی آمدنی اور اخراجات کا مکمل حساب کتاب پیش کیا جس کا کمیٹی کے ارکان نے جائزہ لیا اور تبادلہ خیال کیا کمیٹی کے صدر بلرام چودھری نے بتایا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ایک عظیم الشان درگا پوجا پنڈال، موسیقی کے آلات اور ایک خدمات کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا، سروس کیمپ سپتمی سے اکادشی تک لگایا جائے گا۔ کیمپ میں آنے والے تمام عقیدت مندوں کے لیے صحت کی دیکھ بھال، کھوئے ہوئے اور پائے جانے والے معلوماتی مرکز اور پینے کے صاف پانی کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں گے انہوں نے کہا کہ اس سال شری بڑی دیوی جی معروف گنج، دلہٹہ، نندگولا، خواجہ کلاں، اور رانی پور کالی پوجا کمیٹیوں کا بھی شاندار استقبال کیا جائے گا۔

ڈینگو سے بچاؤ کیلئے نکڑ ناٹک کے ذریعہ بیداری مہم

پھلواری شریف،06 ستمبر (اجیت کمار) سرو منگلا ثقافتی منچ کی جانب سے پھلواری شریف میں ڈینگو سے بچاؤ کے عنوان سے نکڑ ناٹک پیش کر کے لوگوں کو ڈینگو سے بچاؤ اور اس کی روک تھام کے بارے میں بیدار کیا گیا۔ فنکاروں نے دلچسپ انداز میں ڈینگو سے بچاؤ کے طریقے بتائے۔ ناٹک کا آغاز سور بھ کے گائے ہوئے گیت مچھر سے ٹکر لینا ہے، مچھر دانی میں ہی سونا ہے، گندا پانی ہٹائیں گے، مچھروں کو ہرائیں گے، ڈینگو دور بھگائیں گے سے ہوا۔ فنکاروں نے بتایا کہ برسات کے موسم میں مچھروں کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے، اس لیے آس پاس پانی جمع نہیں ہونے دینا چاہیے اور صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ لوگوں کو ڈینگو کی علامات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ تیز بخار، سر اور بدن میں درد، جسم پر سرخ دانے، پٹھوں اور جوڑوں میں درد، آنکھوں کے پیچھے درد، متلی اور الٹی جیسی علامات ظاہر ہونے پر فوری اسپتال جا کر ڈاکٹر سے صلاح لینی چاہیے۔ مزید معلومات کے لیے محکمہ صحت کی ہیلپ لائن نمبر 104 پر رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی پورے بدن کو ڈھانپنے والے کپڑے پہننے، مچھر بھگانے والی کریم اور مچھر دانی استعمال کرنے اور کھڑکیوں پر جالی لگانے کا مشورہ دیا گیا۔ گھروں میں کولر، گملوں، گڑھوں اور دیگر مقامات پر پانی جمع نہ ہونے دینے اور پانی کی ٹنکی کو ڈھانپ کر رکھنے کی بھی اپیل کی گئی۔ ناٹک کے ذریعے کمار پانڈے، کا مشورہ دیا گیا۔ ناٹک میں کمار پانڈے، کامیشور پرساد، سوربھ، امن، کرن، ادویک آدتیہ، آدھیا، دیو درشن، انجنی کمار ورما، پنکی کماری اور کرن کماری نے اداکاری کی۔

تخت شری ہری مندر میں نئے جوڑا گھر کی تعمیر شروع

پٹنہ سیٹی،06 ستمبر (آرہ فاطمہ) سنگتوں کی سہولت کے لیے تخت سری ہری مندر جی پٹنہ صاحب احاطے میں اتوار کو نئے جوڑ گھر کی تعمیر کے لیے کار سیوا شروع کی گئی۔ اس سے قبل تخت صاحب کے جتھیدار سنگھ صاحب گیانی بلدیو سنگھ نے ارداس کی۔ اس موقع پر تخت صاحب کے پانچ سنگھ صاحبان کے علاوہ انتظامی کمیٹی کے صدر جگ جوت سنگھ سوہی، جنرل سکریٹری اندرجیت سنگھ، نائب صدر گرو ندر سنگھ، کار سیوا والے بابا کشمیر سنگھ بھوری والے، بابا سکھ وندر سنگھ، بابا گرو ندر سنگھ اور سُمت سنگھ کالسی سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ تخت صاحب کے بیسمنٹ میں تعمیر ہونے والے اس نئے جوڑ گھر کی کار سیوا بابا کشمیر سنگھ بھوری والوں کے فرقے کی جانب سے کی جائے گی۔ تخت سری ہری مندر جی پٹنہ صاحب کے صدر جگ جوت سنگھ سوہی نے بتایا کہ نئے جوڑ گھر کی تعمیر سے تخت صاحب آنے والی سنگت کو بڑی سہولت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ پرکاش پرو سمیت مختلف مذہبی اجتماعات کے دوران تخت صاحب میں سنگتوں کی تعداد کافی بڑھ جاتی ہے، جس کی وجہ سے عقیدت مندوں کے جوتے چپل محفوظ رکھنے کے لیے مناسب انتظام کرنا ایک چیلنج بن جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بیسمنٹ میں تعمیر ہونے والا نیا جوڑ گھر اس مسئلے کا مستقل حل فراہم کرے گا۔ انہوں نے بابا کشمیر سنگھ بھوری والوں کے فرقے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کار سیوا کے ذریعے مذہبی اداروں میں بنیادی سہولیات کی تعمیر میں ان کا تعاون طویل عرصے سے اہم رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے جوڑ گھر کی تعمیر بھی بہتر معیار اور جدید سہولیات کے ساتھ کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ بابا کشمیر سنگھ بھوری والوں کی جانب سے تخت سری ہری مندر جی پٹنہ صاحب میں سنگت کے لیے جدید سہولیات سے آراستہ ایک سرائے کی تعمیر بھی تیزی سے جاری ہے، جس کے دسمبر تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک جانب جوڑ گھر کی تعمیر سے تخت صاحب آنے والی سنگتوں کے جوتے چپل رکھنے کا انتظام بہتر ہوگا، وہیں دوسری جانب نئی سرائے کی تعمیر مکمل ہونے سے عقیدت مندوں کے قیام کا مسئلہ بھی کافی حد تک دور ہونے کی امید ہے۔

لوڈو کھیلنے کے دوران تنازع، پیٹ میں ماری گولی

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس) راجدھانی پٹنہ کے دانا پور تھانہ علاقے میں ہفتہ کی دیر رات آن لائن لڈو کھیلنے کے دوران ہوئے تنازع میں ایک نوجوان کو اس کے دوست نے پیٹ میں گولی مار کر زخمی کر دیا۔ گولی لگنے سے مین پورہ کے رہنے والے وجے رائے کا 18 سالہ بیٹا درگیش کمار شدید زخمی ہو گیا۔ اہل خانہ نے اسے علاج کے لیے پی ایم سی ایچ میں داخل کرایا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہفتہ کی دیر رات درگیش اپنے ایک دوست کے ساتھ آن لائن لڈو کھیل رہا تھا۔ اسی دوران کسی بات کو لے کر دونوں کے درمیان تنازع ہو گیا۔ تنازع بڑھنے پر دوست نے پستول نکال کر درگیش کے پیٹ میں گولی مار دی۔ واردات کے بعد ملزم موقع سے فرار ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور زخمی نوجوان کو علاج کے لیے پی ایم سی ایچ بھیجا۔ پولیس کے مطابق درگیش کے بیان کی بنیاد پر معاملہ درج کر لیا گیا ہے۔ آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگالی جا رہی ہے۔ ملزم کی گرفتاری کے لیے پولیس کی خصوصی ٹیم مختلف مقامات پر چھاپہ ماری کر رہی ہے۔

جنگلی سور کے حملہ میں آٹھ سالہ بچی کی موت، لوگوں میں دہشت

پھلواری شریف،06 ستمبر (اجیت کمار) دانا پور دیارا علاقے میں سیلاب کے درمیان جنگلی سور کا دہشت مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ گزشتہ تین دنوں کے دوران جنگلی سور کے حملے میں آٹھ سالہ بچی کی موت ہو چکی ہے، جبکہ نصف درجن سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ مسلسل ہو رہے حملوں سے سیلاب متاثرہ دیہات میں خوف و ہراس کا ماحول ہے اور دیہی باشندے رات جاگ کر گزارنے پر مجبور ہیں۔ ہیتن پور گاؤں میں ہفتہ کے روز جنگلی سور نے سنجے رائے کی آٹھ سالہ بیٹی رادھا کماری پر حملہ کر دیا تھا۔ حملے میں بچی شدید زخمی ہو گئی اور بعد میں اس کی موت ہو گئی۔ اس کے علاوہ پرانی پانا پور کے رہنے والے سنیل کمار بھی جنگلی سور کے حملے میں زخمی ہوئے تھے۔ اس سے قبل جمعہ کو پرانی پانا پور گاؤں میں اجیت کی اہلیہ سنیتا دیوی اور ایک نوجوان پر بھی جنگلی سور نے حملہ کیا تھا۔ اتوار کو گنگا ہرا گاؤں میں پونم دیوی اور خاتون بی بی کو جنگلی سور نے زخمی کر دیا۔ وہیں مانس پنچایت میں بھی اتوار کی صبح ایک نوجوان پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا گیا۔ دانا پور کے سرکل افسر دلیپ گپتا نے بتایا کہ جنگلی سور نے پرانی پانا پور، ہیتن پور، گنگا ہرا اور مانس سمیت دیارا علاقے کے کئی مقامات پر لوگوں پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ضلعی انتظامیہ کے ساتھ تال میل کر کے جنگلی سور کو پکڑنے کے لیے ریسکیو ٹیم طلب کی گئی ہے۔ سرکل کے ملازمین کو بھی ٹیم کے ساتھ موقع پر بھیجا جا رہا ہے۔ جنگلی سور کو پکڑنے کے لیے پٹنہ چڑیا گھر سے تقریباً سات سے آٹھ ارکان پر مشتمل ریسکیو ٹیم دیارا علاقے میں پہنچ گئی ہے۔ ٹیم کے ویٹرنری ڈاکٹر منوج کمار ٹونی نے بتایا کہ مانس پنچایت میں حملے کی اطلاع کے بعد ٹیم وہاں روانہ ہو رہی ہے۔ گنگا میں پانی کی سطح کافی بلند ہونے کی وجہ سے ریسکیو کارروائی میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ ٹیم جال اور دیگر آلات کی مدد سے جنگلی سور کو بحفاظت پکڑنے کی کوشش کرے گی۔ دیارا علاقہ مکمل طور پر سیلابی پانی میں ڈوبا ہوا ہے، جس کی وجہ سے ریسکیو ٹیم کو بھی جائے وقوع تک پہنچنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بتایا گیا کہ بلاک پرمکھ کے شوہر کنہیا رائے ایس ڈی آر ایف ٹیم کے ساتھ کئی گھنٹوں تک سیلاب متاثرہ دیہات کا جائزہ لیتے رہے۔ اس وجہ سے جنگلی سور کو پکڑنے کے لیے جانے والی ریسکیو ٹیم کو ناصری گنج گھاٹ پر کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔

ہولی ویژن انٹرنیشنل اسکول میں منایا گیا ٹیچرس ڈے

پٹنہ سٹی،6 ستمبر (ذوالقرنین) یوم اساتذہ کے موقع پر ہولی ویژن انٹرنیشنل اسکول، میتن گھاٹ، پٹنہ سٹی میں ایک عظیم الشان یوم اساتذہ اور اعزاز تقریب کا انعقاد کیا گیا تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی اطفال امراض کے ماہر ڈاکٹر اے۔ کے۔ کرشنا، اسکول کے ڈائریکٹر سنتوش کمار شرما، سماجی کارکن چنو چندر روشنی، ٹیچر اسنہا میڈم، اور راہل سر نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے کیا تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی ڈاکٹر اے۔ کے۔ کرشنا نے کہا، "ایک استاد صرف کتابی علم ہی نہیں دیتا، بلکہ زندگی گزارنے کا فن بھی سکھاتا ہے، استاد کی مہربانی اور محنت ہی ایک طالب علم کو ایک اچھا ڈاکٹر، انجینئر اور ایک اچھا انسان بناتی ہے، والدین جنم دیتے ہیں، لیکن ایک استاد اس زندگی کو صحیح سمت اور شناخت دیتا ہے، اس لیے استاد کا قد ہمیشہ بلند رہتا ہے، اس موقع پر اسکول کے ڈائریکٹر سنتوش کمار شرما نے یوم اساتذہ پر تمام اساتذہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا، *ہمارے اسکول کے اساتذہ نہ صرف پڑھانے کی ذمہ داری پوری کرتے ہیں، بلکہ بچوں کی کردار سازی اور انہیں مہذب اور مہذب شہری بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں، یہ ہمارے اسکول کا حقیقی اثاثہ ہے، جس کے بعد مہمان خصوصی ڈاکٹر اے کے۔ کرشنا نے اسکول کے تمام معزز اساتذہ کو ہار اور تحائف پیش کیے، تقریب کے آخر میں اسنہا میم نے تمام مہمانوں اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا، یہ پورا پروگرام نہایت پر جوش اور پر جوش ماحول میں اختتام پذیر ہوا،

گنگا ندی میں خاتون نے لگائی چھلانگ، تلاش جاری

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس) دیگھا واقع ناصری گنج گھاٹ پر ہفتہ کی دیر شام ایک نوجوان خاتون پہنچی اور گنگا ندی کو سلام کرنے کے بعد اچانک اس میں چھلانگ لگا دی۔ واقعہ دیکھتے ہی گھاٹ پر افراتفری مچ گئی۔ مقامی لوگوں نے دیگھا تھانہ پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس اور غوطہ خوروں کی ٹیم موقع پر پہنچی اور خاتون کی تلاش شروع کی، لیکن گنگا کی بڑھتی آبی سطح اور اندھیرے کے باعث تلاشی اور راحت بچاؤ کا کام متاثر ہوا۔ دیگھا تھانہ صدر نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ خاتون کی تلاش جاری ہے۔ لاپتہ خاتون کی شناخت شاہ پور کی رہنے والی 22 سالہ پشپا کماری کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کی شادی نالندہ میں ہوئی تھی۔ واقعے کے بعد گھاٹ کے کنارے سے ایک بیگ اور موبائل فون بھی برآمد کیا گیا۔ شام کے وقت اندھیرا چھا جانے اور گنگا میں پانی کی سطح بلند ہونے کے سبب تلاشی مہم کچھ دیر کے لیے روک دی گئی۔ اتوار کو ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں کی مدد سے ندی میں دوبارہ وسیع پیمانے پر تلاشی مہم شروع کی گئی۔ موقع پر موجود لوگوں نے پولیس کو بتایا کہ شام تقریباً سات بجے ایک خاتون گھاٹ پر آئی تھی۔ اس نے اپنا پرس اور موبائل وہیں رکھ دیا اور گنگا کو سلام کیا۔ وہاں موجود لوگوں کو یہ معمول کی بات لگی، لیکن وہ کچھ سمجھ پاتے اس سے پہلے ہی خاتون نے گنگا میں چھلانگ لگا دی۔ پولیس معاملے کی جانچ میں مصروف ہے۔

پٹنہ گیا ریل سیکشن پر ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر، کئی ٹرینیں منسوخ

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس) پٹنہ گیا ریل سیکشن پر ریل مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پٹنہ کے آس پاس پون پون ندی کی سطح آب میں مسلسل اضافہ ہونے کے باعث ریل ٹریفک بری طرح متاثر ہوا ہے۔ پون پون اور پرسا بازار کے درمیان ڈاؤن لائن پر برج نمبر 21 کے قریب پانی کی سطح بڑھنے کے پیش نظر ریلوے نے احتیاطی طور پر اس ریل سیکشن پر ٹرینوں کی آمد و رفت اگلے حکم تک روک دی ہے۔ پانی کی سطح کی صورتحال پر ریلوے کی جانب سے مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریلوے نے کئی ٹرینوں کا راستہ تبدیل کر دیا ہے۔ جاری اطلاع کے مطابق پی آر این سی ایچ ٹی ای ایکسپریس، ایچ ٹی ای پی آر این سی ایکسپریس، گنگا دامودر ایکسپریس، بدھ پورنیما ایکسپریس اور پٹنہ نوادہ روٹ پر چلنے والی میمو ٹرینوں سمیت کل 10 ٹرینوں کی آمد و رفت میں تبدیلی کی گئی ہے۔ ان میں ٹرین نمبر 18625، 18626، 13329، 13330، 15137، 15138، 63390، 63389، 63391 اور 63392 شامل ہیں۔ ریلوے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی متعلقہ ٹرین کی آمد و رفت کی صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ پون پون ندی کی سطح آب میں اضافے کے باعث پل کے قریب پانی کا دباؤ بڑھنے کو دیکھتے ہوئے مسافروں کی سلامتی کو ترجیح دیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرین نمبر 13410 کیول مالدا ٹاؤن انٹرسٹی ایکسپریس 6 ستمبر 2026 کو منسوخ رہے گی۔ وہیں ٹرین نمبر 13416 پٹنہ مالدا ٹاؤن ایکسپریس 7 ستمبر 2026 کو نہیں چلے گی۔ آبی وسائل محکمہ کے مطابق اتوار کی صبح 8 بجے گنگا کی سطح آب پٹنہ کے دیگھا گھاٹ پر 51.99 میٹر، گاندھی گھاٹ پر 50.56 میٹر اور موکاما کے ہاتھیداہ میں 43.50 میٹر ریکارڈ کی گئی۔ تینوں مقامات پر پانی کی یہ سطح اب تک کی بلند ترین سیلابی سطح ہے۔ پون پون ندی پٹنہ کے فتوحہ میں گنگا ندی سے ملتی ہے۔ گنگا پہلے ہی اپنی بلند ترین سطح پر بہہ رہی ہے، جس کی وجہ سے پون پون ندی کا پانی مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں پون پون کے بہاؤ والے علاقوں میں سیلاب کی صورتحال مزید سنگین ہوتی جا رہی ہے۔ آبی وسائل محکمہ کے مطابق گنگا کی سطح آب میں اضافے اور پٹنہ کے گاندھی گھاٹ پر پانی کی سطح کے بلند ترین سیلابی نشان سے تجاوز کرنے کے بعد اب پانی کا دباؤ زیریں علاقوں میں برقرار رہے گا۔ اس کا اثر آئندہ ایک سے تین دن تک ہاتھیداہ اور اس کے بعد کے زیریں علاقوں میں واقع گیج اسٹیشنوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔ امکان ہے کہ ہاتھیداہ میں پانی کی سطح سابقہ بلند ترین سیلابی سطح کو بھی پار کر جائے۔ اس صورتحال کے پیش نظر بیگوسرائے، لکھی سرائے، مونگیر، بھاگلپور اور کٹیہار اضلاع میں گنگا کے کنارے واقع علاقوں میں خصوصی احتیاط برتنے کی ضرورت بتائی گئی ہے۔

پٹنہ کے مین ہول اور نالوں کی صفائی اب روبوٹ کریں گے

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس) راجدھانی پٹنہ میں مین ہول اور نالوں کی صفائی اب جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے کی جائے گی۔ میونسپل کارپوریشن 12 روبوٹک روور خریدے گا، جنہیں چھوں سرکل میں دو دو کی تعداد میں دستیاب کرایا جائے گا۔ یہ روبوٹک روور عمودی اور افقی دونوں طرح کے مین ہول، اسٹارم واٹر ڈرین اور نالوں کی صفائی کرنے میں اہل ہوں گے۔ مشینوں کو لائٹ کمرشل وہیکل پر نصب کیا جائے گا اور ان کے آپریشن و دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی متعلقہ انتظامی نظام کے تحت ہوگی۔ میونسپل کارپوریشن کی بااختیار مستقل کمیٹی نے 12 روبوٹک روور خریدنے کی منظوری دے دی ہے۔ ہر سال مانسون سے قبل خصوصی مہم چلا کر مین ہول، نالوں اور دیگر نکاسی آب کے ڈھانچوں کی صفائی کرائی جاتی ہے۔ فی الحال یہ کام زیادہ تر دستی طریقے سے ہوتا ہے، جس کے لیے صفائی کارکنوں کو مین ہول کے اندر اترنا پڑتا ہے۔ اس عمل میں زیادہ وقت لگنے کے ساتھ کارکنوں کی سلامتی کو بھی خطرہ رہتا ہے۔ کئی مرتبہ مین ہول اور اسٹارم واٹر ڈرین میں بڑی مقدار میں کچرا، گاد اور دیگر مواد جمع ہو جاتا ہے، جس سے نکاسی آب کا نظام مکمل یا جزوی طور پر بند ہو جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر دستی صفائی مشکل اور خطرناک ہوتی ہے۔ روبوٹک روور کی مدد سے کارکنوں کو مین ہول کے اندر اتارے بغیر صفائی کی جا سکے گی، جس سے وقت کی بھی بچت ہوگی۔ میونسپل کارپوریشن کا ماننا ہے کہ روبوٹک مشینوں کے استعمال سے صفائی کا نظام زیادہ محفوظ اور مؤثر ہوگا۔ ضرورت کے مطابق مشینوں کو مختلف علاقوں میں بھیج کر مین ہول اور نالوں کی صفائی کرائی جا سکے گی۔ خاص طور پر بارش کے دوران پانی جمع ہونے والے علاقوں میں بند نالوں اور ڈرینیج کی صفائی میں ان مشینوں کا استعمال اہم ثابت ہوگا۔ محکمہ شہری ترقی کی جانب سے بھی مین ہول کی صفائی اور نگرانی کے لیے جدید مشینوں کا مناسب انتظام کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں 53 ہزار 606 مین ہول اور 41 ہزار 594 کیچ پٹ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان تمام کا جی آئی ایس ٹیگنگ کے ذریعے ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کیا گیا ہے۔ اس سے مین ہول اور کیچ پٹ کے مقامات کی معلومات ڈیجیٹل ذرائع سے دستیاب رہیں گی اور صفائی، نگرانی، دیکھ بھال اور مرمت کا کام بھی زیادہ منظم انداز میں کیا جا سکے گا۔ راجدھانی میں مین ہول کی دستی صفائی کے دوران صفائی کارکنوں کی سلامتی کے سلسلے میں 20 جولائی کو انسانی حقوق کمیشن کی ٹیم نے بھی معائنہ کیا تھا۔ معائنے کے دوران مین ہول میں اتر کر صفائی کرنے کے طریقہ کار اور اس سے وابستہ خطرات کا جائزہ لیا گیا۔ دستی صفائی کے دوران کارکنوں کے براہ راست گندگی اور زہریلی گیسوں کے رابطے میں آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایسے میں جدید مشینوں کے استعمال کی ضرورت مزید نمایاں ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر رامانند یادو نے سیلاب متاثرہ گاؤں کا معائنہ کیا

پھلواری شریف،06 ستمبر (اجیت کمار) فتوحہ اسمبلی حلقہ کے سمپت چک، پٹنہ صدر اور فتوحہ بلاک کے مختلف سیلاب متاثرہ گاؤں کا سابق وزیر اور فتوحہ کے رکن اسمبلی ڈاکٹر رامانند یادو نے معائنہ کیا۔ انہوں نے سیلاب متاثرہ دیہی علاقوں کے لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سنے اور متعلقہ افسران کو فوری طور پر راحت رسانی کے مناسب انتظامات یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ سمپت چک بلاک کی کنداپ تارن پور پنچایت کے کورانوادہ، بنگلہ پر، تارن پور، فہیم پور نیایا چک اور پٹنہ صدر بلاک کے ہیرانند پور، براتھ پور، خاص پور، مراج پور، سُگل پور، پونڈیہ، ناتھا چک، نظام پور، کسارا اور رائے باغ سمیت دیگر سیلاب متاثرہ علاقوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے علاوہ فتوحہ بلاک کے رکن پور، بھگوان پور، دراؤ سوکی، نارائنا، ڈمری، عبدل پور، کھوکھنا، سلطان پور، دولت پور، وکرم پور، موجی پور، گل ماہیاباغ اور کیتھلی گاؤں کا بھی معائنہ کیا گیا۔ رکن اسمبلی نے ان علاقوں میں سیلاب سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لینے کے ساتھ متاثرین سے ان کی مشکلات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ڈاکٹر رامانند یادو نے تمام متعلقہ سرکل افسران کو سیلاب متاثرہ خاندانوں کے لیے ترپال دستیاب کرانے، اجتماعی باورچی خانے شروع کرانے اور مویشیوں کے لیے مناسب مقدار میں چارے کا انتظام کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے دیہی سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ سیلاب سے متاثر اور ٹوٹی ہوئی سڑکوں کی فوری مرمت کرانے کو بھی کہا، تاکہ لوگوں کی آمد و رفت بحال ہو سکے۔ انہوں نے محکمہ آبپاشی کے انجینئروں کو سیلاب کے باعث ٹوٹے ہوئے پشتوں کی فوری مرمت اور دوبارہ تعمیر کرانے کی ہدایت دی، تاکہ دیہی علاقوں میں پانی کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے اور سیلاب متاثرین کو جلد راحت مل سکے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ راحت رسانی کے کام میں کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی اور متاثرہ خاندانوں تک سرکاری امداد پہنچانا یقینی بنایا جائے۔

اسٹار کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ میں یوم اساتذہ تقریب کا انعقاد

پٹنہ سیٹی 6 ستمبر (ذوالقرنین) یوم اساتذہ کے موقع پر اسٹار کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ میں اساتذہ کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد کیا گیا، انسٹی ٹیوٹ کے طلباء نے جوش و خروش کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کرتے ہوئے اپنے اساتذہ کے احترام، محبت اور ان کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے انہیں تحائف سے نوازا اور انہیں یوم اساتذہ کی مبارکباد دی، تقریب کے دوران اساتذہ نے طلباء کو تعلیم کی اہمیت، نظم و ضبط اور زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے محنت کرنے کی ضرورت سے آگاہ کیا، تقریب میں ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی بھی عزت کی گئی، جو ایک عظیم ماہر تعلیم اور ہندوستان کے سابق صدر تھے، ان کی سالگرہ، 5 ستمبر کو یوم اساتذہ کے طور پر منانے کی وجہ تعلیم کے لیے ان کی لگن اور بطور استاد ان کی شراکت تھی، طلباء کو ان کی سالگرہ 5 ستمبر کو یوم اساتذہ کے طور پر منانے کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا، انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر پرویز عالم نے کہا، "میرے لیے یوم اساتذہ محض ایک رسمی تقریب نہیں ہے، بلکہ استاد اور طالب علم کے رشتے کو عزت دینے کا ایک خاص موقع ہے، ایک اچھے استاد کی تعریف صرف اس بات سے نہیں ہوتی کہ وہ کتنا پڑھاتے ہیں، بلکہ اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کو زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے کتنا حوصلہ دیتے ہیں، ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سٹار کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ میں ہر طالب علم تکنیکی تعلیم کے ساتھ ساتھ خود کو قابل قدر، تکنیکی تعلیم اور خود مختاری کی قدر دے، وہ اپنے مستقبل میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور اپنے خاندان اور معاشرے کی شان بڑھا سکتے ہیں، اس موقع پر تانیہ میم نے کہا کہ طلبہ کی کامیابی ایک استاد کے لیے سب سے بڑی خوشی اور اعزاز ہے، شہزاد سر نے کہا کہ "ٹیچرز ڈے صرف اساتذہ کو عزت دینے کا دن نہیں ہے بلکہ یہ ہماری زندگی میں تعلیم اور ایک استاد کی اہمیت کو سمجھنے کا موقع بھی ہے، پروگرام کے اختتام پر تمام طلباء اور اساتذہ نے یوم اساتذہ کی مبارکباد پیش کی، تقریب نے استاد اور طالب علم کے درمیان احترام، اعتماد اور قربت کے رشتے کو مزید مضبوط کیا،

بہار کے تمام اضلاع اور بلاکوں میں ہاکی کا انعقاد کیا جائے گا: شرون کمار

بہار ہاکی ایسوسی ایشن کے عام اجلاس میں ایسوسی ایشن کے چیئرمین کی شرکت

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس) ہاکی کو بہار کے تمام اضلاع اور بلاکوں تک پھیلایا جائے گا۔ اس کے لیے کھیل کو ہر طرح سے منظم کیا جائے گا۔ اس سے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے باصلاحیت کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا کافی موقع ملے گا۔ یہ باتیں دیہی ترقیات، اطلاعات اور رابطہ عامہ کے وزیر اور بہار ہاکی ایسوسی ایشن کے صدر شرون کمار نے ہاکی ایسوسی ایشن آف بہار کے سالانہ اجلاس میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار ہاکی ایسوسی ایشن کا مقصد ریاست میں نچلی سطح پر ہاکی کو فروغ دینا ہے۔ اس پروگرام کا انعقاد پٹنہ کے ایس آر گارڈن میں ہوا۔ پروگرام میں سال 2025-26 کے کام کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ سال 2026-27 کے لیے تفصیلی ایکشن پلان پر تبادلہ خیال اور منظوری دی گئی۔ [illegible] بہار کے ہاکی کھلاڑیوں کے لیے سنہری مواقع لے کر آئے گا۔ بہار حکومت اس کھیل اور اس کے کھلاڑیوں کی ترقی کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ ہاکی ایسوسی ایشن حکومت کے ساتھ مل کر ریاست میں ہاکی کی ترقی کے لیے بڑے پیمانے پر کام کرے گی اور بہار کو ملک کی سرکردہ ہاکی ریاستوں میں شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ [illegible] نمائندوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی گئی اور مستقبل کے لائحہ عمل اور پروگرام پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کے اختتام پر، انو بھا سنگھ نے تمام عہدیداروں، ضلعی اکائیوں اور موجود اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ سالانہ اجلاس عام میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران، مختلف ضلعی اکائیوں کے نمائندوں اور دیگر ممبران نے شرکت کی۔

ریاست میں کھلاڑیوں کو عالمی سطح کی سہولتیں فراہم کرنا حکومت کی اہم ترجیحات: شریسی سنگھ

پاٹلی پترا اسپورٹس احاطہ میں کروڑوں کی لاگت سے ہائی ٹیک انڈور اسٹیڈیم تعمیر اسی سلسلہ کی کڑی

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس) ریاست میں کھلاڑیوں کو عالمی سطح کی سہولتیں اور بہتر ٹریننگ کا ماحول مہیا کرانا ریاستی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ یہ باتیں کھیل محکمہ کی وزیر مسز شریسی سنگھ نے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاٹلی پترا اسپورٹس کمپلیکس کا ہائی ٹیک انڈور اسٹیڈیم اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ [illegible] پاٹلی پترا اسپورٹس کمپلیکس میں جدید ترین انڈور اسٹیڈیم-II تعمیر کیا جا رہا ہے۔ تقریباً 20.21 کروڑ روپے کی لاگت سے بننے والا یہ اسٹیڈیم تقریباً 864.30 مربع فٹ (867.2 مربع میٹر) کے رقبے پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس میں تقریباً 25 ہزار مربع فٹ کا ایک بڑا اسپورٹس فلور ہوگا۔ اسٹیڈیم کو مارچ 2027 تک مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ [illegible]

[illegible] جائے گا۔ یعنی ضرورت کے مطابق سیٹنگ کو کھولا یا سمیٹا جاسکے گا۔ اس سے مقابلوں کے مطابق اسپورٹس فلور کو بہتر تجربہ ملے گا۔ اسٹیڈیم کمپلیکس میں کھلاڑیوں کے لیے رہائشی سہولیات بھی تیار کی جائیں گی۔ تربیتی کیمپوں اور قومی اور ریاستی سطح کے مقابلوں کے دوران کھلاڑیوں کی رہائش کے لیے مرد اور خواتین کھلاڑیوں کے لیے 40 [illegible] سطح کی سہولیات کے درمیان اپنی ریاست میں مشق اور ٹریننگ کا موقع ملے گا۔ اسٹیڈیم کی تعمیر کا مقصد صرف مقابلوں کے انعقاد تک محدود نہیں ہے۔ محکمہ کھیل کا منصوبہ ہے کہ ریاست کے باصلاحیت کھلاڑیوں کو کم عمری سے ہی بہتر تربیت اور سہولیات فراہم کرکے انہیں قومی اور بین الاقوامی مقابلوں کے لیے تیار کرنا ہے۔ خاص طور [illegible]

سیلاب راحت: 110 کمیونٹی کچن سے اب تک 1.98 لاکھ افراد کو کھانا فراہم

متاثرین کو فوری راحت پہنچانے کیلئے آفات مینجمنٹ محکمہ نے کئی اہم اقدامات کیے

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس) بہار میں ندیوں کی بڑھتی ہوئی سطح آب اور ممکنہ سیلاب کی صورت حال کے درمیان ریاستی حکومت اور آفات مینجمنٹ محکمہ پوری مستعدی کے ساتھ راحت رسانی کے کام میں مصروف ہے۔ متاثرہ آبادی تک فوری امداد پہنچانے کے مقصد سے پوری ریاست میں کئی فوری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ محکمہ کے مطابق، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مجموعی طور پر 110 کمیونٹی کچن چلائے جا رہے ہیں۔ ان کے ذریعے اب تک تقریباً 1.98 لاکھ افراد کو غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ بے گھر ہونے والے لوگوں کے لیے ایک راحت کیمپ بھی شروع کیا گیا ہے، جہاں 326 سیلاب متاثرین کے قیام، کھانے اور طبی نگہداشت کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ آفات مینجمنٹ محکمہ کے افسران کے مطابق سیلاب متاثرہ خاندانوں کے درمیان زمینی سطح پر راحتی سامان کی تقسیم تیزی سے کی جا رہی ہے۔ ایسے خاندانوں کو فوری رہائش اور خوراک کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اب تک 55,500 پولیتھین شیٹس اور 400,10 خشک راشن کے پیکیٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ پانی بھر جانے والے علاقوں میں آمدورفت کو آسان بنانے اور لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لیے ریاست بھر میں مجموعی طور پر 345,1 کشتیاں چلائی جا رہی ہیں۔ موجودہ وقت میں ریاست کے 11 اضلاع پٹنہ، بھوجپور، سارن، ویشالی، بھاگلپور، بیگوسرائے، بکسر، سمستی پور، مونگیر، کٹیہار اور ارول کے 66 بلاکوں کی 330 گرام پنچایتوں کی تقریباً 57.19 لاکھ آبادی پانی بھر جانے سے متاثر ہے، جہاں انتظامیہ پوری طرح مستعد ہے۔ اس کے ساتھ ہی کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے اور فوری راحت و بچاؤ کے کام کے لیے ریاست میں این ڈی آر ایف کی 10 ٹیمیں اور ایس ڈی آر ایف کی 27 ٹیمیں مختلف متاثرہ اضلاع میں تعینات کی گئی ہیں۔ ندیوں کی سطح آب پر بھی مسلسل کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ 6 ستمبر 2026 کی صورت حال کے مطابق، والمیکی نگر بیراج پر گنڈک ندی کا پانی کا اخراج 000,29,1 کیوسک ہے۔ وہیں ویر پور بیراج پر کوسی ندی کا اخراج 255,73,1 کیوسک ہے۔ سون ندی کے اندر پورے بیراج پر پانی کا اخراج 717,27,2 کیوسک ریکارڈ کیا گیا ہے، جس میں کمی کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ گنگا، گنڈک، کوسی، بوڑھی گنڈک، پن پن اور باگمتی جیسی ندیاں بعض مقامات پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں، تاہم انتظامیہ صورت حال پر مسلسل چوکس ہے۔ بارش کے اعداد و شمار کے مطابق یکم جون سے 6 ستمبر کے دوران ریاست میں اوسطاً 6.590 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ بہار موسم خدمت مرکز کے مطابق آئندہ دو دنوں میں ریاست کے متعدد مقامات پر ہلکی سے درمیانی اور بعض مقامات پر شدید بارش کا امکان ہے۔ اس کے پیش نظر ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمہ اور مقامی انتظامیہ پوری صورت حال پر مسلسل نگرانی رکھے ہوئے ہیں اور ہر متاثرہ شہری تک فوری راحت پہنچانے کے لیے جنگی پیمانے پر کام کیا جا رہا ہے۔

باری اعظمی کے گھر صدیقی اور شاہنواز پہنچے، سماجی و سیاسی حالات پر تبادلہ خیال

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس) ملک بھر میں مسلم اقلیتی طبقے کے ساتھ پیش آنے والے ظلم و ناانصافی، آئینی حقوق کی صورت حال اور موجودہ سیاسی و سماجی حالات پر سنجیدہ غور و خوض کے لیے ریاستی کانگریس کے سینئر رہنما اعظمی باری کی رہائش گاہ واقع، 101 سافیٹل اپارٹمنٹ، ہارون نگر میں ایک اہم نشست منعقد ہوئی۔ نشست میں بہار کے سابق وزیر عبدالباری صدیقی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری شہنواز عالم خصوصی طور پر موجود رہے۔ اس موقع پر مسلم معاشرے کو درپیش مختلف مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ نشست میں شرکاء نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں مسلمانوں کو مختلف سطحوں پر درپیش مسائل اور مشکلات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمانوں کو تعلیمی، معاشی، سماجی اور سیاسی میدان میں کمزور کرنے کی کوششیں تشویش کا باعث ہیں۔ مقررین نے کہا کہ مختلف علاقوں سے مسلمانوں کے خلاف ہونے والے واقعات نہ صرف قابل افسوس ہیں بلکہ ان سے یہ ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے کہ اقلیتی طبقہ اپنے آئینی اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے زیادہ بیدار اور منظم ہو۔ شرکاء نے کہا کہ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ مسلمان صرف شکایت کرنے تک محدود نہ رہیں بلکہ اپنے مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ، مثبت اور جمہوری طریقۂ کار اختیار کریں۔ ملک کا آئین ہر شہری کو مساوی حقوق اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضمانت دیتا ہے، اس لیے ان حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی اور آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ نشست میں مسلم معاشرے کی داخلی کمزوریوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ شرکاء نے کہا کہ آج مسلمانوں کے درمیان ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو روزمرہ کی معاشی مشکلات اور زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں مصروف ہے اور اسی طبقے کو اکثر سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک طبقہ صرف اپنے کاروبار، روزگار اور ذاتی زندگی میں مصروف ہے، جس کی وجہ سے اجتماعی اور ملی مسائل اس کی ترجیحات میں شامل نہیں ہو پاتے۔ جبکہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ملت کے مسائل پر آواز تو اٹھاتا ہے، لیکن مسلک، ذات، برادری اور علاقائیت جیسے اختلافات کے باعث ایک مضبوط اور متحد اجتماعی قوت تشکیل نہیں دے پاتا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اپنے باہمی اختلافات کو کم کرتے ہوئے مشترکہ مسائل پر متحد ہونا ہوگا۔ تعلیم، روزگار، معاشی خودکفالت، سماجی تحفظ، سیاسی نمائندگی اور آئینی حقوق کے تحفظ کو ترجیحی بنیادوں پر زیر بحث لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی صرف جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ تعلیم، شعور، اتحاد، تنظیم اور مسلسل عملی جدوجہد سے ممکن ہوتی ہے۔ نشست میں یہ بھی کہا گیا کہ مسلم نوجوانوں کو حالات سے باخبر رکھنے اور انہیں تعلیم و ہنر کے میدان میں آگے بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ نوجوان نسل کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں سے بھی واقف ہونا ہوگا، تاکہ وہ ملک کی تعمیر و ترقی میں مؤثر کردار ادا کرسکے۔ شرکاء نے اس امر پر اتفاق کیا کہ موجودہ حالات میں مسلم معاشرے کو مایوسی اور بے حسی سے نکل کر اپنی ترجیحات طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اختلافِ رائے جمہوریت کا حصہ ہے، لیکن اجتماعی مفادات کے بنیادی معاملات پر اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نشست کے اختتام پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مسلم اقلیت کے جائز مسائل کو آئینی، جمہوری اور پرامن طریقے سے اجاگر کرنے اور ان کے حل کے لیے مسلسل کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ اس نشست میں ڈاکٹر منور حسن، ڈاکٹر یاسر حبیب، جد یو لیڈر پروفیسر اقبال شیرازی، معروف سیاسی تجزیہ نگار اشتیاق احمد راستی، نامور سماجی کارکن فہیم احمد، جواں سال سیاسی و سماجی کارکن ابرار احمد رضا کے علاوہ درجنوں معروف افراد موجود تھے

سون پور کی چار سے زائد پنچایتیں زیرِ آب

محکمہ داخلہ کے پرنسپل سکریٹری نے راحت کیمپ کا معائنہ کیا

حاجی پور/سونپور، 6/ستمبر (شبنم پروین) سارن ضلع کے سونپور بلاک علاقے میں گنگا ندی کے طغیانی پر آنے سے سیلاب کی صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی ہے۔ بل پور سمیت چار سے زائد پنچایتوں میں سیلاب کا پانی سڑکوں، مکانات، دکانوں اور مندروں میں داخل ہوگیا ہے۔ پانی بھر جانے کے باعث درجنوں دکانیں بند ہوگئی ہیں اور معمولاتِ زندگی پوری طرح متاثر ہو گئے ہیں۔ لوگوں کے لیے آمدورفت کا واحد سہارا اب کشتیاں اور ٹریکٹر رہ گئے ہیں، جن کے ذریعے بل پور سے راہر دیارہ چوک تک آمدورفت کی جا رہی ہے۔ پرنسپل سکریٹری نے سیلاب راحت کیمپ کا معائنہ کیا سیلاب کے بڑھتے بحران کے درمیان محکمہ داخلہ کے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار نے سون پور واقع سیلاب راحت کیمپ کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے کیمپ میں پناہ لینے والے سیلاب متاثرین سے بالمشافہ ملاقات کی۔ پرنسپل سکریٹری نے راحت کیمپ میں کھانا کھا رہے متاثرین کے درمیان پہنچ کر کھانے کے معیار اور کیمپ میں فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متاثرین سے انتظامات کے سلسلے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ متاثرین کے لیے کھانا، علاج اور مویشیوں کے چارے کا انتظام سارن ضلع انتظامیہ کی جانب سے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے مختلف مقامات پر راحت کیمپ چلائے جا رہے ہیں۔ ان کیمپوں میں متاثرین کے لیے صاف اور معیاری کھانے، میڈیکل کیمپ اور مویشیوں کے لیے چارے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بڑی تعداد میں بے گھر ہونے والے لوگ راحت کیمپوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں، جبکہ مویشی پالنے والے اپنے جانوروں کو محفوظ رکھنے کے لیے اونچی جگہوں پر ترپال لگا کر رہنے پر مجبور ہیں۔ 2016 کے ریکارڈ سے بھی اوپر گنگا کی سطح، 106 گاؤں سیلاب کی زد میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار نے بتایا کہ اس مرتبہ گنگا ندی کی پانی کی سطح سال 2016 کے ریکارڈ سطح سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ دیارہ علاقے میں اچانک پانی بڑھنے کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سون پور اور دیگھوارہ بلاک سب سے زیادہ متاثر ہیں، جہاں مجموعی طور پر 106 گاؤں سیلاب کی زد میں آچکے ہیں۔ صورتحال قابو میں، ٹوٹے ہوئے پشتوں کی مرمت جاری پرنسپل سکریٹری نے یقین دلایا کہ ضلع انتظامیہ پوری مستعدی کے ساتھ کام کر رہی ہے اور صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جن علاقوں میں پشتے ٹوٹے ہیں، وہاں جنگی پیمانے پر مرمت کا کام جاری ہے اور پورے علاقے کا سروے بھی کیا جا رہا ہے۔ متاثرین تک راشن، طبی سہولیات اور دیگر ضروری اشیاء بلارکاوٹ پہنچانے کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایات دی گئی ہیں۔

ہماری تربیت میں انفاق کا رول اور اسلامی تحریک میں اس کی اہمیت: مولانا رضوان اصلاحی

پٹنہ، 6/ستمبر (پی این ایس) انسانی تربیت میں انفاق کا رول اور اسلامی تحریک میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت اسلامی بہار حلقہ کے امیر مولانا رضوان احمد اصلاحی نے کہا کہ اسلامی زندگی اور اسلامی تحریک کی تربیت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان ایمان و عمل کے اس مطلوب معیار تک پہنچے جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی اور تقویٰ کا معیار قرار دیا ہے۔ یہ بات انہوں نے ضلع بیگوسرائے کے ضلعی تربیتی و تنظیمی اجتماع، دارِ ارقم، پبلک اسکول پوکھریا سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ عام طور پر انفاق کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن میں مال خرچ کرنے کا تصور آتا ہے، حالاں کہ اسلامی زندگی میں انفاق کا مفہوم زیادہ وسیع ہے۔ مال کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیتوں، وقت، علم، تجربے اور توانائی کو بھی اللہ کے دین کے لیے صرف کرنا مطلوب ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کسی کے پاس علم ہے، کسی کے پاس تنظیمی صلاحیت ہے، کسی کے پاس لکھنے اور بولنے کی صلاحیت ہے، کسی کے پاس وقت ہے اور کسی کے پاس مال۔ ایک مومن سے مطلوب یہ ہے کہ اللہ نے اسے جو کچھ عطا کیا ہے، وہ اس میں سے بہترین چیز اللہ کی راہ میں پیش کرے۔ مولانا اصلاحی نے کہا کہ اسلام مال کمانے کے خلاف نہیں ہے۔ اسلام حلال طریقے سے مال کمانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، لیکن مال کو مقصدِ زندگی بنا لینا، اسے حرص کے ساتھ جمع کرتے رہنا اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق سے غفلت برتنا ایک سنگین اخلاقی بیماری ہے۔ مال کو محض جمع کرتے رہنا انسان کو نہ دنیا میں حقیقی سکون دیتا ہے اور نہ آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ انسان مال کا مالک بن کر رہے، مال اس کا مالک نہ بن جائے۔ آج ہم بیماری، مقدمات، مختلف مشکلات اور دنیاوی مسائل میں ڈاکٹروں، وکیلوں اور دیگر ضرورتوں پر بڑی رقم خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ اپنی جگہ ضروری ہوسکتا ہے، لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہمارا تعلق اپنے رب سے کیسا ہے؟ جب ہم مشکلات میں مبتلا ہوں تو علاج اور تدبیر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انفاق کو بھی اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہم دنیاوی اسباب پر تو دل کھول کر مال خرچ کرتے ہیں، مگر جس اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہماری زندگی اور موت، صحت اور بیماری، عزت اور ذلت سب کچھ ہے، اس کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہوئے ہمارا ہاتھ رک جاتا ہے۔ مولانا اصلاحی نے کہا کہ اسلامی تحریک صرف نظریات کا نام نہیں۔ یہ قربانی، جدوجہد اور عملی وابستگی کا نام ہے۔ تحریک سے وابستگی صرف تقریروں، نعروں اور اجلاسوں میں شرکت سے مضبوط نہیں ہوتی بلکہ انسان جب اپنی صلاحیت، وقت اور مال کو اس مشن کے لیے پیش کرتا ہے تو اس کی وابستگی گہری ہوتی جاتی ہے۔ اقامتِ دین کا کام دراصل انبیاء علیہم السلام کا مشن ہے۔ اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہمیں اپنی زندگی کا کچھ حصہ، اپنی صلاحیتوں کا کچھ حصہ اور اپنے مال کا کچھ حصہ ضرور پیش کرنا چاہیے۔

شرح تنخواہ کے اعلان کا خیر مقدم

پٹنہ، 6/ستمبر (صدر عالم صدیقی) بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے غیر مالیاتی اداروں کے اساتذہ و ملازمین کو یوم اساتذہ کے موقع پر انہیں سالانہ گرانٹ کی جگہ تنخواہ دینے کا اعلان کرکے ریاست کے عوام کو ایک اچھا تاثر دیا ہے اور اس سے ان میں خوشی کی لہر ہے اور اس کے لیے وزیر اعلیٰ وزیر تعلیم سنجے سنگھ ٹائیگر اور متھلیش تیواری سمیت وہ تمام ممبران کونسل پروفیسر برندر ناران یادو ڈاکٹر مدن موہن جھا جیون کمار شرویش کمار سنجے سنگھ پروفیسر نول کشور یادو افاق احمد نیرج کمار بنجو کمار سنگھ بنسی دھر برجواسی وغیرہ مبارک باد کے مستحق ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے جلد ریاستی کابینہ سے منظوری دی جائے تاکہ ان اساتذہ و ملازمین کو ماہانہ تنخواہ ملنے میں کسی دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور انہیں جلد سے جلد اس کا فائدہ ملے قابل ذکر ہے کہ ان اداروں کا معاملہ بہت پہلے کا ہے اس لیے محکمہ تعلیم کو فیصلہ لیتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ ان اساتذہ و ملازمین کو تنخواہ کے ساتھ ساتھ پینشن بھی مل سکے اور جو لوگ ان اداروں میں بغیر پیسے کے کام کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو ان کا بھی پورا پورا خیال رکھا جائے تاکہ ان کے گھر والوں کو تنخواہ و پنشن کے پیسے سے راحت مل سکے۔

تیجسوی کو بہار کی فکر ہوتی تو سیلاب پر سیاست نہیں: سنجے سراوگی

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی صدر سنجے سراوگی نے بہار میں سیلاب کی صورت حال کے تعلق سے راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر تیجسوی یادو کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ آفت کی گھڑی میں بھی سیاست کرنا تیجسوی یادو کی پرانی عادت ہے۔ مسٹر سراوگی نے کہا کہ تیجسوی یادو آج سیلاب متاثرین کی فکر کا دکھاوا کر رہے ہیں، لیکن انہیں یہ بتانا چاہیے کہ ان کے خاندان کے 15 سالہ دورِ حکومت میں سیلاب کے مسئلے کے مستقل حل کے لیے کیا کیا گیا۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لیے کیا مستقل آفت انتظامی نظام تیار کیا گیا۔ تیجسوی یادو کو ان سوالات سے فرار ہونے کے بجائے بہار کے عوام کو جواب دینا چاہیے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے کہا کہ آج وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی قیادت میں بہار حکومت اور مرکزی حکومت کی ایجنسیاں پوری مستعدی کے ساتھ سیلاب متاثرین کی مدد میں مصروف ہیں۔ انتظامیہ، ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں مسلسل راحت اور بچاؤ مہم چلا رہی ہیں۔ متاثرہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے اور ضرورت کے مطابق راحت کا سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔

روی شنکر پرساد نے سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس) پٹنہ صاحب کے رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر روی شنکر پرساد نے اپنے پارلیمانی حلقے کے تحت بختیار پور کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ مسٹر پرساد کے ساتھ سیلاب کے ایس ڈی او، بختیار پور کے سی او اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمہ کے افسران بھی موجود تھے۔ مسٹر پرساد نے بختیار پور بلاک کے تحت کئی پنچایتوں کا تفصیلی دورہ کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے بختیار پور آبپاشی بھون سیلاب راحت مرکز پہنچ کر وہاں جاری راحت کاری کا جائزہ لیا، ساتھ ہی مویشیوں کے چارے کا بھی جائزہ لیا۔ مسٹر پرساد نے گھوسوری مڈل اسکول میں اجتماعی راحت کاری، بینی پور اَپ گریڈ اسکول کے ساتھ کئی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔

آن لائن محصولات خدمات میں تیزی لائیں، زیر التوا معاملات کو جلد نمٹائیں: دلیپ جیسوال

پٹنہ، 06 ستمبر (پی این ایس) محکمہ محصولات و اراضی اصلاحات کی خدمات کو مزید مؤثر اور عوامی مفاد کی حامل بنانے کے سلسلے میں محکمہ کے وزیر ڈاکٹر دلیپ کمار جیسوال 15 ستمبر کو تمام اضلاع کے محصولات سے متعلق تمام افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے جائزہ اجلاس کریں گے۔ اجلاس میں تمام ایڈیشنل کلکٹروں، اراضی اصلاحات کے ڈپٹی کلکٹروں اور سرکل افسران سے محصولات سے متعلق کاموں اور آن لائن خدمات کی پیش رفت کی معلومات لی جائیں گی۔ زیر التوا معاملات کو فوری طور پر نمٹانے اور عام لوگوں کو مقررہ مدت کے اندر آن لائن خدمات کا فائدہ فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا جائے گا۔ وزیر ڈاکٹر دلیپ کمار جیسوال نے کہا کہ محکمہ محصولات کی خدمات میں کسی بھی سطح پر سستی برداشت نہیں کی جائے گی۔ افسران اپنے اپنے علاقوں میں زیر التوا معاملات کی نشاندہی کر کے ان کے نمٹارے کے لیے واضح لائحہ عمل تیار کریں اور مقررہ مدت کے اندر نتائج یقینی بنائیں۔ صرف اجلاس اور رپورٹ سے کام نہیں چلے گا، بلکہ اس کا اثر زمینی سطح پر نظر آنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آن لائن محصولات کی خدمات عوام کی سہولت کے لیے ہیں۔ اگر آن لائن درخواستیں زیر التوا رہتی ہیں یا لوگوں کو خدمات حاصل کرنے کے لیے بار بار دفاتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں تو یہ نظام کے مقصد کے خلاف ہے۔ ایسے معاملات میں متعلقہ افسر کی جواب دہی طے کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ آئندہ جائزہ اجلاس میں ضلع وار پیش رفت کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے گا اور کمزور کارکردگی والے علاقوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ زیر التوا معاملات کو ترجیحی بنیاد پر نمٹائیں اور آن لائن خدمات کی رفتار اور معیار میں بہتری لائیں۔

انجمن خادم الاسلام کی جانب سے منعقد سوم بین الادارہ اسلامک کوئز

پٹنہ، 6/ستمبر (پریس ریلیز) بچوں کی اسلامی تہذیب و تعلیم و تربیت کو دیکھتے ہوئے ذہن سازی کرنا وہ بھی اس پرفتن دور میں بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ جوں جوں ہم ترقی یافتہ ہو رہے ہیں ویسے ہم اپنی تہذیب و ثقافت سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم نے اپنے لبوں لہجے کی شیریں کو بھی ختم کردیا ہے اخلاق، تعلق، رشتے داریاں یہ سب تو اور بھی ثقیل الفاظ ہیں۔ اس ماحول والے معاشرے میں اس طرح کی محفل کا انعقاد قابل تعریف ہے کیونکہ ہماری اور آپ کی کامیابی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گزارنے سے ہی ممکن ہے اور اس کام کو آج انجمن خادم الاسلام کشمیری کوٹھی پٹنہ سیٹی نے کیا کہ اپنے ادارہ کے تمام شعبے کے بچوں کو اس اسلامک کوئز کمپیٹیشن میں شامل کیا تاکہ ان کے ذہنوں میں نبی کی زندگی انکی اصحاب کی زندگی ان کے خانوادے کے حالات اور کس قدر انسان کو مہذب ہونا چاہیے یہ سیکھنے کا موقع ملا۔ آج کے اس پروگرام میں کل 9 ٹیموں نے حصہ لیا جن میں ٹیم ابو بکر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، خدیجۃ الکبریٰ، عائشہ صدیقہ، فاطمۃ الزہرا، مریم، اور ٹیم زینب نے حصہ لیا۔ سبھی جماعتوں سے 16/16 سوالات کئے گئے اور ہر صحیح جواب پر 2 نمبر ملے۔ اس مقابلہ میں ٹیم علی نے پہلا مقام حاصل کیا تو وہیں دوسرے اور تیسرے مقام کو 2/2 ٹیموں نے حاصل کیا دوسرا مقام والی جماعتیں ٹیم ابو بکر اور ٹیم عائشہ صدیقہ اور تیسرا مقام حاصل کرنے والی جماعتیں ٹیم زینب اور ٹیم مریم تھیں۔ اس پروگرام میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جناب انجینئر آفتاب الرحمن جوائنٹ سکریٹری اور پروفیسر عباس صاحب موجود تھے اس محفل کی پوری صدارت ایڈوکیٹ سید حسین مجید (سکریٹری انجمن ہذا) کر رہے تھے نظامت کے فرائض کو بحسن و خوبی ایڈوکیٹ ابرار رضا انجام دے رہے تھے۔ کوئز کنوینر اور مہتمم انجمن ہذا حافظ وقاری محمد شبیر الدین صدیقی نے خرد ہو یا کلاں ہر طرح کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھا اور کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی صبح 8 بجے سے پروگرام کے اختتام اور گزشتہ دنوں سے وہ اس محفل کے اہتمام کے لئے مصروف عمل تھے اور انکے شانہ بشانہ عادل انور نائب کنوینر نے انکا ساتھ نبھایا۔ اس کی دوسری جانب قاری ساجد عظیم و حافظ دانش رضا اور امتیاز رضا نے بھی خوب محنت کی اور پروگرام کی کامیابی کے لئے ہمہ تن لگے رہے۔ پروگرام کے اختتام سے قبل پروفیسر عباس صاحب نے بچوں کو علوم دینی کے ساتھ ساتھ علوم عصری کے بھی حاصل کرنے پر زور دیا اور اردو زبان کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئی کتابوں میں کس قدر تعاون ہے اسکی بھی جانکاری فراہم کروائی۔ سکریٹری سید حسین مجید ایڈوکیٹ نے بھی بچوں کو اچھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جس قدر محنت کرنے کی ضرورت ہو ضرور کریں اور ہم سے جہاں تک تعاون ہوسکے گا ہم ضرور کریں گے ساتھ ہی پروفیسر صاحب کے مشوروں پر بھی انہوں نے لبیک کہتے ہوئے کہا کہ ہمارے بزرگ نے جیسا کہا کہ اس نوعیت کی محفل کے ساتھ ساتھ سائنس اور اسلام، معاشیات اور اسلام احکام جنرل نالج اور نالج آف قرآن جیسے موضوعات پر مشترکہ کمپیٹیشن کا بھی اہتمام کیا جائے جس پر ہم ضرور کام کریں گے اور ان سبھی چیزوں پر آئندہ محافل میں باقاعدہ اہتمام ہوگا۔ ساتھ ہی علاقے کے نوجوان وارڈ کاؤنسلر جناب فیض الرحمن (فیروز خان) نے بھی بچوں سے تعلیم کی اہمیت پر خطاب کیا۔ پروگرام کے اختتام سے قبل تمام کامیابی حاصل کرنے والے تمام طلبہ و طالبات کو تمغہ، سند اور تحائف دئے گئے مزید پہلا، دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کرنے والے طلبہ کو مومینٹو سے بھی نوازہ گیا۔ اس محفل میں انجمن کے تمام اساتذہ سبھی طلبہ و طالبات موجود تھے اور علاقے کی کئی شخصیات موجود تھیں جن میں رومی اختر، حافظ وقاری دانش رضا عمادی، نیر الحق محمد وسیم عبداللہ نمایاں نام ہیں۔ مزید ہر چار سوال کے بعد انجمن کے دیگر طلبہ جو وہاں سامعین کی حیثیت سے موجود تھے ان سے بھی سوالات کئے گئے اور صحیح جواب دینے پر انہیں بھی انعام سے نوازہ گیا۔

बिहार सरकार

ACCESS TO JUSTICE FOR ALL | BSLSA LEGAL AID TO NEEDY

जिला विधिक सेवा प्राधिकार, पटना द्वारा आयोजित

राष्ट्रीय लोक अदालत

दिनांक :- 12.09.2026

किन मामलों का निपटारा होगा ?

- संधि योग्य लघु आपराधिक मामले
- धारा-138 एन.आई.एक्ट मामले
- विद्युत वाद के मामले
- वाहन दुर्घटना दावे
- सिविल सूट
- माप तौल
- श्रम वाद
- बैंक ऋण वसूली मामले
- ट्रैफिक चालान (शमन राशि पर 50 प्रतिशत छूट के साथ) के मामले इत्यादि

लोक अदालत के लाभ

- कोई कोर्ट फीस नहीं होती, यदि कोर्ट फीस का भुगतान पहले ही कर दिया गया है तो राशि वापस कर दी जाएगी।
- विवादों का सरल और शीघ्र निपटारा।
- लोक अदालत के ऑर्डर की अपील नहीं होती और निर्णय अंतिम होता है।
- लोक अदालत का आयोजन सिविल कोर्ट, पटना सदर एवं पटना जिला के अनुमण्डलस्तरीय कोर्ट (पटनासिटी, दानापुर, बाढ़, मसौढ़ी तथा पालीगंज) में होगा।

आप जिला विधिक सेवा प्राधिकार, पटना में प्रार्थना पत्र लगाकर लोक अदालत का लाभ ले सकते है

यदि आप मुकदमों को दूसरे पक्ष के साथ समझौते के माध्यम से लोक अदालत द्वारा निपटाना चाहते हैं तो आपका जो भी मुकदमा जिस न्यायालय में लंबित हो तो आप उसी न्यायालय में दिनांक-11.09.2026 तक किसी भी कार्य दिवस को जाकर अपने मामले पर विचार करवा सकते हैं। जिसका निस्तारण दिनांक-12.09.2026 को होने वाली राष्ट्रीय लोक अदालत में आपसी समझौते के आधार पर किया जाएगा।

(सुश्री ज्योति चन्दन) सचिव जिला विधिक सेवा प्राधिकार, पटना | (श्री कुंदन कुमार) जिलाधिकारी-सह-उपाध्यक्ष जिला विधिक सेवा प्राधिकार, पटना | (सुश्री अनामिका टी) प्रधान जिला एवं सत्र न्यायाधीश-सह-अध्यक्ष, जिला विधिक सेवा प्राधिकार, पटना

उक्त सूचना state.bihar.gov.in/prdbihar पर भी देखी जा सकती है।

PR. No. 011150 (District) 2026-27 | सुरक्षित जीवन अपनाओ, अपनी नियमित एच.आई.वी. जाँच कराओ।

نائب وزیر اعلیٰ نے ٹوٹے ہوئے پشتہ کا معائنہ کیا

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) بہار کے نائب وزیر اعلیٰ اور سارن ضلع کے وزیر انچارج وجیندر پرساد یادو اتوار کو دریا پور بلاک کے موہن کوٹھیا۔سیمرہیا گاؤں کے قریب سکھ موہی ندی پر ٹوٹے ہوئے پشتے کا معائنہ کرنے پہنچے۔ انہوں نے ٹوٹے ہوئے پشتے کا معائنہ کیا اور متعلقہ حکام کو جلد از جلد مرمت کرنے کی ہدایت کی۔نائب وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ڈیم کی ٹوٹ پھوٹ سے متاثرہ افراد کو فوری راحت اور ضروری امداد فراہم کی جائے اور بچاؤ کاموں میں کسی قسم کی غفلت نہ برتی جائے۔انہوں نے زور دیا کہ متاثرہ خاندانوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ سارن کے ضلع مجسٹریٹ وبھو سریواستو، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس روشن کمار، بی جے پی لیڈر اور ممبر پارلیمنٹ کے نمائندے راکیش سنگھ، ایڈیشنل کلکٹر مکیش کمار، لینڈ ریفارمز سون پور کے سب کلکٹر، دریا پور کے سرکل آفیسر جینت راج، سونپور کے پولیس انسپکٹر، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، محکمہ صحت کے افسر ڈاکٹر سائی ہاؤس، سینٹ کمار، محکمہ صحت کے افسر ڈاکٹر ستیندر سنگھ، ڈاکٹر ستیندر سنگھ، واٹر ہاؤس کے سابق افسر شامل تھے۔ ریسورس ڈیپارٹمنٹ پربھاکر کمار اور مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔تمام انتظامی اور محکمہ جاتی اہلکار متاثرہ علاقے میں راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ پشتہ کی ٹوٹ پھوٹ سے آس پاس کے علاقوں میں بڑے پیمانے پر پانی پھیل گیا ہے جس سے مکینوں میں تشویش پائی جارہی ہے۔ اس موقع پر بی جے پی ڈویزنل صدر منٹو بابا، ڈویزنل صدر مونو سنگھ، یووا مورچہ کے سمنت بابا، سابق مکھیا ہری سہنی، سابق بی ڈی سی وجے چودھری، رنجیت اوجھا، گوپال جی، چھوٹو اوجھا، دیپک کمار، سونو کمار سمیت سینکڑوں گاؤں والے موجود تھے۔ سارن ایم پی راجیو پرتاپ روڑھی اس معاملے کے سلسلے میں حکام سے مسلسل رابطے میں ہیں اور حالات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ وہ مسلسل انتظامی حکام سے معلومات حاصل کررہے ہیں تاکہ متاثرہ لوگوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بتایا جاتا ہے کہ پشتہ کی ٹوٹ پھوٹ سے تقریباً 50 گاؤں کے لوگ متاثر ہو سکتے ہیں، اور انتظامیہ نے راحت اور بچاؤ کام تیز کردیا ہے۔

یوم اساتذہ پر بچوں اور والدین کا مفت چیک اپ

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) یوم اساتذہ کے موقع پر نگرا زون کے تحت اپ گریڈ شدہ مڈل اسکول لوہا چھپرہ کے کیمپس میں سرینواس میڈیکل کالج اور اسپتال کی جانب سے ایک مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں طلباء اور ان کے والدین کی آنکھوں، ناک، کان، اور گلے کی بیماریوں سمیت مختلف بیماریوں کا معائنہ کیا گیا، اور پرنسپل وینندرا کمار نے اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر ونجا کو بتایا۔ یوم اساتذہ کے موقع پر، کیمپ میں 68 والدین اور 147 طالب علموں سمیت 215 افراد کی صحت کی جانچ کی گئی، اس کے ساتھ ساتھ ضرورت مندوں کو طبی مشورے اور مفت ادویات بھی فراہم کی گئیں۔ یہ کارڈ خاندان کے افراد کو چھ ماہ تک ہسپتال کی خدمات حاصل کرنے کے قابل بنائے گا۔

اسلحہ کا خوف دکھا کر لاکھوں روپے مالیت کے زیورات کی لوٹ

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) داؤد پور تھانہ علاقہ کے گاؤں دھرم پورہ میں مسلح جرائم پیشہ افراد ایک گھر میں داخل ہوئے اور الماری اور دیگر جگہوں سے بیس لاکھ روپے کے زیورات اور تقریباً بیس ہزار روپے کی نقدی لوٹ کر فرار ہوگئے۔ بتایا جاتا ہے کہ تقریباً پانچ مجرم پچھلے حصے سے دیوار پھلانگ کر چھت پر پہنچے، سیڑھیوں سے گھر میں داخل ہوئے اور سوئی ہوئی گھریلو خاتون ببیتا دیوی اور ان کی بیٹی کو بندوق کی نوک پر اپنی تحویل میں لے لیا۔ مجرموں نے پراعتماد طریقے سے الماری، گودریج، سوٹ کیس اور ڈبے کے تالے توڑ کر سونے کا ہار، منگل سوتر، ناک کی پن، بالیاں، انگوٹھیاں، لاکٹ، جیوتیا، بالیاں، چاندی کی پازیب اور پیر کی انگوٹھیاں سمیت دیگر زیورات اور نقدی لوٹ لی اور کھڑکی سے بے خوف ہوکر فرار ہوگئے۔ واقعے کے بعد متاثرہ متھلیش پرساد سنگھ کی بیوی ببیتا دیوی نے داؤد پور پولیس اسٹیشن میں نامعلوم بدمعاشوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔ متاثرہ لڑکی نے پولیس کو بتایا کہ وہ اور اس کی بیٹی رات کے کھانے کے بعد سو رہے تھے۔ نقاب پوش مجرم گھر میں گھس گئے۔ دو مجرموں نے اپنے ہتھیار پھینکے اور گودریج الماری کی چابیاں مانگیں۔ اپنی بیٹی اور اپنی حفاظت کے خوف سے، وہ صوفے سے چابیاں لے کر مجرموں میں سے ایک کے حوالے کرنے پر مجبور ہوئی۔ چابیاں ملتے ہی بدمعاشوں نے گودریج کو لوٹنے سے پہلے ماں بیٹی کے موبائل فون اپنے قبضے میں لے لیے۔ نقاب پوش مجرم کی دھمکی آمیز آواز سے خاتون رکن بہت خوفزدہ ہوگئیں۔ تمام شرپسندوں نے ہاف پینٹ اور جیکٹیں پہن رکھی تھیں۔ بدمعاشوں کے جانے کے بعد متاثرہ نے خطرے کی گھنٹی بجائی اور آس پاس کے لوگ جمع ہوگئے اور داؤد پور پولیس اسٹیشن اور ڈائل 112 کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی داؤد پور پولیس موقع پر پہنچی اور واقعہ کا معائنہ کیا۔ اس سلسلے میں اسٹیشن ہاؤس آفیسر نربھئے کمار نے بتایا کہ درخواست کی بنیاد پر نامعلوم شرپسندوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا ہے اور قریبی رہائشیوں سے پوچھ گچھ شروع کردی ہے۔ شرپسندوں کی جانب سے ممکنہ راستوں کی بھی چھان بین کی جارہی ہے۔ اس واقعہ سے گاؤں میں خوف وہراس کا ماحول ہے۔ مبینہ طور پر خاندان کے کئی افراد پنجاب میں رہتے اور کام کرتے ہیں۔ پولیس شرپسندوں کی شناخت اور گرفتاری کے لیے ممکنہ ٹھکانوں پر چھاپے مار رہی ہے۔

لڑائی میں 2 افراد شدید زخمی

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) تھانہ صدر کی حدود کے مختلف دیہات میں مختلف واقعات میں لڑائی جھگڑے کے نتیجے میں دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں افضل پور کے بکی کمار کو ریفل اسپتال ترائیہ میں ابتدائی طبی امداد دی گئی اور پھر چھپرا صدر اسپتال ریفر کردیا گیا۔ گلیم پور کے زخمی مکیش کمار سنگھ کا اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کررہی ہے۔

سیلاب متاثرہ علاقوں میں امداد اور بچاؤ کارروائی تیز

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) ضلع سرن کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ضلعی انتظامیہ جنگی بنیادوں پر راحت اور بچاؤ کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ متاثرہ افراد کو محفوظ پناہ گاہوں میں منتقل کیا جا رہا ہے اور انہیں ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ریول گنج اور سون پور بلاکس میں کمیونٹی کچن چلائے جا رہے ہیں، جہاں سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور پناہ گاہوں میں رہنے والوں کو باقاعدگی سے کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ محکمہ صحت کی موبائل میڈیکل ٹیمیں بھی سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل متحرک ہیں۔ پانی جمع ہونے اور نقل وحمل کے چیلنجوں کے باوجود، ڈاکٹر اور صحت کے کارکن کشتی ایمبولینس کے ذریعے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کا معائنہ اور علاج کر رہے ہیں۔ ضروری ادویات اور طبی سامان بھی مہیا کیا جا رہا ہے۔ حاملہ خواتین، چھوٹے بچوں اور بزرگوں کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔ مقررہ تاریخ کے قریب خواتین کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ انتظامیہ نے جانوروں کے تحفظ کے لیے بھی انتظامات کیے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے لائے گئے جانوروں کو کیمپ ڈی آر ایم، سون پور اور کیمپ چرند میں محفوظ پناہ گاہ فراہم کی جا رہی ہے۔ چارہ، ادویات اور صحت کے باقاعدہ چیک اپ کے انتظامات ہیں۔ ویٹرنری ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں علاج اور ضروری ادویات کی تقسیم کے لیے پہنچ رہی ہیں۔ ضلعی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ خوفزدہ نہ ہوں، محفوظ رہیں، پناہ گاہوں میں رہیں اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں۔ ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور اپنی اور اپنے اہل خانہ کی حفاظت کو ترجیح دیں۔

ڈی ایم نے ایلیویٹیڈ کوریڈور کے تعمیری کام کا معائنہ کیا

دربھنگہ 6 ستمبر (عرفان احمد پیدل) ضلع مجسٹریٹ کوشل کمار نے آج شہر میں جاری ایلیویٹیڈ کوریڈور کی تعمیر کے کام کی جگہ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے ہولی کراس اسکول اور میوزیم گمٹی کے قریب جاری تعمیراتی کام کا جائزہ لیا اور تعمیراتی ایجنسی کے متعلقہ عہدیداروں اور انجینئروں سے کام کی پیش رفت کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ معائنہ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ انجینئروں اور ٹھیکیدار

سے تعمیراتی کام کی موجودہ صورتحال، کام کی رفتار، مقام پر دستیاب وسائل اور تعمیراتی کام کے دوران ٹریفک کے انتظامات کے بارے میں تفصیلی جانکاری حاصل کی۔ ضلع مجسٹریٹ نے موجودہ انجینئروں اور ٹھیکیدار کو ہدایت دی کہ وہ تعمیراتی کام کو تیز رفتاری سے مکمل کریں۔ اس موقع پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جگناتھ ریڈی جلا ریڈی، ایگزیکٹیو مجسٹریٹ محمد سجاد، متعلقہ انجینئرس، تعمیراتی ایجنسی کے نمائندے اور دیگر متعلقہ عہدیدار موجود تھے۔

سڑک حادثے میں زخمی طالبہ کی ٹانگ کاٹی گئی

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) بی اے پارٹ 2 کی طالبہ سمن کماری گپتا پارٹ ٹائم تھانہ علاقہ بیچ بھنڈا میں SH-73 پر مسافر بس کی زد میں آکر شدید زخمی ہوگئی۔ حادثے میں اس کی بائیں ٹانگ مکمل طور پر کچل گئی تھی اور پٹنہ ایمس میں سرجری کے ذریعے اسے کاٹنا پڑا تھا۔ زخمی طالبہ بیچ بھنڈہ کے رہنے والے وریندر پرساد گپتا کی بیٹی ہے۔ متاثرہ کے والد نے بتایا کہ ان کی بیٹی منگل کو امتحان دینے کے بعد گھر واپس آئی تھی۔ اس وقت اسے بس نے کچل دیا تھا۔ مقامی لوگوں کی مدد سے اسے ترائیہ ریفرل اسپتال لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے نازک حالت میں پٹنہ ایمس ریفر کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اس کی جان بچانے کے لیے اس کی ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا۔ آپریشن کے بعد ٹانگ کاٹ دی گئی۔ واقعہ پر اہل خانہ کا برا حال ہے۔

لیلکھ۔سبور ریل سیکشن پر ٹرینوں کی رفتار محدود

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) گنگا ندی کے آبی ذخیرے میں مسلسل اضافے کے باعث بھاگلپور۔ کہلگاؤں ریل سیکشن کے تحت لیلکھ اور سبور کے درمیان ٹرینوں کی رفتار کم کردی گئی ہے اور ریلوے انتظامیہ کی جانب سے اس ٹریک پر کاشن (احتیاطی الرٹ) نافذ کردیا گیا ہے۔ کاشن کے نفاذ کے بعد اب اس حصے میں ٹرینیں زیادہ سے زیادہ 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلائی جارہی ہیں، جب کہ پانی کی سطح بڑھنے سے قبل یہاں ٹرینوں کی رفتار 110 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر تھی۔ ریلوے کے سینئر پی ڈبلیو آئی کے مطابق دریا کا بہاؤ اور پانی کی سطح بڑھنے کے پیشِ نظر احتیاطی اقدام کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے، اور جب تک صورتحال معمول پر نہیں آجاتی یہ پابندی برقرار رہے گی۔ ریل پٹریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک خصوصی پٹرولنگ بھی شروع کردی گئی ہے تاکہ ٹرینوں کی آمد ورفت کو مکمل طور پر محفوظ رکھا جاسکے۔

شہید جگدیو پرساد کو جے ڈی یو نے پیش کیا خراج عقیدت

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) شہید جگدیو پرساد کی برسی کے موقع پر جے ڈی یو کے ضلع صدر وویکانند گپتا کی قیادت میں بھاگلپور میں جنتا دل (متحدہ) کے ضلع دفتر میں ایک خراج عقیدت مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر شہید جگدیو پرساد کی آئل پینٹنگ پر پھول چڑھائے گئے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ضلع صدر وویکانند گپتا نے کہا کہ شہید جگدیو پرساد نے سماجی عدم مساوات اور استحصال کے خلاف لڑتے ہوئے سماج کے مظلوم اور محروم طبقات کے حقوق کے لیے اپنی زندگی وقف کردی۔ سابق رکن پارلیمنٹ کہکشاں پروین نے کہا کہ ان کی جدوجہد اور خیالات آج بھی معاشرے کو سماجی انصاف اور مساوات کی طرف آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ سینئر لیڈر سدو سائی نے کہا کہ جگدیو پرساد کے خیالات آج بھی سماجی تبدیلی کی تحریک دیتے ہیں اور جمہوری اقدار کو مضبوط کرتے ہیں۔ ریاستی سکریٹری سنجیو چندراونشی نے کہا کہ شہید جگ دیو پرساد جی کی زندگی سماجی انصاف اور مساوات کی جدوجہد کی مثال ہیں۔ ریاستی سکریٹری شبانہ داؤد نے کہا کہ شہید جگدیو پرساد جی کو حقیقی خراج عقیدت یہ ہوگا کہ وہ اپنے خوابوں کے سماج کی تعمیر کے لیے سماجی انصاف، مساوات اور جمہوری اقدار کے لیے پرعزم رہیں۔ اس موقع پر دفتر انچارج پردیپ کشواہا، ترجمان شیلیندر تومر اور پارٹی کارکنان کی بڑی تعداد موجود تھی۔

جرائم پیشہ عناصر اور منشیات اسمگلروں کے خلاف ریل پولیس کی سختی

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) پولیس سپرنٹنڈنٹ (ریل) جمال پور ودیا ساگر کی صدارت میں جرائم پر قابو پانے کے حوالے سے ماہانہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ اجلاس کے دوران اگست کے مہینے میں جرائم کی روک تھام، ملزمان کی گرفتاریوں، شراب کی برآمدگی اور چلائی گئی خصوصی مہمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق اگست کے دوران ریل پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے مختلف معاملات میں 23 ملزمان کو گرفتار کرکے عدالتی تحویل میں بھیجا، جب کہ 17 وارنٹ نمٹائے گئے۔ شراب بندی قانون کے تحت 7 مقدمات درج کرکے کل 100.50 لیٹر شراب (51.10 لیٹر غیر ملکی اور 49.40 لیٹر دیسی) برآمد کی گئی اور اس سلسلے میں 6 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ خصوصی مہم کے دوران 43 چوری شدہ موبائل فون اور 200 گرام براؤن شوگر بھی ضبط کی گئی۔ ایس پی ریل ودیا ساگر نے افسران کو ہدایت دی کہ منشیات کی اسمگلنگ اور جرائم پر قابو پانے کے لیے مسلسل گشت اور مہم چلائی جائے اور زیر التوا مقدمات کو جلد از جلد نمٹایا جائے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ پورٹل پر بروقت اندراج نہ کرنے والے تھانہ انچارجوں کا احتساب کیا جائے گا۔ اس موقع پر ریل سرکل انسپکٹر امیش پرساد، ڈی سی بی انچارج انتخاب احمد سمیت مختلف ریل تھانوں کے پولیس افسران موجود تھے۔

مثبت فکر انسان کی ہر کامیابی کی کنجی ہے: پروفیسر مشتاق احمد

دربھنگہ 6 ستمبر (عرفان احمد پیدل) کھیل کود ہماری زندگی میں مقابلہ جاتی رجحانات کے ساتھ ساتھ مثبت فکر بھی پیدا کرتا ہے اور انسان کی ہر کامیابی کے پسِ پردہ اس کا مثبت رویہ ونظریہ ہوتا ہے۔ اگر ہمارے طلبا وطالبات مثبت فکر کے ساتھ زندگی کے کسی بھی شعبے میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی کامیابی یقینی ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر مشتاق احمد، پرنسپل سی۔ایم کالج، دربھنگہ نے کیا۔ پروفیسر احمد کالج میں سہ روزہ کھیل کود مقابلہ کے اختتامی جلسہ سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ سو سے زائد طلبا وطالبات نے مختلف زمرے کے مقابلوں میں شامل ہوکر اپنے کھیل کا بہترین مظاہرہ کیا اور دوسرے طلبا وطالبات کے لئے بھی راہیں ہموار کیں۔ انہوں نے کہا کہ کھیل انچارج ڈاکٹر وبھیش چترویدی اور ان کے معاون اساتذہ نے جس طرح طلبا کی حوصلہ افزائی کی اور کھیل کود کی تکنیکی باریکیوں سے انہیں آگاہ کیا یہ عمل ہمارے طلبا کے لئے مستقبل میں بھی کارآمد ثابت ہوں گے۔ واضح ہو کہ کل آٹھ زمرے کے لڑکے اور لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکیوں کا مظاہرہ بھی قابلِ تحسین رہا اور درجنوں لڑکیوں نے اول ودوئم درجہ حاصل کر میڈل حاصل کیا۔ آج تمام طلبا کو اسناد اور شیلڈ کے ساتھ ساتھ میڈل سے بھی نوازا گیا۔ اس اختتامی جلسہ کے موقع پر پروفیسر مینک سریواستو، پروفیسر للت کمار شرما، ڈاکٹر دیویا شرما، ڈاکٹر مرزا روح اللہ بیگ، ڈاکٹر ششانک شکلا، ڈاکٹر نیرج کمار، ڈاکٹر آلوک کمار، ڈاکٹر غضنفر عالم، دیپک کمار داس، ڈاکٹر اکھلیش راٹھور، ڈاکٹر انوپم سنگھ، ڈاکٹر ایکتا سریواستو وغیرہ نے بھی طلبا وطالبات کو خطاب کیا اور کھیل کود کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

زچگی خاتون سے وصولی پر کارروائی

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) بانکا ضلع کے تحت باراہاٹ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں ایک زچگی والی خاتون کے ساتھ بدسلوکی، زبردستی پرائیویٹ کلینک بھیجنے اور علاج کے نام پر 30 ہزار روپے اینٹھنے کے سنگین معاملے پر انتظامیہ نے سخت ایکشن لیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کی سخت ہدایت پر محکمہ صحت اور انتظامیہ کی مشترکہ ٹیم نے باراہاٹ بازار میں غیر قانونی طور پر چل رہے نجی طبی اداروں کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ چھاپہ مار ٹیم نے بھیٹرا موڑ واقع ایک الٹرا ساؤنڈ سینٹر، گوڑھی ٹولہ واقع نیلم ہیلتھ کیئر (نجی نرسنگ ہوم) اور باراہاٹ تھانے کے سامنے چلنے والی ایک پیتھالوجی لیب پر اچانک چھاپہ مارا۔ جانچ کے دوران جب مالکان رجسٹریشن اور دیگر لازمی قانونی دستاویزات پیش نہ کرسکے تو انتظامیہ نے فوری طور پر تینوں اداروں کو سیل کردیا۔ خاتون سے 30 ہزار روپے کی غیر قانونی وصولی کے معاملے میں لائف ہیلتھ کیئر کلینک کے منتظم یوگل کشور، ساگر کمار، گردھاری یادو اور مکان مالک کے خلاف انچارج میڈیکل آفیسر کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرلی گئی ہے۔ اس کارروائی میں ایس ڈی پی او اندر جیت بیٹھہ، تھانہ انچارج اشوک کمار، ڈی آئی او ڈاکٹر سنیل کمار چودھری، ڈاکٹر راجیش کمار اور انچارج میڈیکل آفیسر ڈاکٹر نیلا امبر نلے سمیت پولیس فورس موجود تھی۔ غیر قانونی کلینکوں کے خلاف اس بڑی مہم سے علاقے کے نجی طبی اداروں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

ایم کے کالج میں یوم اساتذہ اور اسپورٹس ایوارڈ تقریب منعقد

دربھنگہ 6 ستمبر (عرفان احمد پیدل) اتوار کو مقامی مہارانی کلیانی کالج میں پرنسپل ڈاکٹر محمد رحمت اللہ کی صدارت میں یوم اساتذہ اور اسپورٹس ایوارڈ تقریب بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ پرنسپل ڈاکٹر محمد رحمت اللہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ استاد صرف نصاب مکمل کرنے والا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ رہنما بھی ہوتا ہے جو طلباء کی زندگی میں رہنمائی کرتا ہے۔ استاد اور طالب علم کا رشتہ علم، اقدار اور اعتماد پر مبنی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کالج کا مقصد تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کھیلوں اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے تاکہ طلباء کی اچھی شخصیت کو تیار کیا جا سکے۔ ہندوستان کے عظیم ماہر تعلیم اور سابق صدر ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کو احترام کے ساتھ یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یوم اساتذہ تعلیم، اساتذہ اور علم کے تئیں ہمارے احترام کو مزید مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تمام اساتذہ کو یوم اساتذہ کی مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے اساتذہ کی رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں اور زندگی میں آگے بڑھیں۔ اس موقع پر کالج میں حال ہی میں منعقدہ مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کو اسناد، میڈلز اور انعامات سے نوازا گیا۔ کالج کے تمام اساتذہ اور اسٹاف کو اسناد اور تحائف سے بھی نوازا گیا۔ تقریب میں کالج کے اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ماحول جوش، احترام اور خوشی سے معمور تھا۔ شعبہ نفسیات کی سربراہ ڈاکٹر ریتا کماری نے سیشن کی نظامت کی جبکہ شعبہ تاریخ کے سربراہ ڈاکٹر رنجیت کمار نے شکریہ ادا کیا۔

نہانے کے دوران ڈوبنے سے 2 کی موت

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) نہانے کے دوران ڈوبنے کے دو الگ الگ افسوسناک حادثات پیش آئے، جن میں دو نوجوانوں کی جان چلی گئی۔ پہلا حادثہ سنہولا بلاک کے تحت گیہر اندی گھاٹ پر پیش آیا، جہاں بھگوان پور گاؤں کا 22 سالہ نوجوان وشوکمار ولد راج کشور پاسوان اپنے دوستوں کے ساتھ نہانے گیا تھا۔ گہرے پانی میں چلے جانے کی وجہ سے وہ ندی میں ڈوب گیا۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور سنہولا انتظامیہ موقع پر پہنچی۔ کافی مشقت اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیم کی مدد سے تقریباً 6 گھنٹے بعد جسم کو ندی سے باہر نکالا گیا۔ نوجوان کو بچانے کے لیے اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھاگلپور بھیج دیا ہے۔ دوسرا واقعہ رنگرا بلاک کے قریب مرگانگ دھار کا ہے، جہاں نہانے کے دوران ایک نوجوان گہرے پانی کے تیز بہاؤ کی زد میں آکر ڈوب گیا۔ مقامی غوطہ خوروں اور لوگوں کی مدد سے گھنٹوں کی تلاش کے بعد لاش برآمد کی گئی۔ ان المناک حادثات کے بعد دونوں متوفین کے گھروں میں کہرام مچ گیا ہے اور اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔

کریسنٹ انگلش اسکول نے یوم اساتذہ جوش وخروش کے ساتھ منایا

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) کریسنٹ انگلش اسکول میں یوم اساتذہ کے پرمسرت موقع پر جوش وخروش اور رنگارنگ پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز چراغ روشن کرنے اور ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی آئل پینٹنگ پر پھول چڑھانے سے ہوا۔ اس عظیم الشان تقریب کو کلاس 9 کے طالب علم عبدالصمد اور زینب پروین کی شاندار اور پرجوش اسٹیج مینجمنٹ نے شاندار انداز میں سجایا۔ تقریب کے دوران طلباء نے رقص، تقاریر، ڈائیلاگ ڈرامہ، اور قوالی سمیت اپنی شاندار پرفارمنس سے سب کے دل موہ لیے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اسکول کے ڈائریکٹر شاہ رضی احمد نے کہا کہ اساتذہ قوم کے معمار ہوتے ہیں اور بچوں کے مستقبل کو سنوارنے میں ان کا کردار اہم ہے۔ پرنسپل نگار سلطانہ نے اساتذہ کی قربانی اور لگن کی تعریف کی اور طلباء کو ڈاکٹر رادھا کرشنن کے نظریات پر چلنے کی ترغیب دی۔ اس سال کی تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کی پیدائش کی صد سالہ تقریب پر ان کی تصویر پر پھول چڑھائے گئے۔ اس دوران اسکول ٹیچر شاہ ظفر اسلام نے مہاتما گاندھی کی سوانح حیات اور بھاگلپور سے متعلق ان کی تاریخی یادوں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اسکول ٹیچر محمد شمشاد نے سب کا شکریہ ادا کیا اور والدین کا شکریہ ادا کیا جو خصوصی طور پر تشریف لائے اور بچوں کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے اساتذہ کو اعزاز سے نوازا

چھپرہ 6 ستمبر (راجو) اسٹیٹ بینک آف انڈیا ریجنل بزنس آفس، چھپرا کے چیف منیجر کریڈٹ شری رام مہیش سنگھ اور چیف منیجر ڈپازٹ شری چندن کمار نے اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی جانب سے "یوم اساتذہ" کے موقع پر ضلع سارن کے اساتذہ کو اعزاز سے نوازا۔ یہ اعزاز حاصل کرنے والوں میں بہار اسٹیٹ پرائمری ٹیچرس اسوسی ایشن کے ریاستی جنرل سکریٹری دنیش کمار سنگھ، سرن ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس اسوسی ایشن کے ضلع صدر ابھے کمار سنگھ، نائب صدر سنجے کمار، وکاس کمار، انیل کمار سنگھ، سمریندر کمار سنجیت، سیکنڈری ٹیچرس اسوسی ایشن کے ٹیچر لیڈر پنیت رنجن، شردیندو کمار اے سوجام، شردیندو کمار اے سوجام، اے این سی اور دیگر شامل تھے۔ اختر، پربھو بیتھا، صفدر جی اور درجنوں اساتذہ کو اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے اعزاز سے نوازا۔

ٹی این بی کالج میں یومِ اساتذہ کے موقع پر ثقافتی پروگرام منعقد

بھاگلپور 6 ستمبر (سید ابن الحسن) ٹی. این. بی. کالج کے مختلف شعبہ جات میں ہفتے کے روز یومِ اساتذہ کی تقریب جوش وخروش اور باوقار ماحول میں منائی گئی۔ اسی سلسلے میں شعبۂ اردو کے طلبہ وطالبات نے کالج کے پرنسپل اور اساتذہ کی موجودگی میں مختلف ثقافتی پروگراموں، نظموں اور تقریروں کے ذریعے یوم اساتذہ منایا۔ پروگرام کا افتتاح کالج کے پرنسپل ڈاکٹر دیپو مہتو اور شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ خالق نے بھارت کے سابق صدر اور عظیم ماہر تعلیم ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے مجسمے پر گلپوشی کی۔ اس موقع پر پرنسپل ڈاکٹر دیپو مہتو نے طلبہ کو دعائیں دیتے ہوئے کہا کہ یومِ اساتذہ کا حقیقی مقصد اسی وقت پورا ہوگا، جب ہمارے بچے علم کے میدان میں ایسی بلندیاں حاصل کریں کہ آنے والے وقت میں ان کے نام پر بھی کوئی دن منایا جائے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاق، نظم وضبط اور تخلیقی صلاحیتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور کالج کے وقار کو مزید بلند کریں۔ شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ خالق نے یوم اساتذہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ استاد طلبہ کی زندگی میں صرف علم فراہم کرنے والا شخص نہیں ہوتا، بلکہ ان کی شخصیت اور مستقبل کی تعمیر کرنے والا رہنما بھی ہوتا ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر سنندا کماری، ڈاکٹر راجیو کمار سنگھ، ڈاکٹر اختر آزاد، ڈاکٹر چندن کمار اور ڈاکٹر مینو کماری نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور طلبہ کو مبارکباد اور دعائیں دیں۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر پروفیسر شاہد موجود رہے اور انہوں نے بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کی نظامت طالبہ بی۔ عالیہ نے کی۔ سمسٹر-6 کی طالبات بی۔ آیت اور بی۔ حبیبہ کے ساتھ محمد سعید، محمد امیر اور محمد محمود نے الگ الگ نظمیں، تقریریں اور دیگر ثقافتی پیشکشیں پیش کیں۔ طلبہ کی دلکش پیشکشوں نے موجود اساتذہ اور مہمانوں کے دل موہ لیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر واسق الخیر نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے یومِ اساتذہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو تعلیم، ادب اور سماجی ذمہ داریوں کے تئیں بیدار رہنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کا اختتام پُرجوش ماحول میں ہوا۔ پوری تقریب میں استاد اور شاگرد کے درمیان محبت بھرے تعلق، احترام اور طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کی خوبصورت جھلک دیکھنے کو ملی۔

جنم اشٹمی کے موقع پر AMAR CSI فاؤنڈیشن نے طبی اور اتسو پروگرام کا انعقاد کیا

پٹنہ 6 ستمبر (پریس ریلیز) شری کرشن جنم اشٹمی کے پرمسرت موقع پر AMAR CSI Foundation نے آٹزم اور اسپیشل نیڈس والے بچوں کے لیے ایک خصوصی جنم اشٹمی گروپ طبی اور اتسو پروگرام منعقد کیا۔ یہ تقریب نہ صرف بچوں کے لیے جشن کا موقع تھا بلکہ ان کی صلاحیتوں، خود اعتمادی، سماجی شراکت داری اور مجموعی ترقی کو فروغ دینے کی ایک خوبصورت کوشش بھی تھی۔ یہ خصوصی پروگرام AMAR CSI Foundation Autism Management & Rehabilitation Center جو کھا چوہرہ، بیلی روڈ موریہ پتھ، پٹنہ میں واقع ہے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر وبھاس کمار اور ڈاکٹر نیسا کماری کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کے دوران بچوں نے جوش وخروش سے مختلف تخلیقی سرگرمیوں میں حصہ لیا جن میں دعا اور آرتی، ریمپ واک، ڈانس، فریز ایکٹیویٹی، ملبوسات کی نمائش، تاج سجانے، مٹکی توڑنے اور گلاس پیرامڈ کے مقابلے شامل تھے۔ ان کی محنت اور فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں انعامات اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ اس موقع پر بعض بچوں کے والدین نے بھی اپنے تجربات شیئر کئے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ باقاعدہ طبی دیکھ بھال اور مناسب رہنمائی، خاندان کی مدد، اور مسلسل کوششیں بچے کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ والدین نے بھی اپنے بچوں کی ترقی اور کامیابی کی متاثر کن کہانیاں شیئر کیں۔ ڈاکٹر وبھاس کمار اور ڈاکٹر نیسا کماری نے کہا کہ اسپیشل نیڈس والے بچوں کے لیے اس طرح کے گروپ پروگرام سماجی میل جول، مواصلات کی مہارت، خود اعتمادی، جسمانی مہارت، تخلیقی صلاحیتوں اور جذباتی نشوونما کو فروغ دیتے ہیں۔ ہر بچے میں ہنر ہوتا ہے۔ بس اس کی ضرورت ہے پہچان، صحیح سمت، اور مسلسل حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ AMAR CSI Foundation آٹزم اور اسپیشل نیڈس والے بچوں کو ان کی ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق مکمل ترقی فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں آکیوپیشنل تھراپی، سینسری انٹیگریشن تھراپی، اسپیچ تھراپی، اسپیشل ایجوکیشن، بی ہیویئر تھراپی اور فزیوتھراپی جیسی خدمات کے ذریعہ سے بچوں کی مختلف ڈیولپمنٹ نیڈس پر کام کیا جاتا ہے۔ ادارہ کا مقصد ہر بچے کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق بڑھنے، سیکھنے اور اعتماد کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کا بہترین موقع فراہم کرنا ہے۔

'کیا انڈیا' نے کیا سورینٹو لانچ کیا

پٹنہ 6 ستمبر) پریس ریلیز (کیا انڈیا نے کیا سورینٹو کو لانچ کردیا ہے اور اس کے ساتھ ہی برانڈ نے بھارت کے پریمیئم تھری رو ایس یو وی سیگمنٹ میں قدم رکھ دیا ہے۔ اس کی ابتدائی قیمت ڈیزل ماڈل کے لیے 27.99 لاکھ روپے اور ہائبرڈ ماڈل کے لیے 29.49 لاکھ روپے (ایکس شوروم) ہے۔ کیا کی سب سے کامیاب ایس یو وی گاڑیوں میں سے ایک کو بھارتی صارفین تک لانے کے ساتھ، یہ لانچ بھارت میں کیا کی پہلی ہائبرڈ پیشکش بھی ہے۔ کیا انڈیا کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور سی ای او گوانگکو لی نے کہا کہ کیا سورینٹو کی آمد کیا انڈیا کے سفر کا ایک اہم اور فیصلہ کن موڑ ہے، کیونکہ ہم پہلی بار پریمیئم تھری رو ایس یو وی سیگمنٹ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ہم ایسا کیا کے سب سے کامیاب عالمی برانڈز میں سے ایک کے ساتھ کر رہے ہیں، یعنی بھارتی صارفین کو اب تک کی سب سے جدید سورینٹو مل رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سورینٹو صرف ہمارے پورٹ فولیو کی توسیع نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارے اس عزم کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم دنیا بھر میں آزمائے ہوئے پروڈکٹس اور مستقبل کی ٹیکنالوجی کو بھارتی صارفین کی بدلتی ہوئی خواہشات تک پہنچائیں۔

ملت کالج میں 8 روزہ کھیل مقابلہ اختتام، تمام شرکا کو انعام سے نوازا گیا

دربھنگہ 6 ستمبر (عرفان احمد پیدل) گورنر وچانسلر بہار سکریٹریٹ کی ہدایات کی روشنی میں قومی یوم کھیل کے موقع پر 8 روزہ (28 اگست سے 4 ستمبر تک) کھیلوں کے مقابلوں کی اختتامی تقریب اور تقسیم انعامات کا انعقاد ملت کالج، دربھنگہ میں منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر جمشید عالم نے تمام شرکاء، فاتحین اور رنر اپ کے روشن مستقبل کی خواہش کرتے ہوئے کہا کہ کھیل نظم وضبط اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتے ہیں۔ مہمان خصوصی ڈپٹی میئر نازیہ حسن نے کہا کہ صحت مند زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے کھیل بہت ضروری ہیں۔ جب میں لڑکیوں کو کھیلتے دیکھتا ہوں تو میں اپنے بچپن کو زندہ کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ملت کالج کے طلباء صرف کھیل ہی نہیں بلکہ تمام شعبوں میں کامیابیاں حاصل کریں۔ شعبہ اردو کے سینئر اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شاہنواز عالم نے کہا کہ کھیلوں کا مقابلہ واحد موقع ہے جہاں کامیاب اور ناکام مقابلہ کرنے والے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں اور یہ پیغام دیتے ہیں کہ جیت اور ہار کھیل کا حصہ ہے اس لیے ان کے درمیان کسی قسم کی تلخی نہیں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر سنیتا جھا، سینئر اسسٹنٹ پروفیسر اور میتھلی شعبہ کی سربراہ نے کہا کہ کھیل تمام طلباء کی زندگیوں میں نظم وضبط اور اتحاد کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ این ایس ایس کے پروگرام آفیسر ڈاکٹر کیرتی چورسیا نے تمام کھیلوں کے شرکاء کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ کوئی بھی کھیل کھیلتے ہیں تو آپ کئی بیماریوں سے دور رہتے ہیں۔ اس لیے ہم سب کو کسی نہ کسی کھیل میں حصہ لینا چاہیے۔ کالج کے اسپورٹس آفیسر ڈاکٹر سبھاش کمار نے کہا کہ ملت کالج میں ہونے والے تمام کھیلوں میں حصہ لینے والے افراد پرجوش اور کھیلوں کے لیے وقف ہیں۔ نظامت شعبہ فلسفہ کی ڈاکٹر سونی شرما نے کی۔ اسپورٹس اسسٹنٹ چندو کمار پنڈت نے ایونٹ کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سب سے پہلے کبڈی مینس کیٹیگری کی فاتح ٹیم کو گولڈن ٹرافی سے نوازا گیا۔ خواتین کبڈی کیٹیگری کی فاتح ٹیم کو گولڈن ٹرافی سے نوازا گیا۔ خواتین کی کھوکھو کیٹیگری کی فاتح ٹیم کو گولڈن ٹرافی سے نوازا گیا۔ کھوکھو مینس کیٹیگری کی فاتح ٹیم کو گولڈن ٹرافی سے نوازا گیا۔ کرکٹ کھیلوں کے مقابلے جیتنے والی ٹیم کو گولڈن ٹرافی سے نوازا گیا۔ خواتین کی 400 میٹر ریس کی جیتنے والی شریک کو گولڈن میڈل سے نوازا گیا۔ کھیلوں کے مقابلے جیتنے والے اور دیگر کھیلوں میں شامل تمام شرکاء کو اسناد سے نوازا گیا۔ کھیلوں کے مقابلے میں کالج کے کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر عبدالرفیع، ہندی شعبہ کے ڈاکٹر منا شاہ، ڈاکٹر جاوید اختر، ڈاکٹر وجے شنکر پنڈت، ڈاکٹر امریتا پریہ درشنی، ڈاکٹر اطہر صادق، ڈاکٹر نیشا کماری، ڈاکٹر بسرا ابارکاب، ڈاکٹر شگفتہ نگار، ڈاکٹر شگفتہ نگار اور ڈاکٹر کمار نے تمام کھلاڑیوں کو مبارکباد دی۔ غیر تدریسی عملہ اور طلباء نے بھی شرکت کی اور تقریب کو کامیاب بنایا۔

رسوئیوں نے جدوجہد تیز کرنے کا کیا اعلان، 28 کو راج بھون مارچ

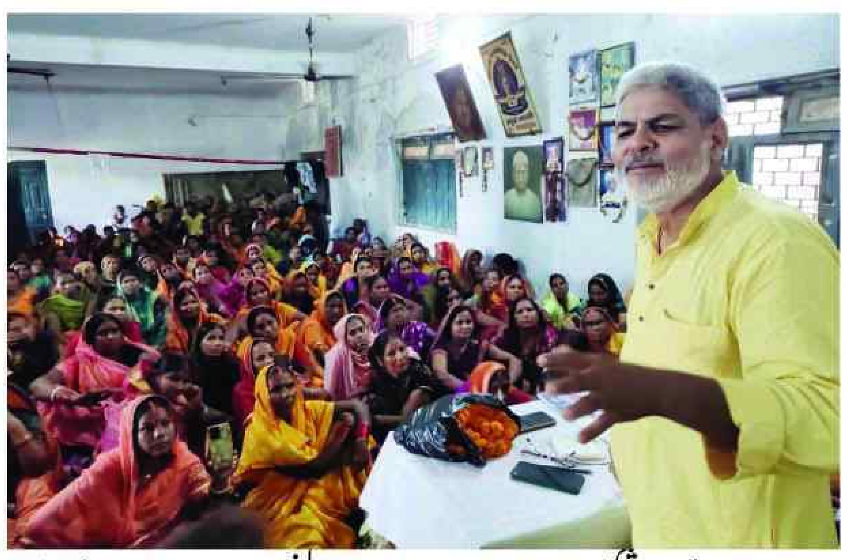

بیتیا،06 ستمبر (ایم شکیل)
بہار اسٹیٹ اسکول رسوئیا یونین ایٹک، مغربی چمپارن کا چوتھا ضلعی کنونشن بیتیا کے بالی رام بھون بھگت سنگھ ہال میں شمبھوناتھ مشرا، رام آشریہ ہزرا اور گوداوری دیوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کنونشن کا آغاز [illegible] میں انتقال کر جانے والی ساتھی سکھیا، سہانیکہ، آشا، رسوئیا، ایمبولنس کارکنان، مزدوروں، کسانوں اور نیپال میں قدرتی آفت کے دوران جان گنوانے والے افراد کو دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ کنونشن کا باقاعدہ افتتاح ضلعی کسان رہنما بلو دوبے نے کیا۔ انہوں نے مرکز اور ریاستی حکومت پر مزدور مخالف پالیسیاں اپنانے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ غیر منظم شعبے کے مزدوروں کی معاشی حالت مسلسل خراب ہوتی جا رہی ہے۔ انہوں نے مڈ ڈے میل اسکیم کو این جی اوز کے حوالے کیے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے بڑی کمپنیوں کو اس شعبے میں داخل ہونے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے رسوئیاؤں سے متحد ہو کر اپنے حقوق کے لیے جدوجہد تیز کرنے کی اپیل کی۔ کنونشن سے ضلعی کسان سبھا کے سکریٹری رادھا موہن یادو نے بھی خطاب کیا اور رسوئیا کارکنان کی جدوجہد کی حمایت کی۔ وہیں آشا لیڈر رنجنا چوہان نے آشا سنگھ کی جانب سے کنونشن کو نیک خواہشات پیش کیں۔ 102 ایمبولینس ایمپلائز یونین کے ضلعی صدر سنیل رام اور ضلعی سکریٹری آدرش منی تیواری نے بھی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے رسوئیاؤں کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ بہار اسٹیٹ اسکول رسوئیا یونین کے ریاستی صدر اور ایٹک بہار کے ڈپٹی جنرل سکریٹری اوم پرکاش کرانتی نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بڑے کارپوریٹ گھرانوں کے قرض معاف کر رہی ہے، لیکن رسوئیاؤں کو مناسب اعزازیہ دینے کے لیے اس کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یونین کی جدوجہد کے نتیجے میں بہار حکومت کی جانب سے رسوئیاؤں کو 3002 روپے کا اعزازیہ مل رہا ہے اور تنظیم مسلسل رسوئیاؤں کے مفادات سے متعلق مسائل کو لے کر جدوجہد کر رہی ہے۔ اوم پرکاش کرانتی نے 28 ستمبر کو پٹنہ میں مزدور اور کسان تنظیموں کی جانب سے مجوزہ راج بھون مارچ میں مغربی چمپارن سے ہزاروں رسوئیاؤں کی شرکت یقینی بنانے کی اپیل کی۔ کنونشن میں ضلعی رہنما لال بابو رام نے گزشتہ تین برسوں کے تنظیمی کاموں کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ پر بیریا، نوتن، چن پٹیا، مجھولیا، نرکٹیا گنج، سکٹا، لوریہ، یوگاپٹی، گوناہا، بیتیا اور رام نگر سمیت مختلف بلاکس سے پہنچنے والے رسوئیا کارکنان نے کھل کر بحث میں حصہ لیا اور تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کئی تجاویز پیش کیں۔ کنونشن کے اختتام پر آئندہ مدت کے لیے 31 رکنی ضلعی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اتفاق رائے سے اوم پرکاش کرانتی کو سرپرست، لال بابو رام کو ضلعی صدر، رام آشریہ ہزرا کو نائب صدر، وینا دیوی کو سکریٹری، گوداوری دیوی اور امبیکا پرساد کو نائب سکریٹری، شمبھوناتھ مشرا کو تنظیمی انچارج اور شاردا دیوی کو خزانچی منتخب کیا گیا۔ کنونشن میں رسوئیا کارکنان نے واضح پیغام دیا کہ اعزازیہ، عزت اور حقوق کے مطالبات پر تنظیم اب اپنی تحریک کو مزید مضبوط اور مؤثر بنائے گی۔

بیٹی کی پیدائش سے ناراض سسرال والوں نے بھائی پر کیا حملہ

گیا،06 ستمبر (ایم شکیل)
پولیس ضلع کے چھوٹا بابا تھانہ علاقہ کے سونبرسا گاؤں سے جہیز کے مطالبے کو لے کر مارپیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ خاتون موتی دیوی نے الزام عائد کیا ہے کہ بیٹی کی پیدائش کے بعد سے ہی سسرال والے مسلسل ایک لاکھ روپے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مطالبہ پورا نہ ہونے پر اس کے ساتھ مارپیٹ کی جاتی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ مسلسل مارپیٹ سے پریشان خاتون نے اس کی اطلاع اپنے بھائی کندن کمار کو دی۔ اطلاع ملنے کے بعد کندن کمار اپنی بہن کے سسرال سونبرسا گاؤں پہنچا اور معاملے کے بارے میں دریافت کرنے لگا۔ الزام ہے کہ اسی دوران سسرال والوں نے [illegible] ڈنڈوں اور کلہاڑی سے اس پر جان لیوا حملہ کر دیا، جس میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ زخمی حالت میں کندن کمار کو علاج کے لیے سب ڈویژنل اسپتال ٹکاری لایا گیا، جہاں ڈیوٹی پر تعینات ڈاکٹر پشپ راج کمار نے اس کا ابتدائی علاج کیا۔ حالت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نے ایکسرے اور سی ٹی اسکین کرانے کی ہدایت دی۔ زخمی کندن کمار نے بتایا کہ اس کی بہن موتی دیوی کے یہاں لڑکی کی پیدائش کے بعد سے ہی سسرال والے اسے مسلسل مارپیٹ کرتے تھے۔ اسی معاملے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کے لیے وہ سونبرسا گیا تھا، جہاں سسرال والوں نے اس کے ساتھ بھی مارپیٹ شروع کر دی۔ اس واقعہ میں موتی دیوی اور اس کے بھائی کندن کمار دونوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ ڈاکٹر پشپ راج کمار نے بتایا کہ فی الحال دونوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ واقعہ کی اطلاع مقامی پولیس کو بھی دے دی گئی ہے۔ چھوٹا بابا تھانہ پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے بعد معاملے میں مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جان لیوا حملہ معاملہ کے تین مفرور ملزمین کو پولس نے کیا گرفتار

گیا،06 ستمبر (پی این ایس)
بہار میں جرائم پر قابو پانے کے لیے پولیس کی جانب سے مسلسل سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ ریاست کے تمام اضلاع میں خصوصی مہم چلا کر فرار اور مطلوب جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں سہرسا ضلع کے کوچ تھانہ علاقے میں پولیس نے خصوصی چھاپہ ماری مہم کے دوران سال 2023 کے ایک پرانے معاملے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے لوڈی پور پل کے قریب موٹر سائیکل سوار نوجوانوں پر لوہے کی راڈ سے جان لیوا حملہ کرنے کے الزام میں تین افراد کو گرفتار کیا ہے۔ کوچ تھانہ میں درج معاملے کے تحت کی گئی کارروائی میں گرفتار ملزمین کی شناخت ساور گاؤں کے رہنے والے متا شرما، بگل شرما اور اروند شرما کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق تینوں ملزمین 15 مئی 2023 کو ہوئے جان لیوا حملے کے بعد سے فرار تھے اور پولیس کو چکمہ دے رہے تھے۔ پولیس نے تینوں کو گرفتار کرنے کے بعد ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ معاملے میں فرار دیگر ملزمین کی تلاش کے لیے بھی پولیس کی جانب سے مسلسل چھاپہ ماری کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب سہرسا ضلع [illegible] ہوئے صرف 24 گھنٹے کے اندر قتل کے معاملے کا انکشاف کر دیا۔ واقعے کے بعد چھاتا پور تھانہ میں مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کی گئی تھی۔ معاملے کی حساسیت کے پیش نظر سہرسا کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت پر سمری بختیار پور کے سب ڈویژنل پولیس افسر کی قیادت میں خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ خصوصی پولیس ٹیم نے تکنیکی نگرانی اور خفیہ اطلاع کی بنیاد پر مختلف مقامات پر چھاپہ ماری کرتے ہوئے قتل میں ملوث تین نامزد ملزمین کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمین کی شناخت کو کرہاں ٹول سہوریہ کے رہنے والے [illegible] سے پولیس گہرائی سے پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ واقعے سے جڑے دیگر پہلوؤں اور ممکنہ طور پر ملوث افراد کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ دونوں اضلاع کی پولیس انتظامیہ نے واضح پیغام دیا ہے کہ امن و قانون کو متاثر کرنے اور مجرمانہ وارداتوں میں ملوث کسی بھی ملزم کو بخشا نہیں جائے گا۔

کثیر مقدار میں ہیروئن کے ساتھ اسمگلر میاں بیوی گرفتار

مظفر پور،06 ستمبر (پی این ایس) ضلع میں جرائم پر قابو پانے اور غیر قانونی کاروبار کے خلاف جاری خصوصی مہم کے دوران پولیس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت پر کچی پکی او پی کی پولیس ٹیم نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں غیر قانونی نشہ آور مادہ ہیروئن یا کوٹا کے ساتھ ایک اسمگلر میاں بیوی کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کی اس کارروائی کے بعد علاقے میں غیر قانونی نشہ آور اشیا کا کاروبار کرنے والوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کچی پکی او پی علاقے کے شیر پور میں دھگرا بینک کے قریب واقع ایک مکان میں غیر قانونی نشہ آور اشیا کا کاروبار کیا جا رہا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے اچانک مکان پر چھاپہ مارا اور موقع سے سنجیت کمار عرف گرجر اور اس کی اہلیہ رادھا دیوی کو گرفتار کر لیا۔ دونوں گرفتار ملزمین کچی پکی او پی علاقے کے ہی رہنے والے بتائے گئے ہیں۔ پولیس نے تلاشی کے دوران گرفتار ملزمین کے قبضے سے مجموعی طور پر 25 گرام غیر قانونی نشہ آور مادہ ہیروئن یا کوٹا برآمد کیا۔ پولیس کے مطابق اسے 64 پڑیوں میں پیک کر کے فروخت کیا جا رہا تھا۔ اس معاملے میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت صدر تھانہ کچی پکی او پی میں مقدمہ نمبر 847/26 درج کیا گیا ہے۔ پولیس گرفتار ملزمین کے سابقہ مجرمانہ ریکارڈ کی بھی چھان بین کر رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے ذریعے یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس غیر قانونی کاروبار میں گرفتار میاں بیوی کے ساتھ مزید کون کون لوگ شامل ہیں۔ پولیس منشیات کے اس نیٹ ورک کی جڑ تک پہنچنے کے لیے مسلسل کارروائی کر رہی ہے اور دیگر مشتبہ افراد پر بھی کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔

ماڈل صدر اسپتال کی لفٹ میں ایک گھنٹے تک پھنسی رہیں دو خواتین ملازمین

سیوان،06 ستمبر (پی این ایس)
ماڈل صدر اسپتال میں اتوار کی صبح بجلی گل ہوتے ہی دو گروپ ڈی کی خواتین ملازمین لفٹ میں پھنس گئیں۔ پاور بیک اپ فیل ہونے کے باعث لفٹ پہلی اور دوسری منزل کے درمیان رک گئی، جس کی وجہ سے دونوں خواتین تقریباً ایک گھنٹے تک لفٹ میں پھنسی رہیں۔ [illegible] بتایا جاتا ہے کہ دونوں خواتین ملازمین صبح تقریباً 8 بجے ڈیوٹی کے لیے اسپتال پہنچی تھیں۔ وہ لفٹ کے ذریعے اوپر جا رہی تھیں، اسی دوران اچانک بجلی چلی گئی۔ پاور بیک اپ نے کام نہیں کیا، جس کے باعث لفٹ درمیان میں ہی رک گئی۔ تقریباً 10 منٹ بعد اسپتال میں بجلی کی سپلائی بحال ہو گئی، لیکن لفٹ دوبارہ شروع نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد دونوں خواتین نے لفٹ کے اندر سے شور مچانا شروع کیا۔ صفائی کے کام میں مصروف ملازمین نے ان کی آواز سنی تو لفٹ میں لوگوں کے پھنسے ہونے کی اطلاع ملی۔ اسپتال کے ملازمین نے لفٹ کو چلانے کی کوشش کی، لیکن کامیابی نہیں ملی۔ [illegible] خواتین ملازمین کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ ماڈل صدر اسپتال کی عمارت کی تعمیر بہار میڈیکل سروسز اینڈ انفراسٹرکچر کارپوریشن لمیٹڈ یعنی بی ایم ایس آئی سی ایل کی جانب سے کرائی گئی ہے۔ تعمیر کے بعد تین سال تک لفٹ سمیت دیگر آلات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی بی ایم ایس آئی سی ایل کی بتائی جا رہی ہے۔ اسپتال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ لفٹ میں بار بار خرابی آنے کے باوجود مرمت اور باقاعدہ دیکھ بھال کے سلسلے میں بی ایم ایس آئی سی ایل کے افسران کو کئی مرتبہ خط لکھا گیا ہے، لیکن اس مسئلے کا مستقل حل نہیں نکالا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ دونوں خواتین ملازمین کے لفٹ میں پھنسنے سے ایک روز قبل ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں محکمہ صحت کی جائزہ میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میٹنگ میں ماڈل صدر اسپتال کی لفٹ کا معاملہ بھی اٹھایا گیا تھا۔ [illegible] کے پھنسنے کے واقعے نے اسپتال کی حفاظتی اور دیکھ بھال کے انتظام پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر انیل کمار سنگھ نے بتایا کہ لفٹ کی ایک چابی اسپتال انتظامیہ کے پاس موجود ہے۔ واقعے کے بعد اب ڈیوٹی پر موجود سیکورٹی اہلکاروں کو بھی لفٹ کی چابی فراہم کی جائے گی، تاکہ ہنگامی صورت حال میں لفٹ میں پھنسے افراد کو فوری طور پر باہر نکالا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ لفٹ کی خرابی کے سلسلے میں بی ایم ایس آئی سی ایل کے افسران سے پہلے بھی کئی مرتبہ خط و کتابت کی جا چکی ہے۔

مونیا بابا سرکاری میلے سے قبل مہاراج گنج میں تجاوزات کے خلاف کارروائی

مہاراج گنج،06 ستمبر (پی این ایس)
شمالی بہار کے مشہور مونیا بابا سرکاری میلے کے پیش نظر انتظامیہ نے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ میلے میں متوقع بھیڑ اور ٹریفک کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے اتوار کو مہاراج گنج شہر میں تجاوزات ہٹاؤ مہم چلائی گئی۔ انتظامی ٹیم نے بلڈوزر کی مدد سے سڑک کنارے قائم عارضی تجاوزات کو ہٹا دیا۔ کارروائی شروع ہوتے ہی دکانداروں اور ریہڑی پٹری والوں میں افراتفری مچ گئی اور کئی لوگ خود ہی اپنا سامان سمیٹتے نظر آئے۔ تجاوزات ہٹاؤ مہم کے دوران ایس ڈی او انیتا سنگھ، ڈی ایس پی امن اور سرکل افسر جتیندر کمار سمیت پولیس اہلکار موجود تھے۔ افسران کی موجودگی میں سڑک اور اس کے آس پاس کے علاقوں سے عارضی تجاوزات ہٹائی گئیں۔ بلڈوزر کی کارروائی شروع ہوتے ہی آس پاس کے لوگوں کی نظریں انتظامی ٹیم پر مرکوز ہو گئیں۔ انتظامیہ کی توجہ شہر کی اہم سڑکوں کو تجاوزات سے پاک کرانے کے ساتھ ٹریفک نظام کو بہتر اور رواں رکھنے پر ہے۔ بتایا گیا کہ نگر پنچایت کی جانب سے تجاوزات کرنے والوں کو پہلے ہی عوامی اطلاع جاری کر کے متنبہ کیا گیا تھا۔ دکانداروں، ریہڑی پٹری والوں، ٹھیلہ اور کھوماچہ لگانے والوں کو 24 گھنٹے کے اندر سڑک کنارے سے تجاوزات ہٹانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ سڑک اور نالوں پر سامان رکھنے کے علاوہ بالو، مٹی اور دیگر تعمیراتی سامان رکھ کر راستہ روکنے والوں کو بھی اسے فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا گیا تھا۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت کے بعد بھی سڑک یا نالے پر تجاوزات پائی گئیں تو سامان ضبط کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ضابطے کے مطابق جرمانہ بھی وصول کیا جائے گا۔ انتظامیہ کی کارروائی سے واضح ہے کہ مونیہ بابا میلے کے دوران سڑک اور ٹریفک نظام میں کسی بھی طرح کی رکاوٹ کو لے کر اس بار سختی برتی جا رہی ہے۔ نگر پنچایت نے دکانداروں کو سڑک پر کچرا نہ پھینکنے کی ہدایت دی ہے۔ دکانوں سے نکلنے والے کچرے کو ڈسٹ بن میں رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ سڑک پر کچرا پھینکتے ہوئے پکڑے جانے پر تعزیری کارروائی کی وارننگ بھی دی گئی ہے۔ مونیہ بابا میلے میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں اور لوگوں کے پہنچنے کا امکان ہے۔ باہر سے آنے والے لوگوں کی تعداد بڑھنے پر شہر کی سڑکوں پر ٹریفک کا دباؤ بھی بڑھے گا۔ سڑک کنارے دکانیں، ٹھیلے اور دیگر سامان رکھے رہنے سے راستہ تنگ ہونے اور جام کی صورتحال پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ اسی کے پیش نظر انتظامیہ میلے سے قبل شہر کو تجاوزات سے پاک کرانے میں مصروف ہے۔ اتوار کو کی گئی بلڈوزر کارروائی کو اسی تیاری کی ایک اہم کڑی قرار دیا جا رہا ہے۔

سی این جی لدی گاڑی سے گیس رسنے کے بعد زوردار دھماکہ

مظفر پور،06 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے موتی پور بلاک کے کتھیا تھانہ علاقے میں موتی پور سرایا روڈ پر ہلدی کلیانی چوک کے قریب اتوار کو اس وقت ہنگامہ مچ گیا، جب سڑک سے گزر رہی سی این جی لدی ایک گاڑی سے اچانک تیزی سے گیس کا رساؤ شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی سے زوردار دھماکہ ہوا، جس کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ خوف زدہ ہو گئے اور اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ واقعے کے بعد موقع پر افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی کتھیا تھانہ کی پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی اور صورتحال کو قابو میں کیا۔ پولیس افسران نے فوری کارروائی کرتے ہوئے گاڑی کے ڈرائیور کو آگے کیا، جس نے گاڑی میں کھلے ہوئے والو کو بند کر دیا۔ والو بند ہوتے ہی گیس کا رساؤ مکمل طور پر رک گیا، جس کے بعد آس پاس موجود لوگوں اور دکانداروں نے راحت کی سانس لی۔ گیس کا رساؤ رکنے اور صورتحال معمول پر آنے کے بعد پولیس نے سی این جی گاڑی کو بحفاظت اس کی منزل کی طرف روانہ کر دیا۔ واقعے کے باعث موتی پور سرایا روڈ پر کچھ دیر کے لیے ٹریفک متاثر رہا، جسے رساؤ رکنے کے بعد پولیس نے دوبارہ بحال کرا دیا۔ پولیس کی فوری کارروائی کی وجہ سے ایک بڑے حادثے کو ٹالنے میں کامیابی ملی۔ قابل ذکر ہے کہ مظفر پور ضلع میں سی این جی یا گیس رساؤ کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی حالیہ دنوں میں مظفر پور دربھنگہ مین روڈ پر دو الگ الگ مواقع پر گیس رساؤ کے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ مسلسل ایسے واقعات کے باوجود متعلقہ محکمہ اور انتظامی افسران کی جانب سے گاڑیوں کی فٹنس اور حفاظتی معیارات کے سلسلے میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھائے جانے پر مقامی لوگوں میں ناراضگی ہے۔ بار بار گیس رساؤ کے واقعات کے باوجود حفاظتی انتظامات کو مضبوط نہ کیا جانا کئی سوالات کھڑے کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس واقعے کے بعد ذمہ دار افسران بیدار ہوتے ہیں یا کسی بڑے حادثے کے انتظار میں خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔

راجدھانی ایکسپریس سے 22.300 کلو گانجا برآمد، اے سی مکینک گرفتار

جمال پور،06 ستمبر (پی این ایس)
سیرنگ راجدھانی ایکسپریس کی پاور کار سے ریلوے پروٹیکشن فورس کی سی آئی بی ٹیم نے گانجا اسمگلنگ کا پردہ فاش کرتے ہوئے 300.22 کلو گرام گانجا برآمد کیا ہے۔ اس معاملے میں پاور کار میں کنٹریکچوئل اے سی مکینک کے طور پر کام کرنے والے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ برآمد گانجے کی بازار قیمت تقریباً 11 لاکھ 15 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ کارروائی کے بعد گرفتار ملزم اور برآمد گانجا کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ریلوے تھانہ جمال پور کے حوالے کر دیا گیا۔ سی آئی بی انسپکٹر سدھانشو کمار سدھا کو ہفتہ کی رات خفیہ اطلاع ملی کہ 20507 اپ سیرنگ راجدھانی ایکسپریس کے ذریعے گانجے کی اسمگلنگ کی جا رہی ہے۔ اطلاع ملنے کے بعد اسٹنٹ سیکورٹی کمانڈنٹ کی ہدایت پر سدھانشو کمار سدھا کی قیادت میں ٹیم تشکیل دی گئی۔ سی آئی بی ٹیم بھاگلپور پہنچی اور راجدھانی ایکسپریس کی پاور کار کی تلاشی شروع کی۔ اسی دوران ٹیم کی نظر ایک شخص پر پڑی، جو اپنی سیٹ کے نیچے کچھ سامان چھپا کر رکھے ہوئے تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس شخص نے بتایا کہ وہ ٹرین کی پاور کار میں کنٹریکچوئل اے سی مکینک کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کی ڈیوٹی سیرنگ سے آنند وہار تک لگائی گئی ہے۔ اس نے اپنا نام کرین در داس بتایا۔ وہ آسام کے کام روپ ضلع کے ہاجو تھانہ علاقے میں واقع میزنما کوچی کے نانکچی کا رہنے والا اور ناگیشور داس کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ پوچھ گچھ میں اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کا سپروائزر عمران علی بھی اسی پاور کار سے سفر کر رہا ہے۔ اس کے بعد سی آئی بی ٹیم نے ٹرین کے ٹی ٹی ای سنتوش بھومک کو موقع پر طلب کیا۔ پولیس کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران کرین در داس نے بتایا کہ اسے گانجے کی کھیپ آنند وہار تک پہنچانی تھی۔ اس کے مطابق یہ گانجا اسے ہیلاکانڈی میں ایک شخص نے دیا تھا۔ اسے ہدایت دی گئی تھی کہ آنند وہار پہنچنے کے بعد دیے گئے موبائل نمبر پر رابطہ کرنا ہے۔ اسٹیشن پر متعلقہ شخص کے پہنچنے کے بعد اسے گانجا سونپنا تھا، جس کے بدلے اسے 20 ہزار روپے دینے کی بات کہی گئی تھی۔ اسی دوران ٹرین جمال پور اسٹیشن پہنچ گئی۔ سی آئی بی ٹیم نے ملزم کو ٹرین سے اتار لیا۔ تلاشی کے دوران اس کے پاس سے گانجے کے چار پیکٹ برآمد ہوئے۔ گانجے کے وزن اور برآمدگی کی کارروائی مکمل کرنے کے لیے ریلوے کے گزٹیڈ افسر اور اسٹنٹ انجینئر راجیو کمار کو جمال پور اسٹیشن بلایا گیا۔ ان کی موجودگی میں ملزم کرین در داس سے چاروں پیکٹ کھلوائے گئے۔ چاروں پیکٹ سے الگ الگ گانجا برآمد ہوا۔ تمام پیکٹوں کا مجموعی وزن 300.22 کلو گرام پایا گیا۔ برآمد گانجے کی بازار قیمت تقریباً 11 لاکھ 15 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس کے بعد سی آئی بی ٹیم نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ برآمد گانجا ضبط کرتے ہوئے ملزم اور ضبط شدہ سامان کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ریلوے تھانہ جمال پور کے حوالے کر دیا گیا۔ ہیلاکانڈی سے گانجا ملنے اور اسے آنند وہار پہنچانے کی بات سامنے آنے کے بعد پولیس اسمگلنگ کے پورے نیٹ ورک کی معلومات جمع کرنے میں مصروف ہے۔ پولیس اب یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ گانجے کی کھیپ دینے والا شخص کون تھا اور آنند وہار میں اسے وصول کرنے والا کون تھا۔ اس کے علاوہ اس نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کے کردار کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

انت کمار ورما نے سینئر بی جے پی رہنما جوہن رام کو خراج عقیدت پیش کیا

اروَل،06 ستمبر (محمد برکت اللہ راہی)
جن سنگھ دور سے وابستہ رہے بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور سماجی کارکن جوہن رام کا 95 سال کی عمر میں اتوار 6 ستمبر 2026 کی صبح تقریباً 6 بجے جہان آباد واقع ان کی رہائش گاہ پر انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کی خبر سے سیاسی اور سماجی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحوم جوہن رام کا آبائی گاؤں کرپی بس اسٹینڈ کے قریب واقع ہے۔ انتقال کے بعد ان کی آخری رسومات پون پون کے کوئیلی گھاٹ پر ادا کی گئیں، جہاں بڑی تعداد میں اہل خانہ، حامی، خیر خواہ اور علاقے کے لوگ موجود رہے۔ مرحوم جوہن رام کے آخری دیدار اور خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے اروَل جدیو کے ضلع صدر انت کمار ورما، جدیو کے بانسی بلاک صدر مکیش کمار، بھولا چندرونشی اور سابق مکھیا ہریش کمار سمیت کئی معززین پہنچے۔ جدیو ضلع صدر انت کمار ورما نے ان کے جسد خاکی پر گل پوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر جدیو ضلع صدر انت کمار ورما نے کہا کہ مرحوم جوہن رام کا انتقال سماجی اور سیاسی شعبے کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے جن سنگھ کے دور سے ہی عوامی زندگی میں اہم کردار ادا کیا اور سماج کی خدمت کے لیے ہمیشہ وقف رہے۔ ان کے انتقال سے علاقے نے ایک تجربہ کار اور مخلص شخصیت کو کھو دیا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی روح کی مغفرت اور سوگوار اہل خانہ کو اس مشکل گھڑی میں صبر و حوصلہ عطا کرنے کی دعا کی۔ جدیو کے ضلع ترجمان چاند ملک نے بھی مرحوم جوہن رام کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے علاقے سے پنچایتی راج نظام کے تحت پہلی مرتبہ ضلع پریشد کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی عوامی زندگی میں ہر طبقے اور ہر سماج کے لوگوں کے لیے کام کیا اور عوامی خدمت اور سماجی ہم آہنگی کو ہمیشہ ترجیح دی۔ ان کا انتقال سیاسی اور سماجی شعبے کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مرحوم جوہن رام کے آخری دیدار کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں کی بھیڑ جمع ہوئی، جس سے ان کے تئیں لوگوں کے احترام اور گہرے تعلق کا اظہار ہوا۔ موجود لوگوں نے نم آنکھوں سے انہیں آخری وداع کیا۔

یوم اساتذہ کے موقع پر ٹارگٹ کلاسز گونپورہ میں ثقافتی پروگرام

اروَل،06 ستمبر (محمد برکت اللہ راہی) یوم اساتذہ کے موقع پر ٹارگٹ کلاسز گونپورہ کے زیر اہتمام ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ افتتاح جدیو کے ضلع صدر انت کمار ورما نے کیا۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات نے مختلف ثقافتی پیشکشوں کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اپنے خطاب میں جدیو ضلع صدر انت کمار ورما نے کہا کہ تعلیم سماج اور ملک کی ترقی کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ اساتذہ طلبہ کو صرف کتابی علم ہی نہیں دیتے بلکہ انہیں اخلاق، نظم و ضبط اور ذمہ داری کا سبق پڑھا کر بہتر شہری بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انت کمار ورما نے علاقے میں تیزی سے بڑھتے خشک نشے کے رجحان پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ نشہ نوجوانوں کی صلاحیت اور توانائی کو برباد کر کے انہیں جرائم اور غلط راستے کی طرف دھکیل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو نشے سے بچانے کے لیے اب صرف تشویش کا اظہار کافی نہیں بلکہ معاشرے کو اجتماعی طور پر ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

گاڑی جانچ کے دوران کثیر مقدار میں غیر ملکی شراب ضبط، تین اسمگلر گرفتار

نوادہ،06 ستمبر (پی این ایس)
بہار میں مکمل شراب بندی قانون کو سختی سے نافذ کرنے کے مقصد سے جاری مہم کے تحت نوادہ ضلع میں محکمہ ایکسائز کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اتوار کو راجولی واقع مربوط چیک پوسٹ پر گاڑیوں کی سخت جانچ کے دوران محکمہ ایکسائز کی ٹیم نے سفید رنگ کی ہنڈئی ورنا کار کو روک کر تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران کار کے اندر مختلف برانڈز کی بھاری مقدار میں غیر ملکی شراب برآمد ہوئی۔ محکمہ ایکسائز پولیس کی جانب سے کار کی مکمل تلاشی لینے پر مجموعی طور پر 236 لیٹر غیر قانونی غیر ملکی شراب برآمد کی گئی۔ ضبط شدہ شراب کی بازار قیمت تقریباً 7 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ شراب اسمگلروں نے سیکورٹی فورسز کو چکمہ دینے اور پولیس کی نظروں سے بچنے کے لیے مہنگی لگژری کار کا استعمال کیا تھا، تاہم چیک پوسٹ پر تعینات افسران کی مستعدی کے باعث اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ کارروائی کے دوران پولیس نے موقع پر ہی کار میں سوار تین نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمین کی شناخت نوادہ ضلع کے ہسوا تھانہ علاقے کے پھلواریہ گاؤں کے رہنے والے سنی کمار 23 سال، سانو کمار 21 سال اور نولیش کمار 24 سال کے طور پر ہوئی ہے۔ محکمہ ایکسائز کی ٹیم تینوں ملزمین کو حراست میں لے کر ان سے مزید پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران گرفتار ملزمین نے شراب اسمگلنگ کے نیٹ ورک کے بارے میں اہم معلومات دی ہیں۔ ملزمین نے بتایا کہ وہ شراب کی یہ کھیپ پڑوسی ریاست جھارکھنڈ کے کوڈرما سے خرید کر لا رہے تھے۔ ان کا مقصد غیر قانونی شراب کو مقامی علاقوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنا تھا، تاہم منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی راجولی چیک پوسٹ پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ محکمہ ایکسائز کی ٹیم نے برآمد شدہ شراب کے ساتھ اسمگلنگ میں استعمال کی جانے والی ہنڈئی ورنا کار بھی ضبط کر لی ہے۔ گرفتار تینوں ملزمین کے خلاف بہار امتناع شراب اور ایکسائز ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کر کے مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ ایکسائز نے کہا ہے کہ بین ریاستی سرحد پر گاڑیوں کی جانچ اور شراب اسمگلنگ کے خلاف کارروائی آئندہ بھی اسی سختی کے ساتھ جاری رہے گی۔

ہسوا فائرنگ واقعہ کے خلاف سینکڑوں لوگوں نے نکالا کینڈل مارچ

نوادہ،06 ستمبر (پی این ایس)
ضلع کے ہسوا تھانہ علاقہ کے چندرونشی محلہ میں یکم اگست کو ہوئی فائرنگ کے واقعہ میں ہلاک ہونے والے پرنو کمار عرف پیوش کے قتل کے خلاف اتوار کو عوام میں شدید غم و غصہ دیکھنے کو ملا۔ واقعہ کے خلاف مقامی شہریوں اور نوجوانوں نے ایک بڑا کینڈل مارچ نکالا۔ ہاتھوں میں تختیاں اور بینر لیے ہزاروں افراد نے مارچ میں شرکت کی اور شہید پرنو امر رہے اور قصورواروں کو پھانسی دو جیسے نعرے لگائے۔ احتجاج کے دوران پورا شہر نعروں سے گونجتا رہا۔ کینڈل مارچ کے دوران لوگوں میں قتل کے واقعہ کو لے کر شدید ناراضگی دیکھی گئی۔ مظاہرین نے حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ واقعہ میں ملوث تمام ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور مقتول کے اہل خانہ کو انصاف دلایا جائے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ پولیس پورے معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرتے ہوئے واقعہ میں شامل تمام افراد کو گرفتار کرے اور قصورواروں کو سخت سے سخت سزا دلانے کی کارروائی کرے۔ مظاہرین نے کہا کہ فائرنگ کے واقعہ میں پرنو کمار کی موت کے علاوہ اکھلیش کمار اور چندن کمار بھی شدید طور پر زخمی ہوئے تھے۔ ان دونوں زخمیوں کے لیے بھی انصاف کی مانگ اٹھائی گئی۔ مظاہرین نے پولیس اور انتظامیہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ جب تک تمام ملزمین کو گرفتار کر کے سلاخوں کے پیچھے نہیں بھیجا جاتا، تب تک ان کی تحریک جاری رہے گی۔ کینڈل مارچ کے انعقاد سے قبل سابق ریاستی وزیر راج بلبھ پرساد یادو نے مقتول پرنو کمار کے اہل خانہ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ انہوں نے متاثرہ خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے انہیں حوصلہ دیا اور ہر ممکن انصاف دلانے کی یقین دہانی کرائی۔ واقعہ کے بعد علاقے میں مسلسل سیاسی بیان بازی اور مختلف سیاسی رہنماؤں کی آمد و رفت کے باعث پولیس انتظامیہ کے سامنے بھی چیلنج بڑھ گئے ہیں۔ حساس صورتحال کے پیش نظر انتظامیہ کی جانب سے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے خصوصی احتیاط برتی جا رہی ہے۔ قانونی کارروائی کی بات کی جائے تو مقتول کے والد کی جانب سے دی گئی درخواست کی بنیاد پر پولیس نے 13 نامزد افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ دوسری جانب زخمی فریق کی جانب سے بھی آٹھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ پولیس کارروائی کے دوران اب تک تین ملزمین کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے۔ وہیں معاملے کے مرکزی ملزم نیرج عرف کارو ڈان نے پولیس کی دبش کے درمیان عدالت میں خود سپردگی کر دی ہے۔ مقدمے میں فرار دیگر ملزمین کی اب تک گرفتاری نہ ہونے سے مقامی لوگوں میں شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ پولیس کسی بھی دباؤ کے بغیر غیر جانب دارانہ کارروائی کرے اور باقی تمام نامزد ملزمین کو فوری طور پر گرفتار کرے۔ لوگوں نے واضح کیا کہ پرنو کمار کے اہل خانہ کو انصاف ملنے اور تمام ملزمین کے خلاف قانونی کارروائی ہونے تک احتجاج جاری رکھا جائے گا۔ بڑھتے عوامی دباؤ اور علاقے کے حساس ماحول کے پیش نظر پولیس بھی پوری طرح چوکس ہے۔ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے علاقے میں مسلسل گشت کیا جا رہا ہے اور صورتحال پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بابری مسجد سے سہارنپور تک: سوال وہی ہے؟

عارف شجر
رابطہ:9790193834

ایک مسجد 1992 میں کار سیوکوں کے ہاتھوں ملبے میں تبدیل ہوئی تھی، دوسری سہارنپور میں سرکاری مشینری کے بلڈوزر سے۔ تین دہائیاں گزر گئیں، حکومتیں بدل گئیں، عدالتیں بدل گئیں، سیاسی نعرے بدل گئے مگر عبادت گاہوں کے گرد کھڑا سوال آج بھی وہیں ہے: قانون کی حکمرانی کیا واقعی سب کے لیے یکساں ہے؟ 5 ستمبر 2026 کی صبح سہارنپور کا کلکٹریٹ محض ایک سرکاری عمارت نہیں تھا۔ اس کے احاطے میں کھڑی ایک مسجد اچانک ملک بھر کی سیاسی بحث کا مرکز بن گئی۔ بھاری پولیس نفری کی موجودگی میں مسجد کا ڈھانچہ منہدم کر دیا گیا۔ سرکاری موقف یہ تھا کہ یہ تعمیر سرکاری زمین پر غیر مجاز طور پر قائم تھی اور متعلقہ عدالتی کارروائی کے بعد اسے ہٹایا گیا۔ مسجد کی انتظامیہ کا موقف اس کے برعکس ہے: اس کا کہنا ہے کہ کارروائی میں مکمل قانونی تقاضے پورے نہیں کیے گئے اور انہدام کا الگ حکم موجود نہیں تھا۔ یہیں سے اصل سوال شروع ہوتا ہے۔ مسجد قانونی تھی یا غیر قانونی؟ اس کا فیصلہ عدالتیں کریں گی۔ زمین کس کی تھی؟ اس کا جواب ریکارڈ اور عدالتی کارروائی دے گی۔ انتظامیہ نے قانون کے مطابق کارروائی کی یا نہیں؟ اس پر بھی قانونی فورمز کا فیصلہ آنا باقی ہے۔ مگر ایک جمہوری معاشرے میں اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا کسی عبادت گاہ کے انہدام کے معاملے میں حکومت کا طرزِ عمل اتنا شفاف تھا کہ عوام اس پر بلا جھجک اعتماد کر سکیں؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ ہندوستان کی اجتماعی یادداشت میں مسجد کے انہدام کی ایک تاریخ پہلے ہی موجود ہے بابری مسجد کی تاریخ۔ 6 دسمبر 1992 کو ایودھیا میں بابری مسجد کو کارسیوکوں نے منہدم کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے 2019 کے اپنے فیصلے میں اس انہدام کو قانون کی حکمرانی کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ مسجد کی تباہی status quo برقرار رکھنے کے عدالتی حکم کی خلاف ورزی تھی۔

آج سہارنپور میں صورتحال قانونی طور پر مختلف ہے۔ یہاں کارروائی ریاستی انتظامیہ نے کی، جبکہ سرکاری موقف کے مطابق یہ کارروائی عدالتی فیصلوں کے بعد ہوئی۔ 16 جولائی کے ایک حکم میں سٹی مجسٹریٹ نے تعمیر کو سرکاری زمین پر غیر مجاز قرار دیا تھا، جبکہ 2 ستمبر کو ضلعی عدالت نے مسجد انتظامیہ کی اپیل مسترد کر دی۔ اس کے صرف چند دن بعد انہدام کیا گیا۔ لیکن یہی فرق ایک بنیادی سوال کو ختم نہیں کرتا۔ بابری مسجد کا انہدام ہجوم نے کیا تھا، سہارنپور کی مسجد کا انہدام ریاستی مشینری نے کیا، مگر دونوں واقعات ہندوستانی مسلمان کے ذہن میں ایک ہی خوف کیوں پیدا کرتے ہیں؟ یہ سوال حکومت سے بھی ہے اور اپوزیشن سے بھی۔ اتر پردیش میں بلڈوزر سیاست گزشتہ چند برسوں میں ایک نمایاں سیاسی علامت بن چکی ہے۔ حکومت کا موقف رہا ہے کہ غیر قانونی تعمیرات، تجاوزات اور سرکاری زمین پر قبضے کے خلاف کارروائی قانون کے مطابق ہونی چاہیے۔ اصولی طور پر اس موقف سے اختلاف کرنا مشکل ہے۔ سرکاری زمین کسی فرد یا ادارے کے غیر قانونی قبضے میں نہیں رہنی چاہیے۔ لیکن مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں قانون کے نفاذ کا سوال مذہبی عبادت گاہ سے جڑ جاتا ہے۔ ایک مکان گرے تو وہ ایک خاندان کا مسئلہ ہے، ایک دکان گرے تو ایک تاجر کا مسئلہ ہے، لیکن جب مسجد، مندر، گرجا گھر یا گردوارہ گرتا ہے تو معاملہ صرف اینٹ اور پتھر کا نہیں رہتا۔ اس کے ساتھ لوگوں کا مذہبی احساس، تاریخی یادداشت اور آئینی اعتماد بھی جڑا ہوتا ہے۔ اسی لیے ایسی کارروائی میں شفافیت معمول سے کہیں زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ سہارنپور کے معاملے میں انتظامیہ کا کہنا ہے کہ قانونی طریقہ کار مکمل کیا گیا۔ پولیس حکام نے بھی یہی موقف اختیار کیا کہ عدالت نے مسجد کو سرکاری زمین پر غیر قانونی تعمیر قرار دیا تھا اور اپیل مسترد ہونے کے بعد کارروائی کی گئی۔ دوسری جانب مسجد کے متولی تنویر احمد کا کہنا ہے کہ مسجد تقریباً ڈیڑھ سو سال پرانی ہے، اور ان کے مطابق انہدام کے لیے الگ حکم موجود نہیں تھا۔ مسجد کمیٹی نے اعلیٰ عدالت سے رجوع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ یعنی کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی نے کارروائی پر سخت اعتراض کیا۔ انہوں نے مسجد کے انہدام کے وقت اور طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے مذہبی آزادی اور آئینی تحفظات کی بات کی۔ ایک حالیہ بیان میں انہوں نے اس کارروائی کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے تناظر میں شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ اویسی کا اعتراض صرف ایک مسجد تک محدود نہیں بلکہ وہ اس واقعے کو ایک بڑے سوال سے جوڑتے ہیں: اگر مذہبی آزادی آئین کی ضمانت ہے تو اس کا عملی تحفظ کیسے ہوگا؟ یہ سوال سیاسی ہوسکتا ہے، لیکن اس کا جواب صرف سیاسی نعرے سے نہیں دیا جا سکتا۔ اس کا جواب عدالت، انتظامیہ اور حکومت ہی تینوں کو اپنے عمل سے دینا ہوگا۔ کیرانہ سے سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے دعویٰ کیا کہ انہیں سہارنپور جانے سے روکنے کے لیے ان کی رہائش گاہ پر پولیس تعینات کی گئی اور انہیں گھر سے باہر نکلنے نہیں دیا گیا۔ ان کے مطابق وہ سہارنپور جا کر حکام سے ملاقات کرنا چاہتی تھیں اور اپنے حلقے کے لوگوں کے خدشات اٹھانا چاہتی تھیں۔ یہ الزام بھی اپنی جگہ ایک اہم سوال پیدا کرتا ہے۔ اگر حکومت کا موقف مضبوط تھا، عدالتی کارروائی واضح تھی اور انتظامیہ کو یقین تھا کہ اس نے مکمل قانونی طریقہ اپنایا ہے، تو پھر سیاسی نمائندوں کو موقع پر پہنچنے سے روکنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ حکومت کے پاس اس کا انتظامی یا امن و امان کا جواز ہوسکتا ہے۔ حساس کارروائی کے وقت پولیس کا اضافی انتظام بھی معمول کی بات ہوسکتی ہے۔ لیکن جمہوریت میں اعتماد صرف طاقت سے نہیں، وضاحت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں حکومت کو زیادہ شفاف ہونا چاہیے۔ سہارنپور کے کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے اس واقعے کو ''سیاہ دن'' قرار دیا اور کہا کہ یہ آئین پر حملہ ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کارروائی سے پہلے علاقے میں لوگوں کو گھروں تک محدود کیا گیا اور مسجد کے انہدام کے طریقۂ کار پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسجد کے معاملے میں وقف بورڈ اور قانونی مدت سے متعلق پہلوؤں کو مناسب طور پر نہیں دیکھا گیا۔ یہاں سیاسی بیان بازی سے آگے بڑھ کر اصل سوال پھر وہی ہے: کیا تمام متعلقہ فریقوں کو مؤثر قانونی موقع ملا؟ اگر ملا تو حکومت کو مکمل دستاویزات عوام کے سامنے رکھنی چاہئیں۔ اگر نہیں ملا تو حکومت کو اس کا جواب دینا چاہیے۔ کیونکہ جمہوریت میں سب سے خطرناک صورتحال وہ ہوتی ہے جہاں ایک فریق کہے ہم نے قانون کے مطابق کیا اور دوسرا کہے ''ہمارے ساتھ قانون کے مطابق نہیں ہوا'' اور دونوں کے درمیان عوام صرف بلڈوزر کی آوازیں سنیں۔ نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے بھی کارروائی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ رات میں انتظامیہ کی جانب سے اعتماد دلایا گیا تھا، مگر صبح مسجد کا ڈھانچہ گرا دیا گیا۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ اگر مقصد صرف مبینہ غیر قانونی قبضہ ختم کرنا تھا تو پوری عمارت کو منہدم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ انہوں نے مذہبی مقامات کو سیاسی تنازع سے دور رکھنے کی بات کی۔ یہ سوال اپنی جگہ قابلِ غور ہے کیونکہ کسی بھی حکومت کی اصل طاقت یہ نہیں کہ وہ کتنی تیزی سے بلڈوزر چلا سکتی ہے، اصل طاقت یہ ہے کہ وہ قانونی فیصلے کو عوامی اعتماد کے ساتھ کیسے نافذ کرتی ہے۔ یہ کہنا آسان ہے کہ مسجد غیر قانونی تھی اس لیے گرا دی گئی۔ لیکن ایک سنجیدہ جمہوریت میں اتنا کہنا کافی نہیں۔ عوام یہ جاننا چاہتے ہیں، زمین کا ریکارڈ کیا تھا؟ تعمیر کب ہوئی؟ کس اجازت کے تحت ہوئی؟ کس نے اجازت دی؟ کس نے اعتراض کیا؟ مسجد انتظامیہ کو کیا نوٹس دیے گئے؟ عدالت میں کیا دلائل پیش ہوئے؟ اپیل کے تمام قانونی راستے مکمل ہوئے یا نہیں؟ انہدام کا الگ حکم تھا یا سابقہ حکم کی بنیاد پر انتظامیہ نے کارروائی کی؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کیا یہی معیار دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوگا؟ یہ آخری سوال کسی ایک مذہب کے خلاف نہیں بلکہ قانون کی غیر جانب داری کے حق میں ہے۔ اگر حکومت واقعی قانون کی بالادستی چاہتی ہے تو اسے اس سوال سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ بابری مسجد کا واقعہ ہندوستانی سیاست کا ایک ایسا باب ہے جسے وقت مٹا نہیں سکا۔ سپریم کورٹ نے 2019 میں متنازع زمین کے حوالے سے فیصلہ دیتے ہوئے رام مندر کی تعمیر کے لیے زمین دینے کا راستہ صاف کیا، جبکہ سنی وقف بورڈ کے لیے پانچ ایکڑ متبادل زمین دینے کا حکم بھی دیا۔ اسی فیصلے میں عدالت نے مسجد کے انہدام کو قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی قرار دیا تھا۔ اس لیے جب آج کسی مسجد پر بلڈوزر چلتا ہے تو بہت سے مسلمانوں کے ذہن میں صرف موجودہ واقعہ نہیں آتا؛ ان کے ذہن میں 1992 بھی زندہ ہو جاتا ہے۔

(باقی کھیل صفحہ پر)

اپنی شناخت بھی، وطن کی خدمت بھی

مولانا قاری اسحاق گورا

ہندوستان صرف ایک ملک نہیں، ایک مزاج بھی ہے؛ ایک ایسا مزاج جس میں رنگ بہت ہیں، راستے بہت ہیں، آوازیں بہت ہیں، مگر زمین ایک ہے۔ یہاں مسجد کی اذان بھی سنائی دیتی ہے، مندر کی گھنٹی بھی؛ گوردوارے کی صدا بھی ہے اور چرچ کی گھنٹی بھی۔ یہی تنوع ہندوستان کی حقیقت ہے اور اسی حقیقت کے درمیان ہمیں اپنے عقیدے، اپنی شناخت اور اپنے قومی کردار کا تعین کرنا ہے۔ مگر آج ایک سوال خاموشی سے ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے: کیا دوسروں کا احترام کرنے کے لیے اپنی شناخت کو دھندلا دینا ضروری ہے؟ کیا بھائی چارہ اس وقت پیدا ہوگا جب ایک مسلمان دوسرے مذہب کی مذہبی رسم میں شریک ہوگا؟ کیا سیکولر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مذہبی امتیاز کو عوامی زندگی سے مٹا دے؟ اور کیا سیاسی مقبولیت کی خاطر عقیدے کی سرحدیں اتنی نرم کر دی جائیں کہ کل خود ہمیں معلوم نہ رہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

یہ سوال کسی ایک شخص، جماعت یا طبقے سے زیادہ ہماری اجتماعی سوچ سے متعلق ہیں۔ خصوصاً ہندوستان کی مسلم قیادت کے لیے یہ سوال غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسلمان اس ملک کا شہری ہے، اس ملک کے آئین کا احترام کرتا ہے، اس ملک کی تعمیر میں اس کا حصہ ہے، اس ملک کی خوشی اور غم میں شریک ہے۔ اسے ملک کی ترقی، امن، تعلیم، معیشت اور انصاف کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ لیکن اس تمام قومی کردار کے باوجود وہ اپنے ایمان، عقیدے اور دینی شناخت سے دستبردار ہونے کا پابند نہیں۔ وطن سے وفا، دین سے جفا کا نام نہیں۔

یہ ایک ایسا جملہ ہے جس میں شاید ہماری موجودہ بحث کا بڑا حصہ سمٹ جاتا ہے۔ مسلم سیاسی رہنما کے لیے سب سے خوبصورت راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر بھی قائم رہے اور ملک کے ہر شہری کے لیے خیر کا سبب بھی بنے۔

اسلام نے مسلمانوں کو دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے نہیں روکا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی۔''

(الممتحنہ: 8) یہ آیت ہمارے لیے ایک واضح میزان ہے۔

نیکی بھی ہو، انصاف بھی ہو، تعلق بھی ہو، احترام بھی ہو؛ مگر اس کے ساتھ ایمان کی میزان بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ مسلمان کسی غیر مسلم پڑوسی کے گھر جا سکتا ہے، اس کے دکھ میں شریک ہو سکتا ہے، اس کی بیماری میں عیادت کر سکتا ہے، ضرورت میں مدد کر سکتا ہے، اس کے ساتھ کاروبار کر سکتا ہے، ملک کی بہتری کے لیے اس کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کے عقیدے یا عبادت کو اپنے مذہبی عمل کا حصہ بنانا ایک الگ معاملہ ہے۔ یہ فرق معمولی دکھائی دے سکتا ہے، مگر شناخت ہمیشہ معمولی چیزوں ہی سے بنتی اور بگڑتی ہے۔ آج سیاسی زندگی میں ایک نیا انداز نمایاں ہو رہا ہے۔ کیمرہ جہاں پہنچتا ہے، سیاست بھی وہاں پہنچ جاتی ہے۔ مذہبی تہوار آتا ہے، سیاسی چہرے نظر آتے ہیں؛ مذہبی مقام پر حاضری ہوتی ہے، تصویر بنتی ہے؛ کوئی رسم ادا ہوتی ہے، ویڈیو بنتی ہے؛ اور پھر چند لمحوں کا منظر کئی دنوں تک ''بھائی چارے'' کے عنوان سے گردش کرتا رہتا ہے۔ یہاں ہمیں ذرا ٹھہرنا چاہیے۔

کیمرہ منظر دکھاتا ہے، پس منظر نہیں۔ تصویر چہرہ دکھاتی ہے، نیت نہیں۔ اور سیاست اکثر وہی دکھاتی ہے جو دکھانا چاہتی ہے۔ اس لیے عوام کو بھی اور خصوصاً مسلمانوں کو بھی تصویروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ اگر کوئی مسلم رہنما دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے درمیان جاتا ہے تو یہ بذاتِ خود کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ وہ جائے، ملے، بات کرے، محبت کا پیغام دے، ان کے مسائل سنے، ان کے حقوق کی حفاظت کی بات کرے۔ یہی تو ایک جمہوری معاشرے کی خوبصورتی ہے۔ لیکن اگر کسی مقام پر اس سے ایسی مذہبی رسم ادا کرنے کی توقع کی جائے جو اس کے اپنے عقیدے کا حصہ نہیں تو اسے احترام کے ساتھ اپنی حد پہچاننی چاہیے۔ یہ حد نفرت کی دیوار نہیں۔ یہ شناخت کی لکیر ہے۔ اور ہر لکیر تقسیم نہیں کرتی؛ بعض لکیریں حدود محفوظ کرتی ہیں۔

ایک مسلمان رہنما اگر کسی مذہبی عبادت میں شریک ہونے سے معذرت کرے تو اسے نفرت کا پیغام بنانے کی ضرورت نہیں۔ وہ مسکرا کر کہہ سکتا ہے کہ ''میں آپ کے عقیدے کا احترام کرتا ہوں، لیکن اپنی عبادت اپنے عقیدے کے مطابق کرتا ہوں۔'' یہ جملہ شاید کسی لمبی تقریر سے زیادہ خوبصورت پیغام دے سکتا ہے۔ کیونکہ احترام کا بہترین درجہ یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے مقام پر رہنے دوں اور تم مجھے میرے مقام پر۔

مسلم قیادت کو اسی حکمت کی ضرورت ہے۔ نہ ایسی سختی کہ ہر سماجی تعلق کو بھی مذہبی مسئلہ بنا دیا جائے، نہ ایسی نرمی کہ مذہبی حدود ہی بے معنی ہو جائیں۔ نہ نفرت، نہ مرعوبیت۔ نہ تصادم، نہ خود فراموشی۔ بلکہ استقامت کے ساتھ وسعت۔ یہی ہندوستانی مسلم قیادت کا مطلوبہ مزاج ہونا چاہیے۔ مسلم رہنما کو اپنے ملک کے ہر شہری کا رہنما بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے دروازے پر آنے والے سے اس کا مذہب نہیں پوچھا جانا چاہیے۔ کسی غریب کی مدد کرتے وقت اس کی شناخت نہیں دیکھی جانی چاہیے۔ کسی مظلوم کے لیے آواز اٹھاتے ہوئے اس کی عبادت گاہ نہیں دیکھی جانی چاہیے۔ اگر کسی ہندو خاندان کو مدد چاہیے تو مسلمان رہنما مدد کرے۔ اگر کسی سکھ نوجوان کو روزگار چاہیے تو اس کے لیے کوشش کرے۔ اگر کسی عیسائی بچے کو تعلیم کی ضرورت ہے تو اس کے لیے آواز اٹھائے۔ اور اگر کسی مسلمان کے ساتھ ناانصافی ہو تو اس کے حق کے لیے بھی اسی قوت سے کھڑا ہو۔ یہی سیاست میں اسلام کا اخلاقی چہرہ ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے مسلم رہنماؤں سے یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ صرف مسلمانوں کے مسائل کی بات کریں؛ ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ انصاف کی بات کریں۔ کیونکہ انصاف جب تقسیم ہو جائے تو حق بھی تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور جب حق تقسیم ہو جائے تو معاشرہ بھی تقسیم ہو جاتا ہے۔

مسلم قیادت کو اپنی سیاست کا مرکز ''مذہبی نمائش'' کے بجائے عوامی خدمت بنانا چاہیے۔ اسکول بہتر ہوں۔ مدارس میں جدید تعلیم آئے۔ نوجوان ہنرمند بنیں۔ خواتین تعلیم حاصل کریں۔ غریب کو روزگار ملے۔ بیمار کو علاج ملے۔ مزدور کو اس کی محنت کا حق ملے۔ کمزور کو قانون کا سہارا ملے۔ اور ہر شہری کو یہ احساس ہو کہ اس کا نمائندہ صرف تقریر کرنے والا نہیں بلکہ کام کرنے والا ہے۔ اگر مسلم رہنما یہ کام کرے گا تو اسے اپنے اخلاص کا ثبوت دینے کے لیے کسی دوسرے مذہب کی عبادت گاہ میں مذہبی رسم ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ خدمت خود تعارف بن جائے گی۔ کردار خود دعوت بن جائے گا۔ انصاف خود پہچان بن جائے گا۔ اور اخلاق خود وہ زبان بن جائے گا جسے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہاں مسلمانوں کے لیے بھی ایک اہم اصلاحی پہلو ہے۔ ہمیں اپنے سیاسی رہنماؤں کو صرف اس لیے پسند نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے مذہب کا نام لیتے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کرتے کیا ہیں۔ نعروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ تصویروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ جلسوں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ ہمیں پوچھنا ہوگا کہ ہمارے بچوں کے لیے کیا کیا؟ نوجوانوں کے لیے کیا کیا؟ غریبوں کے لیے کیا کیا؟ تعلیم کے لیے کیا کیا؟ روزگار کے لیے کیا کیا؟ قانون اور انصاف کے معاملے میں کیا کردار ادا کیا؟

مسلم معاشرے کو بھی اپنی ترجیحات درست کرنا ہوں گی۔ ہم کسی رہنما کی ایک تصویر دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے پورے سیاسی سفر کا حساب نہیں لیتے۔ کسی ایک مذہبی موقع پر اس کی موجودگی ہمیں متاثر کر دیتی ہے، مگر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے عوامی زندگی میں کتنی دیانت، کتنی محنت اور کتنی خدمت دکھائی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عوامی شعور کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اور مسلم رہنماؤں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ اپنی مذہبی شناخت چھپانا سیکولرزم نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو اپنے اسلام سے شرمندہ کیوں؟ اپنے عقیدے کے ساتھ قائم رہتے ہوئے سب کے حقوق کی حفاظت کیوں نہیں کر سکتے؟ اپنی نماز کے پابند رہتے ہوئے ملک کی خدمت کیوں نہیں کر سکتے؟ اپنے مذہبی اصولوں پر قائم رہتے ہوئے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیوں نہیں کر سکتے؟ یقیناً کر سکتے ہیں۔ بلکہ شاید یہی زیادہ مضبوط راستہ ہے۔ ایک مسلمان کی سب سے بڑی طاقت یہ نہیں کہ وہ دوسروں کی طرح دکھائی دے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے لیے خیر بن جائے۔

مسلم رہنما کو چاہیے کہ بین المذاہب تعلقات میں احترام کو بنیاد بنائے، عبادت کی مشابہت کو نہیں۔ ملاقات کرے، مگر مذہبی عقیدے کی حد جانے۔ مبارک باد دے، مگر عبادت میں شریک نہ ہو۔ امن کی بات کرے، مگر عقیدے میں ابہام پیدا نہ کرے۔ ملک کی خدمت کرے، مگر دین کو سیاسی مصلحت کی نذر نہ کرے۔ یہی وہ توازن ہے جس کی آج شدید ضرورت ہے۔ اور اگر کسی مسلم رہنما سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو شرعی اعتبار سے درست نہ ہو تو ہمیں بھی اپنے اندازِ اصلاح پر غور کرنا ہوگا۔ ہر غلطی کرنے والے کو ''منافق'' کہنا اصلاح نہیں۔ ہر اختلاف کرنے والے کو دشمن سمجھ لینا بھی اصلاح نہیں۔ دلوں کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے۔ ہمیں عمل کی بات کرنی چاہیے، شخص کی نہیں۔ اصلاح کرنی چاہیے، تحقیر نہیں۔ نصیحت کرنی چاہیے، نفرت نہیں۔

کیونکہ ایک غلطی کی اصلاح کے لیے ایک دل توڑ دینا ضروری نہیں ہوتا۔ یہی علماء، دانشوروں اور عوام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ مسلم قیادت کو دین اور سیاست کے درمیان صحیح توازن سمجھنے میں مدد دیں۔ مسلم رہنما بھی علماء سے رہنمائی لیں، اپنے فیصلوں میں دینی حساسیت کو ملحوظ رکھیں اور یہ سمجھیں کہ ان کا ذاتی عمل بھی عوام کے لیے پیغام بن جاتا ہے۔ ایک عام مسلمان کی لغزش شاید ایک فرد تک محدود رہے، لیکن ایک عوامی رہنما کا عمل کبھی کبھی پوری نسل کے لیے مثال بن جاتا ہے۔ اس لیے جتنا منصب بڑا، اتنی احتیاط بڑی۔ یہ احتیاط کمزوری نہیں، ذمہ داری ہے۔

آخر میں ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ہندوستان میں مسلم قیادت کو دو چیزوں میں سے کسی ایک کا انتخاب نہیں کرنا: دین یا وطن۔ یہ کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ ایک مسلمان اپنے دین کا پابند رہتے ہوئے اپنے وطن کا بہترین شہری بن سکتا ہے۔ وہ اپنے عقیدے میں مضبوط رہتے ہوئے دوسروں کے حقوق کا محافظ بن سکتا ہے۔ وہ اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ کھڑا رہتے ہوئے ہندوستان کی جمہوریت، آئین، امن اور ترقی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔

(باقی کھیل صفحہ پر)

قدیم سلطنت ایران کے مذاہب وعقائد

خواجہ رحیم الدین (امریکہ)

قدیم دنیا کے لوگ دو بڑی نسلوں میں بٹے ہوئے تھے، ایک سامی النسل باشندے تھے اور دوسرے آریائی نسل کے لوگ جن کا سب سے پہلا مرکز وسط ایشیاء تھا، وہ خانہ بدوش کی زندگی بسر کرتے تھے۔ چنانچہ آریائی نسل کے کچھ قبائل بحیرۂ کیپسن کے ارد گرد بس گئے۔ دو بڑے گروہوں میں بٹ گئے، آریوں کے ایک گروہ نے جنوب اور جنوب مشرق کی طرف ہجرت کی اور ان ملکوں میں آباد ہوا جو بعد میں ایران اور ہندوستان کہلائے۔ دوسرے گروہ مغرب کی طرف کوچ کر گیا جو یونان جرمن اور اٹلی وغیرہ میں آباد ہوا اور الذکر گروہ کے بعض قبائل ان پہاڑوں اور وادیوں میں آباد ہوئے ان کے ملک کا نام ان کے نام کی مناسبت سے ایران رکھا گیا۔ قدیم ایران کے بادشاہ پارس ابن ہوشنگ کے زمانے میں ایرانی سلطنت بلوچستان، کرمان افغانستان، اصفہان، آزربائیجان، عراق، ترکی کے علاقوں پر پھیلی ہوئی تھی۔ ایران کی تاریخ کے دور کا ایک اہم نام جمشید ہے۔

عراق اور اس کے نواحی علاقوں پر اہل فارس کی حکمرانی چلی آرہی تھی۔ اردشیر نے ایران میں ساسانی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ قدیم ایران کی مذہبی کتابوں میں اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کو خشور یاشت وخشور کہا گیا ہے۔ اسکے معنی رسول کے ہیں، انہی قوم میں توحید الٰہی کا پرچار کیا تھا لیکن تیرہ پشتوں کے بعد لوگ پھر گمراہ ہوگئے۔ ایران کے آخری بادشاہ یزدگرد نے ایک مرتبہ سورج کی قسم کھاتے ہوئے یہ جملہ کہا تھا کہ ''میں سورج کی قسم کھاتا ہوں۔''

کیومرث کے بیٹے ہوشنگ نے اپنے ملک کا نام ایران رکھا تھا، تاہم عرب مورخین نے اس کے بعد تک سلطنت ایران کو مملکت فارس کے نام سے یاد کیا۔ بنو مستکبر نے عمان میں ایک وسیع حکومت قائم کرلی تھی۔ ساسانی ایرانیوں کے ماتحت تھی، یہاں کا حکمراں جلندیٰ بن مستکبر عربی ادبیات میں خاصا مشہور ہے۔ عمان کی بندرگاہ دبا بھی تجارت کا بڑا مرکز تھی، ان دنوں اسے دبا الحسن کہا جاتا ہے اور یہ آبنائے ''ہرمز'' پر واقع ہے، عمان کے علاقہ کے جنوب میں متحدہ عرب امارات کی سرحد کے نزدیک آباد ہے۔ ان دنوں سلطنت عمان کا دارالحکومت مسقط ہے جو قدیم دارالحکومت صحار کے جنوب مشرق میں تقریباً سوا دو سو کیلومیٹر دور خلیج عمان کے ساحل پر واقع ہے۔

جزیرہ اُس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے پانی اُتر گیا ہو یا خشک ہو گیا ہو۔ اصلاحی طور پر جزیرہ (ISLAND) سے مراد خشکی کا وہ ٹکڑا جس کے چاروں طرف پانی ہو جیسے جزیرہ قبرص زمین کا ایسا قطعہ جس کے تین جانب سمندر ہو اور چوتھی طرف خشکی بڑے قطعے سے ملا ہوا ہو۔ 226ء میں اردشیر نے ایران میں ساسانی حکومت کی داغ بیل ڈالی اور اپنے ملک کی سرحد پر آباد عربوں کو زیر کیا تو قبیلہ قضاعہ نے ملک شام کی راہ لی۔ جزیرہ نمائے عرب میں یہود بھی آباد تھے، شاہ آشوسارگون دوم نے شمالی فلسطین کی یہودی ریاست سے ''اسرائیل'' کی اینٹ سے اینٹ بجادی تو یہود کو ترکِ وطن کرنا پڑا۔ ایران کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں اللہ تعالیٰ ہمیشہ توحید کا پرچار کرنے والوں کو مبعوث فرماتا رہا۔ ایرانیوں کے ہاں بہت پہلے اپنی قوم میں توحید الٰہی کا پرچار کیا تھا لیکن تیرہ پشتوں کے بعد لوگ پھر گمراہ ہوگئے۔

ایران کے مصنف فردوس لکھتے ہیں، سب سے پہلے آگ کا ظہور ہوشنگ کے زمانے میں ہوا جو دو پتھروں کے رگڑ کھانے سے پیدا ہوتی تھی جنگوں میں گرمی سے بھی، ہوشنگ نے آگ کی دریافت پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسے ایرانی قوم کا خاص تہوار دے دیا گیا۔ اہرمن (AHRIMAN) قدیم ایران میں بدی کا دیوتا مانا جاتا تھا، قدیم ایرانی اُس سے ڈرتے تھے۔ 539 ق م میں ایران کے حکمراں ذوالقرنین نے بابل سمیت پورے عراق کو فتح کیا۔ 526 ق م ہخامنشی بادشاہ کمبوجیہ نے مصر پر یلغار کی اور اسے سلطنت ایران میں شامل کرلیا۔ 498 ق م میں یونانی ریاستوں نے ایران کے خلاف بغاوت کردی تو شاہ ایران دارا گشتاسب نے یونان کو فتح کرنے کے لئے ایک بڑی فوج بھیجی۔ میدان جنگ میں یونانی جرنیل نے ایرانیوں کو شکست فاش دی۔ ایرانیوں کی شکست کا سلسلہ سکندر اعظم کے حملے تک جاری رہا، سکندر اعظم بابل پہنچ کر فوت ہوگیا۔ اس نے مختلف مقامات پر اپنے نام سے 25 شہر آباد کئے جس میں مصر، ترکی آج بھی معروف ہیں۔ پہلی تا چھٹی صدی ق م یونان علم و ادب کا سنہری دور تھا۔ اس دور میں ریاضی داں فیشا فورث، جمہوریت پسند سیاستداں پیریکلینر، بابا طب بقراط فیشا فورث پہلا شخص تھا جس نے کرہ ارض کو گول کہا، سقراط بت پرستی کے مخالف تھے۔ اس جرم میں زہر کا جام پلا کر مار ڈالا گیا۔ افلاطون کی تصنیف اعلیٰ درجے کے مکالمات کا مجموعہ ہے، سقراط کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ ایرانی فوجیں اردن، فسلطین کے علاقے پر قابض ہونے کے بد مصر پہنچ گئے۔ 2000 تا 1500 ق م کے دوران میں آریائی قبائل وسط ایشیا اور ایران سے وادی سندھ میں داخل ہونا شروع ہوئے، ان کی زبان میں دریا کو سندھ کہتے تھے۔

سندھو یا سندھ جسے یونانی مورخوں نے ''انڈس'' کہا اور اسی لفظ سے ''انڈ'' ہند اور انڈیا ماخوذ ہیں۔ ایرانیوں اور پھر عربوں نے دریائے سندھ کو ''مہران'' کے نام سے موسوم کیا۔ برما والوں نے ہندوستان کو اندریا کہا، ایرانیوں نے سندھ کو ''ہند'' کہا، یونانیوں نے ہند بدل دیا جو انگریزی میں ''انڈیا'' بن گیا۔ یہاں صرف قدیم ایران ق م کے مذاہب و عقائد کو مختصر معلومات مہیا کرنے کی کوشش کی گئی، آج اور اب کے ایران کو تو ہر شخص دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے اور پڑھ رہا ہے اور کچھ عرصہ تک پڑھتے رہیں گے۔

قلم کاروں کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

> میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
> لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
>
> مجروح سلطان پوری

پندار PINDAR पिन्दार
سوموار، ۷ر ستمبر ۲۰۲۶ء

مسجد کی شہادت کا ایک اور المیہ

اتر پردیش کے سہارنپور واقع کلکٹریٹ احاطہ میں قدیم مسجد کو شہید کر دینے کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ سنیچر کی علی الصباح تاریکی میں اس مسجد کو بلڈوزر سے مسمار کر دیا گیا۔ یہ واقعہ صرف ایک مسجد کا نہیں ہے بلکہ اس سے آئین کی بالادستی قانون کی حکمرانی اور مذہبی آزادی پر بھی سوال اُٹھ گئے ہیں۔ اس واقعہ نے یوپی سمیت پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ملک گیر پیمانے پر اس کی شدید الفاظ میں مذمت کی جا رہی ہے۔ یوپی کی یوگی حکومت نے اب تک نہ جانے کتنی مساجد اور درگاہوں و مزارات کو منہدم کر دیا ہے۔ اس کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ایودھیا میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد سہارنپور کی قدیم مسجد کی شہادت، اپنی نوعیت کا دوسرا بڑا المیہ ہے۔ جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب قانون کی آڑ میں کیا گیا ہے۔ نچلی عدالت کے فیصلے پر مسجد کو شہید کر ڈالا گیا جبکہ قانون کے مطابق نچلی عدالت کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے اور اس کے بعد سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے کا وقت دیا جاتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ سہارنپور کی ایک مقامی عدالت نے 26 جولائی کو اس قدیم مسجد کو سرکاری زمین پر تعمیر کرانے کے الزام پر مبنی بجرنگ دل کے ایک کارکن کی عرضی پر بلڈوزر چلا کر شہید کرنے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ جس پر آناً فاناً میں عمل درآمد کر کے مسجد کو شہید کر ڈالا گیا۔ سہارنپور کے کلکٹر نے اندھیرے میں اس کام کو کس کے حکم پر انجام دیا اور اوپری عدالت کے حکم کا انتظار کیوں نہیں کیا، اس سوال کا اٹھنا فطری ہے۔ اس سے یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اتر پردیش میں آخر قانون کا راج چل رہا ہے یا اس کی آڑ میں لاقانونیت کا بول بالا ہے۔ در اصل یوگی حکومت مساجد اور درگاہوں کو شہید کروا کر مسلم عبادت گاہوں کے خلاف جارحیت پسندی کی مثال قائم کرنا چاہتی ہے۔ رام مندر چندا چوری واقعہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے اس نے جوہر یونیورسٹی کے خلاف بڑا گیم کھیلا۔ جس میں اسے اب تک کامیابی نہیں ملی ہے اور نہ ملے گی۔ سہارنپور کلکٹریٹ مسجد کی شہادت اس کا دوسرا بڑا گیم ہے۔ جس میں اسے کوئی سیاسی کامیابی ملنے کی بات تو دور ہے۔ اس کے پھنسنے کے زیادہ امکان ہیں اس مسجد کے خلاف فیصلہ آنے کے بعد یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ فی الحال مسجد میں تالا لگا دیا جائے گا۔ اس لیے مقامی مسلمان اور ایم پی مطمئن ہو گئے۔ لیکن اندھیرے اور سناٹے کا فائدہ اٹھا کر جس طرح مسجد کو شہید کر ڈالا گیا وہ ایک بڑا دھوکہ ہے۔ اس سے جمہوریت شرمسار ہوئی ہے۔ اور آئین کی دھجیاں اڑ گئی ہیں۔ یہ مسجد 1947ء سے قبل کی بتائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں 1991ء میں پلیسیس آف ورشپ ایکٹ بنایا گیا تھا۔ جس کے تحت آزادی سے قبل تعمیر کی گئی کسی بھی عبادت گاہ سے چھیڑ چھاڑ نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی اس کا وجود برقرار رہے گا۔ چاہے مندر ہو یا مسجد لیکن حیرت کی بات ہے کہ کلکٹریٹ احاطہ میں قدیم مسجد کے علاوہ مندر بھی موجود ہے۔ لیکن اس پر کسی نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ یہ سرکاری زمین پر ہے۔ مسجد ہی کو ٹارگٹ کیوں کیا، یہ فرقہ پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ سہارنپور کی یہ قدیم مسجد اس وقت تعمیر کی گئی تھی جب یہاں کلکٹریٹ کا وجود ہی نہیں تھا اور علاقے میں کچھ تعمیراتی کام چل رہا تھا جس میں مصروف مسلم اہلکاروں کے نماز ادا کرنے کے لیے یہ مسجد تعمیر کرائی گئی تھی۔ مسجد کمیٹی کے عہدیداران نے اس کے قدیم ہونے کا نچلی عدالت کو ثبوت بھی پیش کیا لیکن اسے ماننے سے انکار کر دیا گیا۔ اس کے برعکس عدالت نے مسجد کمیٹی پر 6 کروڑ 60 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کر دیا ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ یہ سب صرف مذہبی تعصب کی بنیاد پر ہوا ہے۔ اس واقعہ سے یوگی حکومت کا اسلام مخالف اور مسلم کش چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ یہ تو فرقہ پرستی کی انتہا ہو گئی ہے۔ یوپی اور ملک کی تمام سیکولر پارٹیوں نے اس مسجد کی شہادت کو غلط قرار دیا ہے۔ در اصل یوگی حکومت اس مرتبہ اقتدار سے بے دخل ہو رہی شاید اسی بوکھلاہٹ میں وہ اس طرح کا قدم اٹھا رہی ہے۔ ایسا کر کے وہ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتی ہے۔ لیکن کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھائی جا سکتی ہے ایسا لگتا ہے کہ مسجد کی شہادت اس حکومت کے تابوت میں آخری کیل ہو گی۔

مولانا عبدالحفیظ قاسمی گونڈوی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

مدرسہ فاروقیہ بھوانی پور بنکٹ ضلع شراوستی کے مہتمم، جامعہ عربیہ ہتھوڑا باندہ کے سابق استاذ، مدرسہ فرقانیہ گونڈہ کے استاذِ عربی وصدر شعبۂ حفظ، تبلیغی جماعت کے اکابر کے معتمدِ خاص، عربی زبان وادب کے ماہر، بہترین خطیب، حوصلہ مند انسان متواضع اور منکسر المزاج حضرت مولانا عبدالحفیظ قاسمی کا 18 / اگست 2026ء مطابق 5 / ربیع الاول 1448ھ کو انتقال پر ملال ہو گیا، بعد نمازِ مغرب مدرسہ فرقانیہ گونڈہ کے وسیع صحن میں اتر پردیش کی تبلیغی جماعت کے امیر مولانا محمد شریف صاحب نے ہزاروں سوگواروں کے مجمع میں نمازِ جنازہ پڑھائی اور گلاب شاہ تکیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، پس ماندگان میں اہلیہ، ایک لڑکا مولانا محمد زبیر اور دو بیٹیوں کو چھوڑا، صاحب زادہ مولانا محمد زبیر صاحب مدرسہ فرقانیہ گونڈہ میں استاذ ہیں۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ بن حاجی عبدالشکور نے یکم جنوری 1944ء مطابق 1363ھ میں غفور پور ضلع بہرائچ میں آنکھیں کھولیں، والد مرحوم مدرسہ عثمانیہ انٹھا تھوک کے بانیوں میں سے ایک تھے، حافظ عبد الصبور صاحب رکن مجلس شوریٰ مدرسہ فرقانیہ گونڈہ آپ کے چچا زاد بھائی اور حافظ محمد اقبال صاحب سابق مہتمم مدرسہ فرقانیہ گونڈہ آپ کے خسر محترم تھے، آپ کی ابتدائی تعلیم گھر گوڑا ضلع بہرائچ کے مکتب سے 1949ء مطابق 1368ھ میں شروع ہوئی، 1953ء مطابق 1372ھ میں درجہ پنجم کے بعد 1954ء مطابق 1374ھ کو مدرسہ فرقانیہ میں داخل ہو کر حفظِ قرآن کا آغاز کیا، 1956ء مطابق 1376ھ میں درجۂ حفظ کے استاذ حافظ محمد اقبال صاحب مدرسہ فرقانیہ سے ندوۃ العلماء لکھنؤ چلے گئے اور وہاں درجۂ حفظ کے استاذ کی حیثیت سے تقرری ہوگئی تو مولانا عبد الحفیظ صاحب نے بھی ندوۃ العلماء میں داخلہ لے لیا اور حفظِ قرآن کے ساتھ دور کی منزلیں بھی یہی طے کیں، 1957ء مطابق 1377ھ میں حفظ سے فراغت کے بعد عربی درجات میں منتقل ہو گئے اور عربی چہارم تک کی تعلیم ندوۃ العلماء میں پائی، 1961ء مطابق 1380ھ میں جامعہ عربیہ ہتھوڑا باندہ میں باضابطہ داخلہ لے کر عربی پنجم، ششم کی تعلیم وہاں حاصل کی، 1963ء مطابق 1382ھ میں داخلہ امتحان کے بعد عربی ہفتم میں داخلہ کے مستحق قرار پائے، اس طرح دو سال دار العلوم دیو بند میں تعلیم پائی اور 1964ء مطابق 1384ھ میں سندِ فراغ حاصل کیا۔

تدریسی زندگی کا آغاز 1364ء مطابق 1384ھ میں مدرسہ فاروقیہ بھوانی پور بنکٹ موجودہ ضلع شراوستی سے کیا، ناظرہ قرآنِ کریم کی تدریس اور پرائمری درجات میں اردو دینیات کی کتابیں آپ سے متعلق تھیں، 1966ء مطابق 1386ھ میں مدرسہ میں حفظِ قرآن کا شعبہ آپ کی خواہش اور جدوجہد سے قائم ہوا تو یہ شعبہ آپ سے متعلق ہو گیا، بعد میں آپ کا انتخاب اس مدرسہ کے مہتمم کی حیثیت سے ہو گیا اور تا دمِ آخر اس عہدہ پر رہ کر ادارہ کی خدمت کرتے رہے، آپ کے ناخنِ تدبیر سے مدرسہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا چلا گیا۔

تدریس سے طویل رخصت لے کر ایک سال تبلیغی جماعت میں لگایا، اس درمیان انہیں اکابرِ دعوت وتبلیغ کا اعتماد حاصل رہا، چنانچہ دہلی مرکز میں انہوں نے حضرت مولانا عبید اللہ بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ کے خادمِ خاص کی حیثیت سے بھی کام کیا اور دعائیں اور توجہات ان کو حاصل رہیں، بیعت کا تعلق بھی انہی سے تھا، مولانا عبد الحفیظ صاحب اپنے شاگردوں کو اس جماعت میں لگنے کی برابر تلقین اور اس طرف راغب کیا کرتے تھے۔

مدرسہ فاروقیہ سے بحیثیت مدرس الگ ہونے کے بعد 1917ء مطابق 1391ھ کے اوائل میں جامعہ عربیہ ہتھوڑا باندہ کے شعبۂ حفظ سے بحیثیت مدرس وابستہ ہو گئے، یہاں خارج وقت میں طلبہ کو عربی کتابیں بھی آپ پڑھایا کرتے تھے، جس کی وجہ سے عربی زبان وادب کے رمز شناس کی حیثیت سے انہیں شہرت ملی، بعد ازاں 1990ء مطابق 1411ھ میں حضرت قاری صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مدرسہ فرقانیہ گونڈہ میں تقرری عمل میں آئی، مولانا عبد الحفیظ صاحب کے خسر محترم حافظ محمد اقبال صاحب ندوہ چھوڑ کر مدرسہ فرقانیہ آچکے تھے، چنانچہ آپ کے ذمہ درجۂ حفظ کی تدریس کی گئی اور ایک گھنٹہ عربی کا بھی آپ سے متعلق کیا گیا، بعد میں درجۂ حفظ سے زیادہ عربی درجات کی گھنٹیاں ان کے حوالہ کی گئیں، چنانچہ انہوں نے نفحۃ الادب، نور الایضاح، قدوری، معلم الانشاء، القرأۃ الواضحۃ کی تینوں جلدوں کا درس دینا شروع کیا، اس کے علاوہ ترجمہ قرآن، منہاج العربیہ، قصص النبیین بھی آپ ہی کے ذمہ رہی، آپ کے اندر انشاء اور عربی زبان وادب کی تدریس کی خاص صلاحیت تھی، بلا تکلف عربی بولا کرتے تھے۔

ان تمام خصوصیات کے ساتھ بڑی خصوصیت تواضع، انکساری، صلاحیت کے ساتھ غیر معمولی صلاحیت، تقویٰ و طہارت، حوصلہ مندی، اچھے مدرس، بہترین خطیب کی تھی، ایک بڑی بات یہ بھی تھی کہ عربی کی مضبوط صلاحیت ہونے کے باوجود پوری زندگی شعبۂ حفظ سے وابستہ رہے، مدرسہ فرقانیہ میں 2009ء مطابق 1430ھ میں مولانا عبد الرب صاحب سابق مہتمم مدرسہ فرقانیہ نے شعبۂ حفظ کا صدر المدرسین بنایا تھا، آپ اس درجہ سے انسلاک کو اخروی سعادت سمجھتے تھے، جب کہ ان دنوں دیکھا یہ جا رہا ہے کہ کوئی عربی، فقہ و احادیث کا مدرس شعبۂ حفظ میں تدریس کو پسند نہیں کرتا، مولانا عبدالحفیظ صاحب کا یہ عمل قابل تقلید بھی ہے اور لائق تحسین بھی، خود جب میں مدرسہ احمدیہ ابا بکر پور ویشالی میں بحال ہوا اور ساتھ فی صد وقت میرا درجۂ حفظ کے لیے مختص کیا گیا، تو مجھے اس سعادت پر خوشی ہوتی تھی، لیکن بہت سارے لوگوں نے میری ہمدردی میں ناک بھوں چڑھایا، میرے پاس بھی آکر متواتر اس کا ذکر کرتے رہے، بالآخر تنگ آکر ان کے تبصروں سے میں نے انہیں کہہ دیا کہ دنیا کی سب سے اہم، عظیم اور بڑی کتاب کی تدریس میرے حوالہ کی ہے، یہ باعث سعادت ہے، البتہ اگر تم لوگوں کے ذہن میں اس سے بھی کوئی بڑی کتاب ہو تو مجھے بتاؤ، میں اس کا مطالبہ کروں گا، میں بتانا چاہتا ہوں کہ عام لوگوں کا ذہن یہی ہے کہ عربی کی کتابیں ملیں، شعبۂ حفظ سے انہیں نہ جوڑا جائے، لیکن مولانا نے اپنی تمام تر استعداد اور صلاحیت کے باوجود تا دمِ آخر اس درجہ سے منسلک رہے، مولانا ان خوش نصیب لوگوں میں ہیں، جنہوں نے اپنی ترجیحات میں ہمیشہ آخرت کو مقدم رکھا اور مرنے سے پہلے زادِ راہ تیار کر لیا، اللہ حضرت کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کے ساتھ ان کے معتقدین، محبین، متوسلین، شاگردوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی النبی الکریم

•••

"ایک چادر میلی سی" کا نامور ناول نگار، راجندر سنگھ بیدی

انجینئر محمود اقبال

رابطہ: (+91 6309727951)

یکم ستمبر، اردو ادب کے نامور افسانہ نگار اور ناول نگار راجندر سنگھ بیدی کا یوم پیدائش ہے۔ 01 ستمبر 2015ء کو وہ سیالکوٹ، پنجاب (موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے تھے۔ بیدی نے ابتدائی تعلیم لاہور کینٹونمنٹ کے اسکول میں حاصل کی۔ اس کے بعد خالصہ اسکول، ایس، بی، ایس، لاہور سے 1931ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اس کے بعد ڈی، اے، وی، کالج لاہور میں داخلہ لیا اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا اور بس! اس کے بعد وہ مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہے۔ وجہ تھی گھریلو معاشی تنگدستی۔ ماں بار بار بیمار رہنے لگی تھی، اور 1933ء میں ماں کا انتقال بھی ہو گیا۔ والد نے بھی ملازمت چھوڑ دی تھی۔ خاندان کی معاشی ذمہ داریاں نوجوان بیدی پر آگریں۔ مجبوراً بیدی کو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر 1933ء میں لاہور پوسٹ آفس میں کلرک کی ملازمت اختیار کرنی پڑی تھی۔ قریب 8 سال تک انہوں نے پوسٹ آفس میں نوکری کی۔ لیکن، بیدی کی ادبی صلاحیتیں کیسے ابھریں؟ وہ بھی بغیر کسی اعلیٰ تعلیم و ڈگری کے؟ ایک تو گھر کا ماحول ادبی تھا، دوسرے ان کے والد ہیرا سنگھ اردو اور فارسی ادب سے بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو اچھی اچھی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ بیدی، بچپن ہی سے مطالعہ کے شوقین ہو گئے تھے۔ لاہور کا ادبی ماحول بھی ان کے لئے سازگار بنا، ادبی کلا کو جلا ملی اور انکی صلاحیتوں میں نکھار آیا۔ فرصت کے اوقات میں وہ کتابیں پڑھتے، ادبی نشستوں میں شرکت کرتے اور لکھتے رہے۔ ڈاک خانہ میں ملازمت کے دوران انہوں نے اردو، پنجابی اور انگریزی میں نظمیں اور کہانیاں لکھنی شروع کر دی تھیں۔ اسی دور میں انکی کتاب "مہارانی کا تحفہ"، نے انہیں نمایاں مقام عطا کیا اور ادبی حلقوں میں انکی پہچان بنی۔ 1947ء میں بیدی نے لاہور سے جموں ہجرت کی تھی جبکہ ان کا خاندان "روپڑ" منتقل ہو گیا تھا۔ جموں میں بیدی نے "جموں ریڈیو اسٹیشن" میں کام شروع کیا اور بعد میں وہ ڈائیریکٹر کے عہدہ پر بھی فائز ہوئے۔ اس کے بعد وہاں سے وہ 1949ء میں دہلی ہوتے ہوئے اس وقت کی "بمبئی" کی راہ پکڑی اور وہیں سے آخری دم تک اردو ادب کو فیضیاب کرتے رہے۔

بیدی کا سب سے مشہور ناولٹ "ایک چادر میلی سی" ہے، جو 1962ء میں شائع ہوا۔ اس میں پنجاب کے دیہی معاشرہ، عورت کی زندگی، رسم و رواج، غربت اور انسانی جذبات کی نہایت گہری عکاسی دیکھنے اور پڑھنے کو ملتی ہے۔ "ایک چادر میلی سی" کے لئے انہیں 1965ء میں معتبر ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا، جو ادبی لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ساہتیہ اکادمی نے بعد میں اس شاہکار ناول کا انگریزی ترجمہ (Ordained by Fate) بھی شائع کیا تھا۔ آگے چل کر 1986ء میں اسی نام سے "ایک چادر میلی سی"، ہندی فلم بھی بنی۔ اگر راجندر سنگھ بیدی کی صرف ایک تخلیق منتخب کرنی ہو تو "ایک چادر میلی سی" کا نام سب سے پہلے آئے گا۔ یہ ناول نہیں، بلکہ ناولٹ ہے۔ جس کا پس منظر اور کینوس تقسیم ہند سے پہلے کے دیہی پنجاب

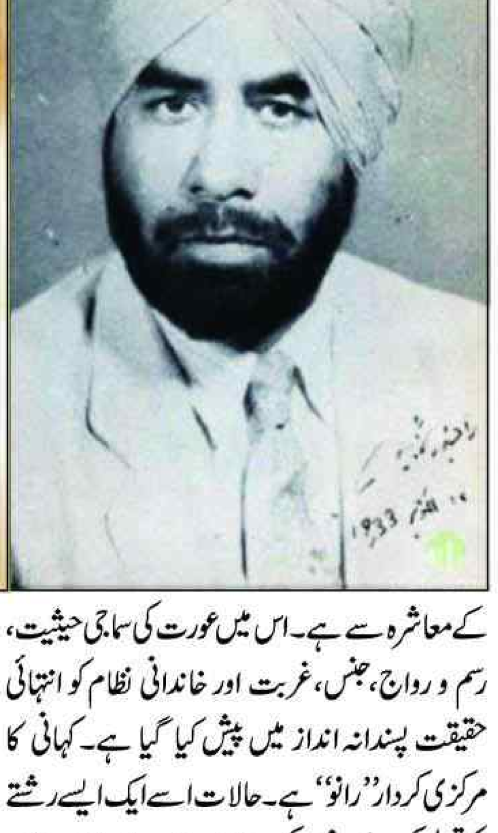

کے معاشرہ سے ہے۔ اس میں عورت کی سماجی حیثیت، رسم و رواج، جنس، غربت اور خاندانی نظام کو انتہائی حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کہانی کا مرکزی کردار "رانو" ہے۔ حالات اسے ایک ایسے رشتے کو قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں جسے عام حالات میں وہ کبھی قبول نہ کرتی۔ یہاں "چادر" سے مراد محض ایک کپڑے کا ٹکڑا نہیں، بلکہ عورت کی عزت، سماجی ملکیت اور معاشرتی بندھن کی علامت کے طور پر ہے۔

پنجاب کا مطلب؟ پانچ دریاؤں کی سرزمیں۔ اور وہ پانچ دریا ہیں، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی، دریائے بیاس اور دریائے ستلج۔ پنجاب کی زمین پانچ دریاؤں سے سرسبز و شاداب ہے۔ میدانی علاقہ ہے۔ اسکی دیہی زندگی اپنی سادگی، فطری حسن، اور خلوص کے باعث منفرد مقام رکھتی ہے۔ سرسبز کھیت، لہلہاتی فصلیں، نہریں، آم و پیپل کے درخت، سونی سونی مٹّی کی خوشبو اور چرند پرند کی چہچہاٹیں اسکے حسن کو دوبالا کرتی ہیں۔ کیا کبھی آپ کا پنجاب سے گزر ہوا ہے؟ اردو کی نامور مصنفہ قرۃ العین حیدر کی "الہڑ دوشیزہ" تھی اور بیدی کی تحریروں میں "پنجابی کڑی" کی چاشنی پڑھنے کو ملتی ہے۔ اگر کبھی پنجاب سے گزر نہ ہوا ہو تو فلم "جب وی میٹ" ہی دیکھ لیں، جس میں کرینہ کپور، شاہد کپور کے ساتھ پنجابی کڑی بن کر پنجابی کھیتوں میں خوب جلوے بکھیر رہی تھیں۔ دھان کے کھیت میں پرندوں کو بھگانے والے مچان پر بیٹھ کر خوب مزے لے رہی تھی۔ اسی طرح کی "کڑیاں" بیدی کی تحریروں میں جان ڈالتی ہیں۔ "ایک چادر میلی سی" میں "رانو" تھی اور "جب وی میٹ" (Jab we Met) میں کرینہ کپور "گیت" بن کر غضب ڈھا رہی تھی۔ مگر، 'رانو' اور 'گیت' میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ رانو مجبور تھی، مگر گیت فریفتہ تھی۔ کہانی شروع ہوتی ہے شاہد کپور بنا تھا 'آدتیہ'، جسکی ماں کسی کے عشق میں مبتلاء ہو کر گھر چھوڑ کر چلی جاتی ہے، اور بیچارہ معصوم شاہد یہ صدمہ سہن نہیں کر پاتا ہے۔ اطلاع ملتے ہی اسمارٹ شاہد اپنے آفس سے نکل پڑتا ہے، پہلے نکٹائی نکال پھینکتا ہے آفس کی سیڑھیوں پر، پھر جدھر سینگ سمائے سڑکیں ناپنے لگ جاتا ہے، ٹائی کے بعد کوٹ اور پھر قیمتی چشمہ اور گھڑی بھی سڑک پر پھینکتا ہوا، ایک ٹرین پکڑتا ہے اور بوگی میں خاموش، پریشان اور گم سم بیٹھا دیوانہ کی طرح سوچتا رہتا ہے۔ تب، 'گیت' نازل ہوتی ہے جو خود بھی گھر سے بھاگ نکلی تھی۔ ٹرین کی بوگی میں دونوں کا "میٹ" (met) ہوتا ہے۔ (ملن و ملاپ نہیں، ملاقات)۔ وہ بھی کیا خوب؟ کرینہ جب بولنا شروع کرتی ہے تو بولتی ہی جاتی ہے، کیا بولی تھی؟ میں بھٹنڈہ کی 'سکھنی' ہوں۔ مطلب بھٹنڈہ کی رہنے والی سکھ لڑکی۔ اور۔۔۔؟ "بچپن سے ہی نا مجھے شادی کرنے کا بہت کریز ہے، بائی گاڈ" شاہد اپنا دکھڑا سناتا ہے اور کرینہ 'کڑی' کھل کھلا کر ہنس پڑتی ہے۔ ارے یار، وہ 'محبت میں گرفتار ہے'۔ اور آدتیہ کی پریشانی اور پشیمانی ہوا ہوا ہو جاتی ہے۔ ہمیں جگر مرادآبادی کی یاد آرہی ہے۔

اک لفظ محبت کا ادنی یہ فسانہ ہے
سمٹے تو دل عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

بیدی کی تحریوں میں نا، اسی طرح کی میٹھی میٹھی مٹی کی خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں نہ کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹّی بڑی زرخیز ہے ساقی"۔ ایک حساس شاعر اور ادیب کو 'نمی' نظر آتی ہے۔ لیکن، چند آنکھوں کے اندھے مٹی کی خوشبوؤں میں سے بھی 'کمی' کریدتے رہتے ہیں۔ راجندر سنگھ بیدی نہ صرف اردو کے ایک ممتاز افسانہ نگار و ناول نگار تھے بلکہ ایک اچھے ڈرامہ نویس، مکالمہ نگار اور فلمی ہدایت کار بھی تھے۔ یوں سمجھئے شاعر کم، افسانہ نگار زیادہ تھے۔ مگر انکی تحریروں میں شاعری کی نغمگی، سلاست اور رومانیت بھی رواں دواں نظر آتی ہے۔ انہیں جدید اردو افسانوں کے اہم ترین ادیبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ سعادت حسن منٹو، کرشن چندر اور عصمت چغتائی کے ہم عصر تھے۔ بیدی، کو عام طور پر "شاعر" نہیں بلکہ 'افسانہ نگار' کہا جاتا ہے۔ لیکن جو بھی اشعار انہوں نے کہے، وہ بھی لاجواب ہیں۔ اس شعر پر سر دھنئے گا!

مسکرانا کبھی نہ راس آیا
ہر ہنسی ایک واردات بنی

بیدی کا ایک اور معروف شعر ہے!

آج اک اور برس بیت گیا اس کے بغیر
جس کے ہوتے ہوئے، ہوتے تھے زمانے میرے

ان کی اصل شہرت اردو نثر، خصوصاً افسانوں میں پنہاں ہے۔ تاہم ان کی نثر میں شعری کیفیت اتنی نمایاں ہے کہ خود بیدی نے افسانے اور شعر کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے افسانہ کو ایک طرح کی طویل بحر کا شعر قرار دیا تھا۔ "افسانہ اور شعر میں کوئی فرق نہیں ہے، ہے تو صرف اتنا کہ شعر چھوٹی بحر میں ہوتا ہے اور افسانہ ایک ایسی بحر میں جو افسانہ کے شروع سے لیکر آخر تک چلتی ہے"۔ ویسے آپس کی بات ہے، اگر کوئی برا نہ مانے۔ بیدی جی نے اردو لکھاریوں کو لیکر ایک بہت بڑی بات بھی کہی تھی جو ہمارے دل کو لگ گئی ہے۔ ہم تو تھوڑا بہت شوقیہ لکھ لیتے ہیں۔ مگر جو واقعی میں اردو ادب کے مستقل کالم نگار یا لکھاری ہیں، پتہ نہیں وہ بیدی کے اس حس مزاح پر اپنا سر دھنیں گے یا اپنا سر پیٹیں گے؟ بیدی نے کیا کہا تھا؟ "کوئی فنکار اپنے پیشے سے روٹیاں نہیں نکال سکا، لیکھک کو ساتھ میں پیاز کی دکان ضرور کھولنی چاہئے"۔ مزا آیا آپ کو؟ بیچاری اردو اور ہم جیسے اردو میں لکھنے والے بیچارے؟ اور اردو اخبار؟ سوری، بیچاری اردو کیوں؟ ہمیں "پیاری اردو" کہنا چاہئے۔ بیدی جی سن رہے ہیں نا آپ؟

(باقی کھیل صفحہ پر)

نصیر انصاری: روایت سے عہدِ حاضر تک

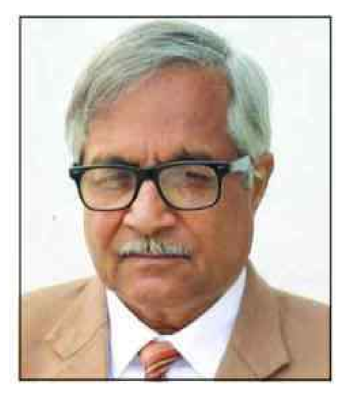

اختر جمال عثمانی
رابطہ: 9450191754

دوسری اور آخری قسط

آج کے معاشرے میں رشتے بظاہر قائم ہیں لیکن ان کے اندر سے محبت، خلوص اور احساس رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ وہ اس کیفیت کو ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

"روز و شب ایک دکھے دل کو دکھانے والے
ان کے انداز وہی سب ہیں پرانے والے"

یہاں دکھ صرف ذاتی دکھ نہیں رہتا بلکہ ایک ایسے انسانی رویے کی علامت بن جاتا ہے جہاں ایک حساس شخص کو بار بار وہی تکلیف دی جاتی ہے جس سے وہ پہلے ہی گزر چکا ہے۔ "پرانے والے" انداز دراصل انسانی رویوں کی اس تکرار کی طرف اشارہ ہیں جس میں ظلم، بے حسی اور خودغرضی اپنی صورتیں بدل کر بھی برقرار رہتی ہیں۔ نصیر انصاری کی شاعری میں سچائی اور بے نقابی کا احساس بھی نمایاں ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ معاشرے میں بہت سے چہرے ایسے ہیں جن کے ظاہری حسن کے پیچھے حقیقت کی تلخی چھپی ہوئی ہے۔ وہ اگر اپنی داستانِ الم محفل میں بیان کر دیں تو نہ جانے کتنے لوگوں کے چہروں سے نقاب اتر جائیں۔ شعر ملاحظہ ہو:

"میں داستانِ الم چھیڑ دوں جو محفل میں
تو جانے کتنوں کا چہرہ دھواں دھواں ہو جائے"

یہ شعر بیک وقت ذاتی تجربے، اجتماعی حقیقت اور سماجی طنز کی نمائندگی کرتا ہے۔ شاعر اپنے دکھ کو محض رونے دھونے کا وسیلہ نہیں بناتا بلکہ اسے معاشرے کی منافقت کو بے نقاب کرنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ذاتی غم اجتماعی احساس اختیار کر لیتا ہے۔ اور اگر غزل ہے تو روایتی محبوب کہاں غائب ہو سکتا ہے۔ نصیر انصاری اس روایت کو بھی نبھاتے ہیں، مگر ان کے انداز میں شوخی اور طنز کی آمیزش پیدا ہو جاتی ہے:

"آپ بے پردہ سرِ عام پھریں یوں نہ جناب
لوگ ناحق ہی گنہگار ہوئے جاتے ہیں"

یہاں انہوں نے محبوب کے حسن اور بے پردگی کے روایتی مضمون کو ایک شوخ اور طنزیہ انداز عطا کیا ہے۔ شعر میں غزل کی کلاسیکی فضا بھی برقرار رہتی ہے اور عصری حسِ مزاح بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ نصیر انصاری کی شاعری کا ایک قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے عہد کے سماجی مسائل سے لاتعلق نہیں۔ ایک دردمند اور حساس شاعر اپنے گرد پھیلی ہوئی محرومی، غربت، بے انصافی اور طبقاتی تفاوت کو محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "آئینہ فکر" میں بھی یہ احساس بارہا سامنے آتا ہے۔ امیر اور غریب کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ، اقتدار کے ایوانوں کی بے حسی اور عام آدمی کے مسائل سے بے اعتنائی ان کو بے چین کرتی ہے:

"امیر شہر تو شاید یہی سمجھتا ہے
کہ شہر میں کوئی آدمی دکھی ہی نہیں"

یہ شعر محض ایک امیر شخص پر طنز نہیں بلکہ اس ذہنیت پر تنقید ہے جو آسودگی کے حصار میں رہ کر عام انسان کے دکھ کو دیکھنے سے محروم ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک شہر صرف عمارتوں، بازاروں اور شاہراہوں کا نام نہیں؛ شہر ان انسانوں سے بنتا ہے جو ان عمارتوں کے سائے میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی بھوکا، بے روزگار، مظلوم یا دکھی ہے تو شہر کی خوش حالی کا دعویٰ ادھورا ہے۔ نصیر انصاری کی نگاہ عصری ذرائع ابلاغ کی طرف بھی جاتی ہے۔ خبر، جو کبھی حقیقت کی نمائندگی کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی، آج اس پر بھی سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے میڈیا کی بدلتی ہوئی روش اور خبروں کے مصنوعی پن کو بڑے سادہ مگر مؤثر انداز میں بیان کیا ہے:

"روز لاتے ہیں نئی کوئی کہانی گڑھ کر
آپ تو صبح کا اخبار ہوئے جاتے ہیں"

اس شعر میں "کہانی گڑھنے" اور "اخبار" کے درمیان جو رشتہ قائم کیا گیا ہے وہ خاصا معنی خیز ہے۔ خبر کا بنیادی مقصد حقیقت کو سامنے لانا ہے، لیکن جب خبر حقیقت کے بجائے کسی خاص مقصد، مفاد یا سنسنی کی پیداوار بن جائے تو وہ خبر کم اور کہانی زیادہ بن جاتی ہے۔ نصیر انصاری کا یہ طنز آج کے ذرائع ابلاغ کے عمومی رویے پر ایک گہرا سوال قائم کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں عمر کے تجربے اور بزرگی کا شعور بھی اپنی ایک خاص صورت میں سامنے آتا ہے۔ نصیر انصاری چھیاسی برس کی عمر میں بھی فعال ہیں، شعر کہتے ہیں، ادبی نشستوں میں شریک ہوتے ہیں، شاگردوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور شعر و ادب کے چراغ کو روشن رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اپنی عمر اور بزرگی کو بھی نہایت خوب صورت شعری استعاروں میں پیش کیا ہے:

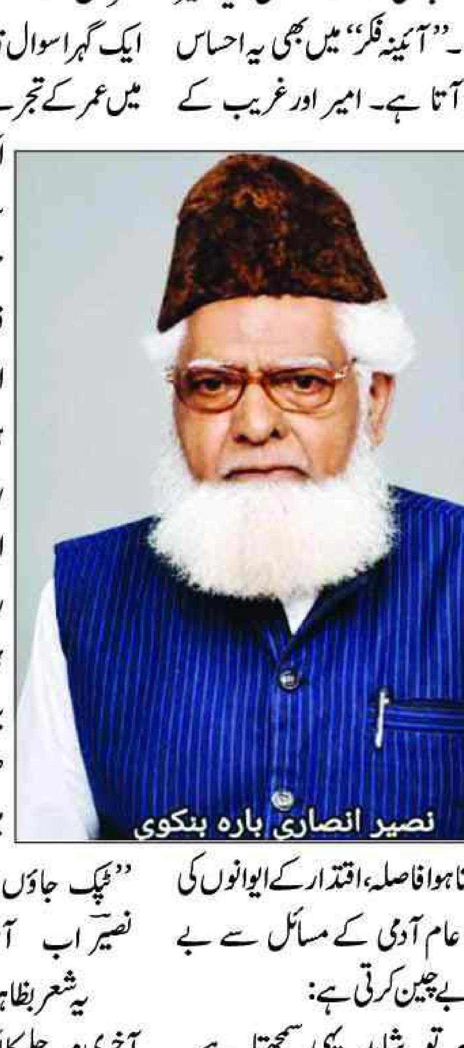
نصیر انصاری بارہ بنکوی

"ٹپک جاؤں نہ جانے ڈال سے کب
نصیر اب آم پکا ہو گیا ہوں"

یہ شعر بظاہر سادہ ہے، مگر اس میں عمر کے آخری مرحلے کا ایک گہرا احساس پوشیدہ ہے۔ شاعر اپنی زندگی کو درخت پر لگے ہوئے پکے آم سے تشبیہ دیتا ہے جسے اب کسی بھی وقت شاخ سے جدا ہونا ہے۔ اس میں موت کا احساس بھی ہے، مگر اس احساس کو خوف یا مایوسی کے بجائے ایک دل نشیں استعارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شعر میں وہ اپنی عمر کے تجربے کو درخت اور سائے کے استعارے میں بیان کرتے ہیں:

"تو سایہ بڑھ گیا ہے اور بھی کچھ
شجر آنگن کا جب بوڑھا ہوا ہے"

یہ شعر محض بڑھاپے کی تصویر نہیں بلکہ بزرگوں کی معاشرتی اور خاندانی اہمیت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ درخت جب بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی شاخیں پھیلتی ہیں اور سایہ وسیع ہوتا ہے۔ اسی طرح خاندان اور معاشرے میں بزرگوں کی عمر بڑھنے کے ساتھ ان کے تجربے، دعاؤں اور شفقت کا سایہ بھی وسیع ہونا چاہیے۔ اس شعر میں عمر کے ساتھ پیدا ہونے والی معنویت کو نہایت سادہ اور خوب صورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نصیر انصاری کی شاعری کی سب سے نمایاں خوبی شاید یہی ہے کہ وہ مشکل بات کو آسان لفظوں میں کہنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ ان کی زبان میں تکلف نہیں، اظہار میں تصنع نہیں اور جذبات میں بناوٹ نہیں۔ وہ جو محسوس کرتے ہیں اسے اپنی سادہ مگر مؤثر زبان میں بیان کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار خواص کے ساتھ ساتھ عام قاری تک بھی رسائی حاصل کرتے ہیں۔ نصیر انصاری بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اور غزل ان کے ہاتھوں میں اپنی روایتی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے۔ انہوں نے غزل کے مزاج کو تبدیل کرنے یا اسے کسی نظریاتی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے غزل کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں اپنے عہد کی آواز شامل کی ہے۔ ان کی غزل میں محبوب کے ساتھ ساتھ عام آدمی بھی موجود ہے، ان کے ہجر و وصال کے ساتھ سماجی محرومی بھی موجود ہے، ان کے ذاتی احساس کے ساتھ اجتماعی درد بھی موجود ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ ان کی شاعری عامیانہ پن سے محفوظ ہے۔ عشق و محبت کے مضامین ہوں یا معاشرتی مسائل، ان کے یہاں اظہار کی ایک تہذیبی شائستگی برقرار رہتی ہے۔ یہ وصف آج کے زمانے میں خاص طور پر قابلِ قدر ہے، جب مقبولیت کے حصول کے لیے شعر میں سطحیت اور عامیانہ پن کا سہارا لینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

ایک بزرگ شاعر کے لیے سب سے بڑا اعزاز یہ ہوتا ہے کہ اس کے اشعار اس کی زندگی کے ساتھ ساتھ اس کے بعد بھی زندہ رہیں اور اس کے شاگرد اس کے ادبی سفر کو آگے بڑھائیں۔ نصیر انصاری اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ ان کا ایک وسیع حلقہ تلامذہ موجود ہے۔ بزمِ عزیز کی مسلسل سرگرمیاں بھی ان کے ادبی مزاج اور خدمتِ ادب کی علامت ہیں۔ انہوں نے صرف کتابیں نہیں دیں بلکہ ایک ادبی ماحول کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

(باقی کھیل صفحہ پر)

جمال مظہری ایک باوقار شخصیت کی روشن یاد

یوسف شمسی
رابطہ: 9162216560

دوسری اور آخری قسط

جناب جمال مظہری صاحب بھی اسی روایت کے پاسبان تھے، ایک مخلص، ملنسار اور باوقار شخصیت تھے۔ جمال مظہری صاحب کے دو بڑے بھائیوں کے انتقال کے بعد، جب وہ ملازمت سے سبک دوش ہوئے تو انہوں نے اپنے مظہری کمپاؤنڈ کو محض ایک رہائشی مکان نہیں رہنے دیا، بلکہ اسے کاکو کی سماجی زندگی کا ایک ایسا مرکز بنا دیا جہاں محبت، اپنائیت اور خلوص کی محفلیں سجتی رہیں۔ دعوت و ضیافت ان کی طبیعت کا حصہ تھی اور لوگوں سے ملنا جلنا ان کے لیے محض رسم نہیں، بلکہ زندگی کا ایک خوب صورت قرینہ تھا۔ جب بھی جمال مظہری کاکو میں قیام فرماتے یا کاکو تشریف لاتے، مظہری کمپاؤنڈ میں صبح و شام لوگوں کی آمد ورفت معمول بن جاتی۔ کاکو کی معتبر شخصیات، احباب اور عام لوگ تفریح، ملاقات اور باہمی گفتگو کے لیے وہاں جمع ہوتے، چائے کی چسکیوں کے ساتھ گپ شپ کی محفلیں جمتیں اور بچھڑے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے جڑتے رہتے۔ یوں رفتہ رفتہ مظہری کمپاؤنڈ ایک گھر سے بڑھ کر کاکو کے اجتماعی حافظے اور سماجی زندگی کا ایک مانوس علامت بن گیا تھا۔

آج جب سورج طلوع ہوا تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ ایک روشن چراغ اپنی تابنا کی کھو دے گا۔ قدرت نے 24 اگست 2026 کی تاریخ کو محترم جمال مظہری صاحب کی تاریخِ وفات مقرر کر رکھی تھی۔ زندگی کے معمولات اس شخص کے لیے اچانک ٹھہر جائیں گے، قلب کی حرکت رک جائے گی اور کئی آنکھیں اشکبار ہو جائیں گی۔

آج ان کے انتقال کی خبر جب بنگلور سے آئی تو اس خبر نے نہ صرف ان کے اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب کو، بلکہ قصبہ کاکو اور مظہری خاندان سے وابستہ ان بے شمار لوگوں کو بھی غم زدہ کر دیا ہے جن کے ساتھ ان کے دیرینہ اور محبت بھرے تعلقات تھے۔ ان کی شخصیت کی سب سے نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ لوگوں سے محض رسمی تعلق نہیں رکھتے تھے، بلکہ تعلق نبھاتے تھے۔ وہ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے اور ہر ملنے والے کو اپنی محبت، خلوص اور اپنائیت کا احساس دلاتے تھے۔

جمال مظہری مرحوم، محترم اظہار مظہری صاحب کے چوتھے فرزند تھے۔ پیشے کے اعتبار سے وہ ریٹائرڈ انجینئر تھے، مگر ان کی اصل پہچان ان کا عہدہ یا پیشہ نہیں، بلکہ ان کا خوش اخلاق، مخلص، ملنسار اور باوقار کردار تھا۔ قصبہ کاکو، ضلع جہان آباد، ان کا آبائی وطن تھا، جہاں ان کے خاندان کی جڑیں نسلوں سے پیوست ہیں۔

میرے والد، جناب لطیف شمسی، جب حیات تھے، وہ بھی پابندی کے ساتھ شام کے وقت مظہری کمپاؤنڈ کی ان محفلوں کا حصہ بنتے تھے۔ اس زمانے کی کتنی ہی شامیں آج یادوں کے دریچے پر دستک دیتی ہیں۔ چائے کی پیالی، اپنوں کی گفتگو، قہقہوں کی ہلکی آوازیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے باخبر رہنے کا وہ ماحول اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ میرے والد بھی رخصت ہو گئے اور اب جمال مظہری نے بھی اس دنیا کو خیر آباد کہہ دیا؛ مگر ان دونوں سے وابستہ وہ شامیں اور وہ محفلیں یادوں میں ہمیشہ آباد رہیں گی۔

آج دل یہ سوچ کر بھی اداس ہے کہ جس مظہری کمپاؤنڈ میں برسوں سے لوگوں کی آمد ورفت رہی، جہاں صبح کی ملاقاتیں اور شام کی محفلیں سجتی رہیں، جہاں چائے کی پیالی کے ساتھ کاکو کے لوگوں کے مسائل، خوشیاں اور دکھ بانٹے جاتے رہے، وہاں اب کیا صورت ہوگی؟ نہ جانے اب کاکو کے لوگوں کے درد و غم کو سننے، ان کی خوشیوں میں شریک ہونے اور اپنائیت سے بٹھانے والا وہ چہرہ کہاں ملے گا؟

کہیں ایسا نہ ہو کہ مظہری کمپاؤنڈ کے در و دیوار بھی اس جدائی کے غم میں افسردہ ہو جائیں۔ وہ گھر جس نے برسوں تک لوگوں کی آمد سے زندگی کی حرارت محسوس کی، شاید اب خاموشی سے ان قدموں کو تلاش کرے جو جمال مظہری سے ملنے آیا کرتے تھے۔ شاید وہاں رکھی ہوئی کوئی کرسی، چائے کی کوئی پیالہ یا شام کی کوئی خاموش ساعت، گزرے ہوئے زمانے کی داستان سناتی رہے۔

زندگی میں کچھ گھر صرف اینٹ، پتھر اور در و دیوار سے نہیں بنتے؛ وہ لوگوں کی محبت، ملاقاتوں، یادوں اور تعلقات سے آباد ہوتے ہیں۔ مظہری کمپاؤنڈ بھی ایسا ہی ایک گھر تھا۔ ایک ایسا گھر جس کے دروازے سے صرف لوگ اندر نہیں آتے تھے، بلکہ اپنے ساتھ اپنی خوشیاں، اپنے دکھ، اپنے قصے اور اپنے رشتے بھی لے کر آتے تھے۔

جمال مظہری صاحب بھی اپنی زندگی کا سفر مکمل کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی تدفین ان کے آبائی قصبہ کاکو، ضلع جہان آباد، میں ہی عمل میں آئی۔ یوں وہ مٹی جس سے ان کا تعلق زندگی بھر قائم رہا، آخرکار اسی مٹی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ بلاشبہ انسان دنیا کے کسی بھی گوشے میں زندگی گزارے، اپنے آبائی وطن کی مٹی سے اس کا

جناب جمال مظہری مرحوم

تعلق ایک ایسی حقیقت ہے جو دل کے نہاں خانوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔

ان کی رحلت سے ان کے اہلِ خانہ، انکے دونوں بچوں، عزیز و اقارب، دوست احباب اور بالخصوص کاکو سے وابستہ لوگوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے آسانی سے پُر نہیں کیا جا سکتا۔ ماں اور باپ دونوں کا سایہ سر سے اٹھ جانا ان دونوں بچوں کے لیے زندگی کے ان صدمات میں سے ہے جن کی شدت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ایسے وقت میں صبر ہی وہ سہارا ہے جو انسان کو اس ناقابلِ تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

موت زندگی کی وہ حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ انسان اپنے اردگرد کے لوگوں کو کل تک ہنستا، بولتا اور چلتا پھرتا دیکھتا ہے، ان سے ملاقاتیں کرتا ہے، ان کے ساتھ وقت گزارتا ہے اور پھر اچانک ایک دن خبر آتی ہے کہ وہ شخص اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ یہی لمحہ انسان کو زندگی کی ناپائیداری اور وقت کی عالم کی بے ثباتی کا احساس دلاتا ہے۔

آج جب جمال صاحب ہمارے درمیان نہیں ہیں تو ان کی یادیں، ان کی باتیں، ان کی مسکراہٹ اور مظہری کمپاؤنڈ کی وہ محفلیں ہی ہمارے پاس ان کی امانت ہیں۔ انسان رخصت ہو جاتا ہے، مگر اس کے اچھے اخلاق، محبتیں اور یادیں زندہ رہتی ہیں۔ شاید یہی انسان کی اصل میراث ہے۔

مظہری کمپاؤنڈ شاید آج خاموش ہے، مگر اس کی دیواروں میں برسوں کی محفلوں کی آوازیں، قہقہوں کی بازگشت اور اپنوں کی محبت بھری گفتگو آج بھی محفوظ ہے۔

مگر حیف، صد حیف! وہ سہارا ابھی ہم سے چھن گیا۔ جمال چچا بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب جب کبھی مظہری کمپاؤنڈ کا خیال آئے گا تو وہاں کی محفلوں کے ساتھ جمال چچا کی مسکراہٹ بھی یاد آئے گی۔ شاید کسی خاموش شام میں یوں محسوس ہو کہ ابھی دروازہ کھلے گا، جمال چچا تشریف لائیں گے، اپنائیت سے آواز دیں گے اور پھر وہی پرانی گفتگو، وہی محبت اور وہی چائے کی محفل سج جائے گی۔

لیکن وقت گزر جاتا ہے، لوگ چلے جاتے ہیں اور گھر اپنی جگہ خاموش کھڑے رہ جاتے ہیں۔ البتہ کچھ گھروں کی خاموشی بھی بولتی ہے۔ مظہری کمپاؤنڈ بھی شاید آنے والے دنوں میں اپنے در و دیوار سے ان گزرے ہوئے لمحوں کی کہانیاں سناتا رہے گا۔ جمال چچا چلے گئے، مگر ان کے حصے کی محبت، ان کی میزبانی، ان کی خوش اخلاقی اور ان سے وابستہ بے شمار یادیں شاید اس برآمدے میں بہت دیر تک زندہ رہیں گی۔ وہاں رکھی ہوئی کوئی کرسی، چائے کا کوئی پیالہ، کسی شام کی خاموشی یا دروازے پر پڑنے والی کسی آہٹ میں شاید ان کی موجودگی کا احساس ہمیشہ باقی رہے۔

انسان رخصت ہو جاتا ہے، مگر محبتیں رخصت نہیں ہوتیں۔ رشتے ختم نہیں ہوتے، وہ یادوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جمال چچا بھی ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہیں، مگر ان کی شفقت، اپنائیت اور محبت ہماری یادوں میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ یہی شاید ایک انسان کی سب سے بڑی میراث ہے کہ اس کے جانے کے بعد بھی لوگ اسے یاد کر کے مسکرا دیں، آنکھیں نم ہو جائیں اور دل بے اختیار کہہ اٹھے، کاش! وہ آج بھی ہمارے درمیان ہوتے۔

قلم کاروں کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

غالب انسٹی ٹیوٹ اور این سی پی یو ایل کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار اختتام

نئی دہلی، 6 ستمبر (یو این آئی) غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار اتوار کے روز اختتام پذیر ہوا۔ سمینار کے آخری دن سمینار کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر علی احمد ادریسی نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انہوں نے کہا بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم ہندستان کی مختلف یونیورسٹیز کے ریسرچ اسکالر سے ملاقات کرپاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کن موضوعات پر تحقیقی کام ہورہے ہیں۔ اس اجلاس میں سید مظہر علی عباس نے مراۃ الاسرار اور شیخ عبدالرحمن چشتی ایک مطالعہ شرف الدین نے قیصر امین پور کی شاعری میں فکر، فن اور سماجی شعور کا تنقیدی مطالعہ، سجاد الرحمن نے معاصر اردو نظموں میں موضوعات کا تنوع نور عالم نے شفیع جاوید کی افسانہ نگاری، محمد علی پاشا نے ترقی پسند تحریک کے تحت لکھے گئے منتخب افسانوں کا مثبت اور منفی تجزیہ کے عنوان سے مقالے پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شاداب شمیم نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر احمد امتیاز نے کی۔ صدارتی خطاب کے دوران انہوں نے کہا تحقیقی مقالہ لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ اس کی عصری معنویت کیا ہے۔ جس موضوع پر ہم کام کر رہے ہیں اس کا کوئی رشتہ ہمارے زمانے سے بھی بنتا ہے یا نہیں۔ زمانہ بہت تبدیل ہوا ہے اسی طرح ہمارے مطالعے کی ترجیحات بھی تبدیل ہوئی ہیں۔ اس کا اظہار تحقیق میں بھی ہونا چاہیے۔ اس اجلاس میں محترمہ آل زہرہ زیدی نے سامی دور کے ماخذ میں ہندوایران کے مورخین کا تقابلی مطالعہ، محترمہ مریم بی نے اردو زبان وادب کے فروغ میں اقسام ذرائع ابلاغ کا حصہ، محمد شاداب انصاری نے کرشن چندر کے افسانوں میں نباتاتی عناصر کا تجزیہ، علی حسین نے احمد مشتاق کی غزلیہ شاعری، محترمہ عظمیٰ نے سید احمد شمیم کی ادبی خدمات کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر جاوید رحمانی نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خالد مبشر نے کی۔ صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا ہر دور اپنے ساتھ نئے چیلنج لے کر آتا ہے اور ان چیلنجز کا مقابلہ بھی کیا جاتا ہے لیکن تاریخ اس عہد کو امتیازی مقام دیتی ہے جو ان چیلنجز کا سامنا ہوش مندی سے کرتا ہے۔ آج تحقیق کے سامنے بھی نئے چیلنج ہیں لیکن ان کا سامنا ہم کس طرح کریں گے یہی ہماری شناخت کو قائم کرے گا۔ اس اجلاس میں امتیاز احمد نے بہار میں آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاری کے بدلتے موضوعات، محمد فدیان نے ساغر نظامی کی ادبی خدمات، محمد ریحان خان نے آغا حشر کاشمیری کی شاعری کی افادیت و معنویت، ساجد رضا نے بہار میں اردو افسانے کا تنقیدی جائزہ، عبیدالرحمن نے ابوالکلام قاسمی اور اردو تنقید کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت غلام سرور نے کی۔ سمینار کے آخری اجلاس کی صدارت ڈاکٹر مہتاب جہاں نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انہوں نے کہا مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ نئی نسل اب نئے موضوعات کی طرف متوجہ ہورہی ہے لہٰذا ان کے مطالعہ کا انداز بھی بہت مختلف ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے ملک کی تقریباً چالیس یونیورسٹیز کے ریسرچ اسکالر کو تین دنوں کے لیے جمع کیا اور انہیں یہ موقع دیا کہ اپنے شعبے کی نمائندگی کریں۔ اس اجلاس میں علی اشرف نے شمس الرحمن فاروقی اور تفہیم میر و غالب محترمہ شگفتہ خانم نے کشور ناہید کی شاعری میں عصر حاضر کے مسائل کی عکاسی، محترمہ فرحین خانم نے حمیدہ سالم کی خدمات اردو کی غیر افسانوی نثر کے حوالے سے، خلیق الرحمن اعوان نے چنڈی گڑھ، پنچ کولہ اور موہالی کے نمائندہ شعرا، محمد وسیم نے رسالہ شب خون کی ادبی صحافت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر ضوفشاں نے کی۔ سمینار کے آخر میں غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

الحکمہ فاؤنڈیشن کے مرکزی دفتر میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد

نئی دہلی، 6 ستمبر (یو این آئی) حسب سابق الحکمہ فاؤنڈیشن کے مرکزی دفتر میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر ریحان ندوی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور مفتی شاہد سرور صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ جلسہ کا آغاز حافظ قاری محمد مزمل کی تلاوت کلام پاک مع ترجمہ سے کیا گیا۔ اس کے بعد محمد صلعم کی شان میں محمد حسان ندوی اور اسرارالحق نے نعت پاک پیش کی گئی۔ اس کے بعد فاؤنڈیشن کے سکریٹری سید شعیب احمد نے فاؤنڈیشن کا مختصر تعارف پیش کیا اور فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو متعارف کرایا۔ انھوں نے اس موقع پر تمام لوگوں سے فاؤنڈیشن کے فلاحی کاموں میں بھرپور ساتھ دینے اور فاؤنڈیشن سے جڑنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے مقصد بعثت رسول صلعم پیش کرتے ہوئے کہا کہ محمد صلعم ہر قوم اور ہر زمانہ کے لئے رحمت، بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے، اسی کے ساتھ آپ صلعم نے زندگی کے نہ صرف ہر پہلو پر ہدایات واصول وضوابط پیش کئے بلکہ اپنی زندگی میں ان اصولوں پر عمل کرکے عملی نمونہ بھی پیش کیا اور بتایا کہ دنیوی واخروی ترقی اور کامیابی کے لئے محمد صلعم کی سیرت کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر ریحان ندوی صاحب نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور محمد صلعم کی تعلیمات میں حصول علم پر انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ اس میں اللہ کا فرمان رب زدنی علما یعنی اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، دعا بتا کر علم کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ ترقی کی ہر شاہ راہ علم سے ہی نکلتی ہے۔ دنیا میں متعدد فلاسفر اور علماء کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے دین کا علم حاصل کرنے کے بعد عصری علوم میں بھی مہارت حاصل کی اور علم سیاسیات، علم معاشیات، علم کیمیاء، علم طبیعیات، علم فلکیات، علم طب وغیرہ کے راہنما اصول پیش کئے، اسی کے ساتھ ساتھ علم جراحی کے آلات ایجاد کئے اور گردش خون کے اصول پیش کئے۔ بوعلی سینا کی تصنیف القانون فی طب اور ابن ہیثم کے امراض چشم اور جراحی کے اصولوں سے آج کی ماڈرن سائنس آج بھی استفادہ کرتی ہے۔ آسمان میں اڑنے کی کوشش کرنے کے آلات بنانے والا پہلا شخص بھی مسلمان ہی تھا۔ ڈاکٹر ریحان صاحب نے کہا کہ ہمیں حصول علم کے فروغ کے لئے اور حصول علم اور فروغ علم کے درمیان آنے والی روکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اس موقع پر مفتی شاہد سرور نے محمد صلعم کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں آپ صلعم کا نام بہت ادب واحترام سے لینا چاہئے اور آپ کے نام کے فوراً بعد درود پڑھنا نہیں بھولنا چاہئے کیونکہ تمام انبیاء میں آپکا مقام سب سے بلند و اعلیٰ ہے کیونکہ آپ کی تخلیق اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت آدم سے بھی پہلے فرمائی تھی یہ بات اور ہے کہ آپ صلعم دنیا میں تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے۔ اس موقع پر آپنے الحکمہ فاؤنڈیشن کی فلاحی کاموں اور کاوشوں کی تعریف کی اور فاؤنڈیشن کے روشن مستقبل کے لئے دعا کی۔ اس موقع پر ایک سیرت النبی صلعم پر ایک کوئز کمپٹیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً تیس سے زائد افراد نے شرکت کی، اول، دوئم اور سوئم مقام حاصل کرنے والے شرکاء کے ناموں کا اعلان کیا گیا جن کو بالترتیب محمد توفیق رضا (اول)، محمد ذوالفقار (دوئم)، رئیس احمد اور خواجہ مدبر حیات (سوئم) کو فاؤنڈیشن کے 15 نومبر 2026 کو انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، لودھی روڈ، نئی دہلی میں منعقد ہونے والے سالانا جلسہ میں انعامات سے نوازا جائے گا۔ پروگرام کے اختتام پر فاؤنڈیشن کی جانب سے محمد شعیب، ممبر، ایڈوائزری بورڈ نے لوگوں اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامات کے فرائض حسان ندوی نے ادا کئے۔ اس پروگرام کو آرگنائز کرنے میں مصطفی عالم، جاوید، سعد احمد، سید محمد معاذ وغیرہ نے تعاون کیا۔

قدیم مسجد کا انہدام قانون کی بالادستی پر ننگا ناچ: ملی کونسل

نئی دہلی، 6 ستمبر (پریس ریلیز) آل انڈیا ملی کونسل نے اتر پردیش کے ضلع سہارنپور کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع ایک سو سال سے زائد قدیم تاریخی مسجد کو انتظامیہ کی جانب سے بھاری پولیس فورس کی موجودگی میں منہدم کیے جانے کے واقعہ پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ آل انڈیا ملی کونسل کے قومی معاون جنرل سکریٹری سلیمان خان نے کہا ہے کہ سہارنپور کی تاریخی مسجد، جو کہ برطانوی دور یعنی 1911ء سے پہلے کی قائم شدہ ہے، کو رات کی تاریکی اور صبح سویرے بلڈوزر چلا کر مسمار کرنا نہ صرف بدنیتی پر مبنی ہے بلکہ آئینِ ہند اور عدالتوں کے ذریعے دیے گئے حقوقِ زیارت وعبادت کا کھلا مذاق ہے۔ سلیمان خان نے عبادت گاہوں سے متعلق قانون (Places of Worship Act, 1991) کا خاص طور پر حوالہ دیتے ہوئے کہا: ''پارلیمنٹ کا بنایا ہوا 1991ء کا عبادت گاہیں (خصوصی دفعات قانون) اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ 15/ اگست 1947ء کو کسی بھی مذہبی مقام کی جو قانونی و تاریخی حیثیت تھی، اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ سہارنپور کلکٹریٹ کی یہ مسجد ایک صدی سے زائد عرصے سے قائم تھی اور مسلسل 'وقف بالاستعمال' (Waqf by user) کے تحت قانوناً محفوظ تھی۔ انتظامیہ نے پلیسز آف ورشپ ایکٹ کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے آئینی ضمانتوں کو بلڈوزر تلے روند دیا ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ جب مسجد انتظامیہ عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) سے رجوع کرنے کی قانونی تیاری کر رہی تھی، تب انہیں اعلیٰ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا مناسب موقع دیے بغیر اتنی جلدی میں کارروائی کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مقصد صرف قانونی عمل کی تعمیل نہیں بلکہ ایک مخصوص ذہنیت کی تسکین تھی۔ علاوہ ازیں عوامی نمائندوں اور مقامی آبادی کو محبوس کر کے عوام کی آواز کو دبانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ آل انڈیا ملی کونسل نے مطالبہ کیا ہے کہ اس غیر قانونی اور جلد بازی میں کی گئی انہدامی کارروائی کا فوری طور پر اعلیٰ سطحی عدالتی جائزہ لیا جائے۔ اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور تاریخی و وقف جائیدادوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 1991ء کے پلیسز آف ورشپ ایکٹ پر اس کی روح کے مطابق سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔ تمام جمہوری اور انصاف پسند قوتیں اس آمرانہ رویے کے خلاف آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اپنی آواز بلند کریں۔ ملی کونسل نے واضح کیا ہے کہ انصاف کے حصول کے لیے تمام قانونی و آئینی راستے اختیار کیے جائیں گے اور ملک کے آئینی ڈھانچے کو کمزور کرنے کی کسی بھی کوشش کو خاموشی سے برداشت نہیں کیا جائے گا۔

امریکہ اور روس کے نمائندوں کی یوکرین امن مذاکرات کے اگلے اقدام پر گفتگو

ماسکو، 6 ستمبر (اسپوتنک/ یواین آئی) یوکرین کے ساتھ جاری جنگ کے درمیان روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور ان کے داماد جیرڈ کشنر سے ملاقات کی۔ اس دوران روس اور امریکہ کے نمائندوں نے یوکرین امن مذاکرات کے اگلے اقدام پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر پوتن نے ہفتے کے روز کریملن میں ہونے والی اس ملاقات کے دوران یوکرین امن مذاکرات کے آئندہ اقدامات پر گفتگو کی۔ اس بات چیت میں روس کی طرف سے کریملن کے معاون یوری اوشاکوف اور رشین ڈائریکٹ انویسٹمنٹ فنڈ (آر ڈی آئی ایف) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کیرل دمتریو نے شرکت کی۔ مسٹر دمتریو دیگر ممالک کے ساتھ سرمایہ کاری اور معاشی تعاون کے لیے مسٹر پوتن کے خصوصی نمائندے بھی ہیں۔ گفتگو کے دوران، روسی صدر نے صورتحال کو دشوار قرار دیا اور یوکرین تنازع کو حل کرنے کے لیے امریکی فریق کی کوششوں کا ذکر کیا۔ مسٹر اوشاکوف نے صحافیوں کو بتایا کہ مسٹر پوتن نے یوکرین تنازع کی تمام بنیادی وجوہات کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ روسی فریق نے بات چیت کے دوران خصوصی فوجی کارروائی کے دوران پیدا ہونے والی صورتحال کا واضح اور تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا، "روسی فریق نے جنگی علاقے میں روسی فوج کی واقعی پیش قدمی کا ذکر کیا، اپنے اہداف حاصل کرنے کا اعتماد ظاہر کیا اور یقینی طور پر تنازع کی تمام بنیادی وجوہات کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔" روس مسلسل یوکرین پر نازی لیڈران کی بحالی اور ان کی قصیدہ خوانی الزام لگاتا رہا ہے۔ روس کے مطابق، کئی مغربی سیاست دانوں نے بھی اس مسئلے کو نظر انداز کیا ہے۔

معروف ٹی وی پریزنٹر سارہ خلیفہ سمیت 11 کو سزائے موت

قاہرہ، 6 ستمبر (یواین آئی): مصر کی ایک عدالت نے معروف ٹی وی پریزنٹر سارہ خلیفہ سمیت 11 افراد کو منشیات کی تیاری اور اسمگلنگ سے متعلق مقدمے میں سزائے موت سنادی ہے۔ مصری سرکاری اخبار الاہرام کے مطابق عدالت نے ملزمان کو منظم جرائم کا گروہ تشکیل دینے، بڑی مقدار میں منشیات تیار کرنے اور اس کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کا مجرم قرار دیا۔ تفتیش کے دوران ملزمان کے قبضے سے 750 کلوگرام سے زائد منشیات، خام مواد اور منشیات تیار کرنے کے لیے قائم ایک لیبارٹری بھی برآمد ہونے کی اطلاع ہے۔ عدالتی فیصلے کے مطابق 39 سالہ سارہ خلیفہ اپنے ٹی وی پروگرام مشن امپاسبل کے ذریعے شہرت حاصل کر چکی تھیں۔ الزام ہے کہ انہوں نے بڑے پیمانے پر منشیات کے کاروبار کے لیے ایک پلاسٹک سرجری کلینک اور پروڈکشن کمپنی سمیت مختلف کاروباری سرگرمیوں کو مبینہ طور پر پردے کے طور پر استعمال کیا۔ عدالت کے مطابق ملزمان کے پاس بغیر لائسنس بھاری اسلحہ بھی موجود تھا۔ فیصلے سے قبل عدالت نے معاملے پر مصر کے مفتی اعظم سے بھی مذہبی رائے حاصل کی۔ سارہ خلیفہ اور دیگر ملزمان کو اغوا سے متعلق ایک الگ مقدمے میں بھی پانچ سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ مصری حکام کے مطابق مقدمے میں منظم جرائم اور منشیات کے نیٹ ورک سے متعلق دیگر شواہد بھی پیش کیے گئے تھے۔

اگلے ہفتے تریپورہ کا دورہ کرے گا مرکزی وزارت داخلہ کا اعلیٰ سطحی وفد

اگرتلہ، 6 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزارت داخلہ کا ایک اعلیٰ سطحی وفد اگلے ہفتے تریپورہ کا دورہ کرے گا۔ وفد 2024 میں ریاست کی حکمراں جماعت بی جے پی کی اتحادی ٹپرا موتھا کے ساتھ ہوئے سہ فریقی معاہدے پر عمل درآمد کے سلسلے میں تفصیلی بات چیت کرے گا۔ 4 ستمبر کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں اس معاملے میں اہم پیش رفت ہوئی۔ میٹنگ میں وزیراعلیٰ ڈاکٹر مانک ساہا اور ٹپرا موتھا کے سربراہ پردیوت کشور دیب برمن بھی شریک ہوئے۔ تقریباً دو سال کی تاخیر کے بعد معاہدے پر عمل درآمد کی سمت تیزی آئی ہے اور میٹنگ میں دو ماہ کے اندر عمل درآمد کا عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ 28 ستمبر کو تریپورہ قبائلی علاقہ خود مختار ضلع کونسل (اے ڈی سی) کے تحت گرام پریشد کے انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان انتخابات میں بی جے پی، ٹپرا موتھا اور انڈیجینس پیپلز فرنٹ آف تریپورہ (آئی پی ایف ٹی) مل کر الیکشن لڑیں گے، جبکہ ان کا مقابلہ مارکسوادی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی-ایم) اور کانگریس سے ہوگا۔ پردیوت کشور کے مطابق، مسٹر شاہ نے معاہدے کے بنیادی مسائل حل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے، جس میں اے ڈی سی انتظامیہ کو اراضی سے متعلق اختیارات دینا بھی شامل ہے۔ مجوزہ دورے کا مقصد اعلیٰ سطحی میٹنگ میں کیے گئے فیصلوں کو آگے بڑھانا اور معاہدے پر عمل درآمد کے عمل میں تیزی لانا ہے۔ توقع ہے کہ وزارت داخلہ کا وفد ریاستی حکومت، ٹپرا موتھا کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ فریقوں سے بات چیت کرے گا۔ سہ فریقی معاہدہ تریپورہ کے مقامی باشندوں سے متعلق مختلف مسائل کے حل کے لیے کیا گیا تھا، جن میں ان کے سیاسی، اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور آئینی حقوق سے متعلق امور شامل ہیں۔

مہاراشٹرا کے نجی اسپتال میں شیوسینکوں کا ہنگامہ، 17 کے خلاف مقدمہ درج

ممبئی، 6 ستمبر (یواین آئی) پال گھر میں دہی ہانڈی کے دوران زخمی ہونے والے گووندا کے علاج اور ڈسچارج کے معاملے پر ایک نجی اسپتال میں مبینہ ہنگامہ آرائی کے سلسلے میں پولیس نے شیوسینا کے ضلع صدر کندن سنکھے، رکن اسمبلی راجندر گاوت کے فرزند روہت گاوت اور پارٹی کے سٹی چیف راہل گھارات سمیت 17 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 6 ستمبر کی علی الصباح شیواجی چوک کے قریب واقع ریلیف اسپتال میں پیش آیا، جہاں دہی ہانڈی کی تقریبات کے دوران زخمی ہونے والے متعدد گووندا زیر علاج تھے۔ اسپتال انتظامیہ کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق شیوسینا کے رہنماؤں، عہدیداروں اور حامیوں پر مشتمل ایک گروپ مبینہ طور پر اسپتال کے احاطے میں داخل ہوا اور ایک زخمی گووندا کے علاج اور اسے ڈسچارج کیے جانے کے معاملے پر تنازع کھڑا ہوگیا۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مبینہ جھڑپ کے دوران بعض افراد نے ایک خاتون ڈاکٹر کے ساتھ بدسلوکی کی، اسپتال کی املاک کو نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیں اور عملے کے ایک رکن کے ساتھ مار پیٹ کی۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، جن میں جسمانی چوٹ پہنچانے، دانستہ توہین، مجرمانہ دھمکی، غیر قانونی طور پر داخل ہونے اور غیر قانونی اجتماع سے متعلق دفعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر میڈی کیئر سروس پرسنز اینڈ میڈی کیئر سروس انسٹی ٹیوشنز (تشدد اور املاک کو نقصان یا تباہی کی روک تھام) ایکٹ، 2010 کی دفعات 3 اور 4 بھی عائد کی گئی ہیں۔ مذکورہ قانون طبی عملے اور طبی اداروں کو تشدد اور املاک کو نقصان پہنچانے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ سانکھے، گاوت اور گھارات کے علاوہ مقدمے میں شیوسینا کے دیگر عہدیداروں، کارکنوں اور حامیوں کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور اسپتال میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کا باریک بینی سے جائزہ لیا جارہا ہے۔ تفتیش کے دوران دستیاب شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ پولیس کے مطابق، تاحال کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔ یہ واقعہ پالگھر سمیت ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں بڑے پیمانے پر منعقدہ دہی ہانڈی تقریبات کے دوران پیش آیا، جن میں بڑی تعداد میں گووندا نے انسانی اہرام بنا کر حصہ لیا۔

جسٹس اگروال راجستھان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مقرر

جے پور، 6 ستمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کے جج سنجے کمار اگروال کو راجستھان ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ صدر کی منظوری کے بعد چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کے جج سنجے کمار اگروال کو راجستھان ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ وہیں راجستھان ہائی کورٹ کے سینئر جج ڈاکٹر پشپیندر سنگھ بھاٹی کو جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں مقرریاں پانچ ستمبر کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے کی گئی ہیں۔

NF ریلوے کے جی ایم نے مسافروں کی سہولیات کا معائنہ کیا

مالیگاؤں، 6 ستمبر (ایجنسی) مسٹر چیتن کمار سریواستو، جنرل مینیجر، شمال مشرقی سرحدی ریلوے (NFR) نے 5 ستمبر 2026 کو ڈیزل لوکو شیڈ اور سلی گوڑی اسٹیشن کا معائنہ کیا۔ دورے کے دوران، انہوں نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے جاری بڑے کاموں، مسافروں کی سہولیات کے منصوبوں، اور آپریشنل سفری کارکردگی کو بڑھانے اور مسافروں کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے دیگر اقدامات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران جنرل منیجر کے ساتھ این ایف ریلوے ہیڈ کوارٹر اور کٹیہار ڈویژن کے سینئر افسران بھی تھے۔ سلی گڑی میں ڈیزل لوکو شیڈ میں، جنرل منیجر نے موجودہ انفراسٹرکچر، لوکوموٹیو کی دیکھ بھال کی سہولیات اور بہتری کے مختلف کاموں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے دستیاب سہولیات کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بناتے ہوئے مینٹیننس آپریشنز میں حفاظت، بھروسے اور کارکردگی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سلی گوڑی ریلوے اسٹیشن پر جناب چیتن کمار سریواستو نے مختلف ترقیاتی اور مسافروں کی سہولیات کے پروجیکٹوں کی پیشرفت کا جائزہ لیا اور متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ جاری اور مستقبل کے پروجیکٹوں پر تبادلہ خیال کیا۔ سلی گوڑی میں کئی اہم پروجیکٹ چل رہے ہیں، جن میں امرت بھارت اسٹیشن اسکیم کے تحت اسٹیشن کی دوبارہ ترقی بھی شامل ہے۔ بحالی کے کاموں میں ایک نئے فٹ اوور برج کی تعمیر، پلیٹ فارم 2 اور 3 پر پی پی شیڈز کی فراہمی، اور اسٹیشن کی نئی عمارت کی تعمیر شامل ہے۔ جنرل منیجر نے سلی گوڑی۔ الوباری روڈ اور سلی گوڑی۔ نیو جلپائی گوڑی سیکشنز کو دوگنا کرنے کے کاموں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ جدید اور مسافروں کے لیے دوستانہ ریل انفراسٹرکچر بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے معیار، حفاظت اور مسافروں کے آرام کے اعلیٰ معیار کو یقینی بناتے ہوئے تمام جاری کاموں کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ معائنہ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، جنرل منیجر نے کاکھیا۔ نیو بونگائیگاؤں-R39Y-R39Y ونڈو ٹریلنگ سیکشن کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے ٹریک کی حالت، ریلوے کے بنیادی ڈھانچے، اور حال ہی میں شروع کیے گئے کاموں کے ساتھ ساتھ سیکشن پر جاری ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ معائنہ اور بعد ازاں جائزہ میٹنگوں کے دوران، جنرل منیجر نے ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور آپریشنل کاموں کو بہتر بنانے میں ریلوے حکام اور عملے کی سرشار کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے NFR پر منصوبوں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے، معیار اور حفاظتی معیارات پر عمل کرنے، اور محفوظ، قابل بھروسہ، اور موثر ریل خدمات فراہم کرنے پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے کے لیے مشترکہ کوششوں کی اہمیت پر زور دیا۔

زہریلی شراب کے معاملے میں 6 دکانیں سیل، اعلیٰ افسران نے جائزہ لیا

ساگر، 6 ستمبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش میں ساگر ضلع کے بنڈا ڈیولپمنٹ بلاک کے نوراج اور گوگرا خورد گاؤں میں مشتبہ زہریلی شراب پینے سے ہوئی اموات کے بعد اعلیٰ افسران نے موقع پر پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لیا۔ ساگر ڈویژنل کمشنر، پولیس انسپکٹر جنرل، کلکٹر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی اور اسپتال میں زیر علاج مریضوں کے علاج کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسران نے غیر قانونی شراب کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ احتیاطی طور پر علاقے کی چھ شراب کی دکانوں کو سیل کرکے ان کے نمونے لینے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ بارٹھی، بنڈا، شاہ گڑھ، مگردھا، ونائیکا، دلیپت پور اور برایٹھا کی دکانوں سے نمونے لینے کی کارروائی کی جارہی ہے۔ دستیاب اطلاعات میں دکانوں کی تعداد چھ بتائی گئی ہے، جبکہ مقامات کی فہرست سات کی ہے۔

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام مشاعرۂ یوم اساتذہ کا انعقاد

نئی دہلی، 6 اگست (یو این آئی) اردو اکادمی، دہلی کا شمار ملک کے ان ممتاز اور متحرک ادبی و ثقافتی اداروں میں ہوتا ہے جو کئی دہائیوں سے اردو زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ اپنی شاندار ادبی روایات کو بھی تسلسل کے ساتھ زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یومِ اساتذہ کے موقع پر منعقد ہونے والا یومِ اساتذہ کا مشاعرہ بھی اسی خوبصورت روایت کی ایک اہم کڑی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہر سال 5 ستمبر کو پورے ہندوستان میں یومِ اساتذہ منایا جاتا ہے۔ یہ دن ملک کے سابق صدرِ جمہوریہ اور ممتاز فلسفی و ماہرِ تعلیم ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے یومِ پیدائش کی مناسبت سے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ملک بھر کے اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں اساتذہ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اردو اکادمی، دہلی اپنی ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کے تحت ہر سال یومِ اساتذہ کے موقع پر ایک باوقار مشاعرے کا اہتمام کرتی ہے جس میں اسکولوں، کالجوں اور جامعات سے وابستہ اساتذہ اپنی معیاری اور سنجیدہ شاعری پیش کرتے ہیں۔ اسی دیرینہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے آج قمر رئیس سلور جبلی آڈیٹوریم میں یومِ اساتذہ کے مشاعرے کا شاندار انعقاد کیا گیا، جس میں درس و تدریس سے وابستہ شعرانے اپنی منتخب تخلیقات پیش کر کے محفل کو ادبی وقار اور شعری حسن سے آراستہ کیا۔ اس بامقصد مشاعرے میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب علی رضا زیدی، سابق رکن مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن، حکومتِ ہند نے شرکت کی، جبکہ مشاعرے کی صدارت کی ذمہ داری پروفیسر خالد محمود، سابق صدرِ شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ادا کی۔ پروگرام کی ابتدائی نظامت جناب سفیر صدیقی نے کی، جبکہ مشاعرے کی نظامت کے فرائض جناب سلمان سعید نے نہایت عمدگی سے انجام دیے۔ مشاعرے کے باقاعدہ آغاز سے قبل اردو اکادمی کے سینئر کارکنان جناب محمد ہارون اور جناب عزیر حسن قدوسی نے مہمانِ خصوصی جناب علی رضا زیدی اور صدرِ مشاعرہ پروفیسر خالد محمود کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انھیں پودے پیش کیے۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی، صدرِ مشاعرہ اور تمام معزز شعرانے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے یومِ اساتذہ کے مشاعرے کا باضابطہ آغاز کیا۔ اس موقع پر جناب علی رضا زیدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یومِ اساتذہ کی اہمیت اور تعلیم و تربیت میں استاد کے بنیادی کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے اپنی تعلیمی اور ذاتی زندگی کے بعض تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بچپن میں جب یومِ اساتذہ کا دن آتا تھا تو وہ اس بات کے لیے بے حد پُرجوش ہوتے تھے کہ اس دن انھیں بھی استاد بننے کا موقع ملے گا۔ اس دن سے وابستہ محبت، احترام اور جذبہ آج بھی ان کے دل میں اسی طرح موجود ہے۔ انھوں نے استاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ طالب علم کو اپنے تعلیمی سفر کے دوران شاید استاد کی قدر و منزلت کا مکمل احساس نہیں ہوتا، لیکن جب وہ تعلیم مکمل کر کے عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اسے اپنے اساتذہ کی شفقت، رہنمائی اور کرم فرمائیوں کی حقیقی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ماں باپ بچے کو دنیا میں لاتے ہیں، لیکن اسے زندگی جینے کا سلیقہ استاد سکھاتا ہے۔ ایک استاد صرف ایک طالب علم کی تربیت نہیں کرتا بلکہ پوری نسل کی فکری و اخلاقی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج مسلم معاشرے میں بچوں کی تعلیم کے حوالے سے جو مثبت اور عملی تبدیلیاں نظر آرہی ہیں، ان کے پسِ پشت اساتذہ کی مسلسل محنت اور کوششیں بھی شامل ہیں۔ انھوں نے بطور رکن مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تعلیمی اور امدادی سرگرمیوں کے تحت انھوں نے جموں و کشمیر، چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ جیسے علاقوں کے غریب اور پسماندہ اسکولوں کی مالی معاونت کرائی اور ان کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش کی۔ آخر میں صدرِ مشاعرہ پروفیسر خالد محمود نے مشاعرے کو معیاری اور کامیاب قرار دیتے ہوئے تمام شعرا کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ مشاعرے میں شریک تمام منتخب شعرا اپنے اپنے میدان میں استاد کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی علمی و تخلیقی بصیرت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایسے باکمال شعرا جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو محفل کی رونق اور ادبی وقار میں اضافہ ہونا فطری امر ہے اور ان کی شرکت ہی اس مشاعرے کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ انھوں نے مشاعرے کی نظامت کے حوالے سے کہا کہ کسی بھی مشاعرے میں سب سے آسان ذمہ داری صدرِ مشاعرہ کی ہوتی ہے، جبکہ سب سے مشکل کام ناظمِ مشاعرہ کا ہوتا ہے۔ انھوں نے ناظمِ مشاعرہ جناب سلمان سعید کو ان کی عمدہ اور خوب صورت نظامت پر مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ وہ اب تک تقریباً اسی مشاعروں کی صدارت کر چکے ہیں، لیکن ایسا مشاعرہ بہت کم دیکھنے کو ملا جس میں زیادہ تر شرکا ان کے دوست اور شاگرد ہوں۔ انھوں نے اسے ایک یادگار اور کامیاب مشاعرہ قرار دیتے ہوئے تمام شعرا کو مبارکباد پیش کی۔ یومِ اساتذہ کی مناسبت سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے پروفیسر خالد محمود نے کہا کہ یہ دن اساتذہ کی علمی و تعلیمی خدمات کے اعتراف اور ان کے احترام کے طور پر منایا جاتا ہے۔ چونکہ 5 ستمبر سابق صدرِ جمہوریہ اور ممتاز ماہرِ تعلیم ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کا یومِ پیدائش ہے، اسی مناسبت سے یہ دن یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ اپنے اساتذہ کی قدر کریں، ان کی دی ہوئی رہنمائی اور راستے پر چلیں اور اپنی زندگی کی ہر کامیابی میں اپنے اساتذہ کو یاد رکھیں۔ اساتذہ کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی خراجِ تحسین نہیں ہوسکتا کہ ان کے شاگرد ان کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں آگے بڑھائیں۔ آخر میں اردو اکادمی، دہلی کے سینئر کارکن جناب محمد ہارون نے مہمانِ خصوصی، صدرِ مشاعرہ، تمام معزز شعرا اور شرکائے محفل کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے مشاعرے کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے تمام شرکا کی شرکت کو سراہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی ایسی ادبی و ثقافتی محافل میں ایک دوسرے سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انہی کلمات کے ساتھ انھوں نے تمام حاضرین کا بھی شکریہ ادا کیا اور یومِ اساتذہ مشاعرے کے اختتام کا اعلان کیا۔ مشاعرے میں پڑھے گئے منتخب اشعار قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں:

جسے دیکھو چھپا پھرتا ہے خالد
جماعت آ گئی ہے میوات والی
(پروفیسر خالد محمود)

صدیوں سے ایک جان تھے کس آن بان سے
رشتے کہاں چلے گئے سب درمیان سے
(پروفیسر فاروق بخشی)

وہ میرے عشق سے پہلے نہ تھا اتنا دلکش
ازسرِ نو اسے ایجاد کیا ہے میں نے
(پروفیسر خالد علوی)

ایک عالم کو تیرا تیر نشانہ کرکے
آن بیٹھا ہے میرے دل میں ٹھکانہ کرکے
(پروفیسر احمد محفوظ)

عجیب حبس کا عالم ہے کوئی تحفہ لا
میں آبشار خریدوں، تو ایک دریا لا
(پروفیسر کوثر مظہری)

آج ہم کوئی الگ، کوئی نئی بات کریں
یوں کریں عمر گزشتہ سے ملاقات کریں
(ڈاکٹر شبانہ نظیر)

ایک خواب کی تعبیر کی تردید ہوئی تھی
ہم لوگ حقیقت میں اسی خواب سے نکلے
(پروفیسر رحمٰن مصور)

کاتبِ تقدیر نے لکھی پریشانی بہت
اور ہمیں کرنی ہے اب ان کی نگہبانی بہت
(پروفیسر عفت زریں)

کیوں نہ ہو مغرور اردو کی غزل تشہیر سے
فکر کا انداز غالب سے ملا، فن میر سے
(اعجاز انصاری)

صرف اپنوں کو نہیں سارے زمانے کے لیے
عمر میں نے کاٹ دی اردو پڑھانے کے لیے
(ڈاکٹر وسیم راشد)

دور تک اپنی ہی آواز سنا کرتا ہوں
خاموشی جانے کسے یاد کیا کرتی ہے
(پروفیسر احمد امتیاز)

سوچ کر اس کو میرا دل آج بھر آیا تو کیا
وہ جزیرہ ہے، جزیرے میں کھنڈر آیا تو کیا
(ڈاکٹر واحد نظیر)

اہل قلم بھی کیا لکھیں جرأت ہی کھوگئی
اس قوم کی وہ فہم و فراست ہی کھوگئی
(شہلا نواب)

سنی ہے تیری حکایات دلکشی جب سے
چمن تمام تیرے رنگ کی تلاش میں ہے
(ڈاکٹر خالد مبشر)

کتنا مشکل ہوں یہ اندازہ تجھے کیا ہوگا
میں تیرے سامنے آسان بنا رہتا ہوں
(اختر اعظمی)

غریبی توڑ دیتی ہے انا کے خول کو آخر
بہت مضبوط ہوکر بھی بیچارے ٹوٹ جاتے ہیں
(ارشاد احمد ارشاد)

مشرقی ریلوے کی خبر

ایسٹرن ریلوے نے سیالدہ یارڈ میں ٹریک اپ گریڈ کام مکمل کیا

کولکاتا، 6 ستمبر (پریس ریلیز) ایسٹرن ریلوے کی جنرل منیجر محترمہ گیتیکا پانڈے کی رہنمائی اور قیادت میں 5 اگست 2026 کو ایسٹرن ریلوے نے سیالدہ یارڈ میں بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کا ایک بڑا کام کامیابی سے مکمل کیا۔ ٹریک کی تجدید اور جدید کاری کا یہ اہم کام 00:00 سے 07:00 تک ایک مقررہ ٹریفک بلاک کے دوران کیا گیا۔ اس بڑے ٹریک کی تجدید اور جدید کاری کا کام 00:00 سے 07:00 تک ایک مقررہ ٹریفک بلاک کے دوران انجام دیا جانا تھا، جسے سگنل انٹرلاکنگ (SID 4) 4 اور ضروری خط وکتابت کی تکمیل کے ساتھ 06:40 پر کامیابی سے منسوخ کردیا گیا۔ ریلوے مسافروں کی سہولت کو یقینی بنانے کے لیے ٹرین آپریشن کو بلاک کے دوران سیالدہ اسٹیشن کی حدود میں ڈاؤن مین لائن پر Km 0/17s سے 0/20s کے درمیان سینئر سیکشن انجینئر/ مستقل راستہ/ سیالدہ کی نگرانی میں کیا گیا۔ سیالدہ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر شری راجیو سکسینہ کی مجموعی نگرانی میں اس ٹریک کی جدید کاری کا کام مقررہ وقت کے اندر کامیابی سے مکمل کیا گیا۔ اس ترقیاتی کام کے تحت پوائنٹس 208/209B اور 206B (8.5 اور 1 میں 1 ٹرن آؤٹ) کو 52 کلوگرام ریل سے 60 کلوگرام ریل میں تبدیل کیا گیا۔ کام کے لیے 60 کلوگرام ریل کو پہلے سے تیار شدہ والے جوائنٹ کی تنصیب، ہر ایک ریل 5 کے مجموعی طور پر موصل موصل جوائنٹ۔ 6 0 کلوگرام ریل کا 112.00 میٹر، اور سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ ضروری پوائنٹ موٹرز کو انڈین ریلوے کے معیاری گراؤنڈ فٹنگ کے ساتھ تبدیل کرنا۔ اس کام کے لیے مناسب انسانی وسائل تعینات کیے گئے تھے جن میں 80 ورکرز، ایک گیس کٹنگ سیٹ، 2 ڈیپارٹمنٹل فنرز اور 42 ڈیپارٹمنٹل ٹریک مین شامل تھے۔ آپریشن کی نگرانی اور رہنمائی کے لیے سائٹ پر موجود سینئر افسران میں ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے مینیجر (سیالدہ)، سینئر ڈویژنل انجینئر (سیالدہ) اور اسسٹنٹ سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر (سیالدہ) شامل تھے۔ بنیادی ڈھانچے کی اس اہم کامیابی پر بات کرتے ہوئے، شری شبرام ماجھی، چیف پبلک ریلیشن آفیسر، مشرقی ریلوے نے کہا، "ٹریک کی فٹنگز اور لے آؤٹ کو 52 کلوگرام سے 60 کلوگرام ریل سیکشن میں تبدیل کرنے اور سیالدہ یارڈ میں پوائنٹ موٹرز کی تبدیلی کا مقصد ریل کی حفاظت کو بڑھانا اور ٹرینوں کی نقل و حرکت کی مجموعی حفاظت کو بہتر بنانا ہے۔ ریلوے تمام مسافروں کے لیے محفوظ، قابل بھروسہ اور پریشانی سے پاک ریل سفر کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل سرگرم ہے۔"

سی پی آئی وفد کا سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ

بیگوسرائے،06 ستمبر (نورعالم) سی پی آئی کے ضلع سکریٹری اور سابق ایم ایل اے اودھیش کمار رائے کی قیادت میں پارٹی قائدین کے ایک وفد نے صاحب پور کمل اور بلیا بلاکس کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرہ لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ امداد فراہم کرنے کے لیے انتظامیہ سے لڑیں گے۔ پارٹی رہنماؤں نے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے چیچیا ہی اور تلسی ٹول سمیت کئی علاقوں کا دورہ کیا۔ متاثرہ لوگوں نے رہنماؤں کو ریلیف اور ضروری خدمات کی کمی سے آگاہ کیا۔ سی پی آئی کے ضلع سکریٹری اور سابق ایم ایل اے اودھیش کمار رائے نے کہا کہ مقامی انتظامیہ اپنی پوری صلاحیت کے مطابق راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہے، لیکن ریاستی اور مرکزی حکومتیں سیلاب کی شدت کو دیکھتے ہوئے مطلوبہ سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں کی باقاعدہ نگرانی اور ضرورت مند خاندانوں کے لیے مناسب امداد کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ معائنے کے دوران سی پی آئی (ایم) کے بہت سے کارکنان اور مقامی لوگ، شمبھو سکریٹری بورڈ ممبر پرتاپ نارائن سنگھ، بلیا زون کے وزیر سنجیو سروج، طالب علم امین حمزہ، انور عالم، نوشاد عالم، بخشی، راجیش کمار راجیش، رام پراویش مہتو موجود تھے۔

مجلس شعر و ادب کشن گنج کی ماہانہ شعری و ادبی نشست کا انعقاد

کشن گنج،6 ستمبر (پی ایناٗیس) مجلسِ شعر و ادب، کشن گنج کے زیرِ اہتمام کوٹھا پنچایت بھون، پوٹھیا میں ماہانہ شعری و ادبی نشت کے موقع پر نوجوان شاعر آفتاب اظہر صدیقی کے پہلے شعری مجموعہ کلام ''اشکِ وفا'' کی رسم اجرا کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جو اردو ڈائریکٹوریٹ بہار سرکار کے مالی تعاون سے اشاعت پذیر ہوئی ہے۔ ''اشکِ وفا'' کو پوٹھیا بلاک کا پہلا شعری مجموعہ کلام قرار دیا گیا، جسے اہلِ ادب نے علاقے کی شعری و ادبی تاریخ میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ تقریب کی صدارت معروف ادیب، افسانہ نگار و شاعر جناب احسان الاسلام احسان قاسمی (پورنیہ) نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر طیب فرقانی نے انجام دیے۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر پرمود بھارتیہ، پرنسپل جی ایل ایم کالج، بن منکھی، پورنیہ تھے۔ تقریب میں علاقے کے ممتاز شعراء، ادباء، اساتذہ، سماجی و تعلیمی شخصیات اور معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شعری نشست میں شعرائے کرام نے اپنا کلام پیش کرکے محفل کو ادبی رنگ بخشا۔ صدارتی خطاب میں جناب احسان الاسلام احسان قاسمی نے کہا کہ کسی بھی علاقے کی تہذیبی اور فکری شناخت میں شعر و ادب کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آفتاب اظہر صدیقی کا مجموعہ کلام ''اشکِ وفا'' منظرِ عام پر آنا خوش آئند ہے، خصوصاً اس لیے کہ یہ پوٹھیا بلاک کا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتاب کی اشاعت صرف ایک شاعر کی کامیابی نہیں بلکہ پورے علاقے کے لیے باعثِ فخر ہے۔ نئی نسل کو مطالعہ، ادب اور تخلیقی سرگرمیوں سے جوڑنے کے لیے ایسی ادبی نشستوں کا تسلسل ضروری ہے۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر پرمود بھارتیہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ شعر و ادب انسانی جذبات، احساسات اور معاشرتی شعور کی ترجمانی کرتا ہے۔ ''اشکِ وفا'' جیسے مجموعہ کلام کی اشاعت اس بات کی علامت ہے کہ سیمانچل کے دور افتادہ علاقوں میں بھی ادبی صلاحیتیں موجود ہیں اور انہیں مناسب پلیٹ فارم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے آفتاب اظہر صدیقی کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب نوجوانوں کو ادب سے قریب کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ تقریب میں شریک جناب قمر الہدیٰ، ایم ایل اے کشن گنج نے آفتاب اظہر صدیقی کو مجموعہ کلام کی اشاعت پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ کشن گنج اور پورے سیمانچل میں بے پناہ ادبی و علمی صلاحیتیں موجود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور نوجوان قلم کاروں کو آگے آنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ شعر و ادب معاشرے میں مثبت فکر، تہذیبی شعور اور انسان دوستی کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ مولانا نعیم الدین قاسمی، معروف اسلامی اسکالر کشن گنج نے کہا کہ اردو ادب ہماری تہذیبی اور فکری میراث کا اہم حصہ ہے۔ ''اشکِ وفا'' میں شاعر کے ذاتی احساسات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور انسانی جذبات کی ترجمانی بھی نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قلم ایک بڑی ذمہ داری ہے اور شاعر و ادیب کو چاہیے کہ وہ اپنے فن کے ذریعے معاشرے میں خیر، محبت، اخلاق اور مثبت فکر کو فروغ دے۔ انہوں نے آفتاب اظہر صدیقی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کتاب کو علاقے کے لیے ایک قابل ذکر ادبی اضافہ قرار دیا۔ صاحبِ کتاب آفتاب اظہر صدیقی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ''اشکِ وفا'' کی اشاعت ان کے لیے خوشی اور اعزاز کا لمحہ ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ احساس بھی ہے کہ کتاب کی صورت میں اپنے خیالات اور احساسات قارئین کے سامنے رکھنا ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پوٹھیا بلاک کی ادبی تاریخ میں ایک نئی شروعات ہے۔ انہوں نے تمام شعراء، ادباء، اساتذہ، مہمانان اور اہلِ علاقہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تقریب میں شرکت کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ شعری نشست میں ڈاکٹر قسیم اختر، صدر شعبہ اردو مارواڑی کالج کشن گنج، جناب ممتاز نیر ٹھاکر گنج، ڈاکٹر طیب فرقانی کانکی، جناب شہباز مظلوم پردیسی اسلام پور، جناب عمران علیمی شاد کشن گنج، جناب آرزو صابر کشن گنج، جناب سعید الرحمٰن ٹھاکر گنج، جناب محسن نواز محسن دیناچور، جناب رونق مرشد آبادی کشن گنج اور جناب سید جعفر امام کشن گنج نے اپنا کلام پیش کیا، جسے سامعین نے خوب سراہا۔ تقریب میں جناب ایچ رحمن پورنیہ، جناب دیو آنند پورنیہ، جناب قمر الہدیٰ ایم ایل اے کشن گنج، جناب عبید حسن، جناب لعل محمد، مکھیا عبدالتواب کوٹھا، مولانا نعیم الدین قاسمی، جناب سفیر الدین راہی ڈائریکٹر اوریکل انٹرنیشنل اسکول چکلہ کشن گنج، جناب ماسٹر زاہد الرحمٰن پدم پور، جناب ابوسالک شہید ندوی اقصیٰ انٹر ایڈورٹائزنگ کشن گنج، جناب ماسٹر عارفین نور ماہر تعلیم کشن گنج، جناب مشتاق گوہر گورنمنٹ ٹیچر ٹھاکر گنج، جناب ثاقب احمد ڈائریکٹر سیمانچل لائبریری کشن گنج، جناب ماسٹر وصی احمد چھترگاچھ، جناب ماسٹر فضل رحیم انور چودھری چھترگاچھ، جناب ماسٹر مقصود عالم چھترگاچھ، مولانا زین العابدین سنابلی جنرل سکریٹری ضلعی جمعیت اہلِ حدیث کشن گنج، مولانا عبدالواحد بخاری، مولانا عبدالمنتقم فرقانی، ماسٹر قیصر عالم، انجینئر عبدالسبحان، مولانا نسیم اختر محمدی، مولانا وکیل احمد قاسمی، مولانا آصف قاسمی، مولانا ساجد حسین قاسمی، مولانا مرغوب الرحمٰن، مفتی نواز شمس علی، مولانا عبدالرقیب بخاری اور مولانا یاسین محمدی سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر قسیم اختر (صدر شعبہ اردو مارواڑی کالج کشن گنج م) اور مولانا ابوسالک ندوی (ڈائریکٹر اقصیٰ ایڈورٹائزنگ، کشن گنج) نے صاحب کتاب آفتاب اظہر صدیقی کو بہت عمدہ اور خوبصورت سپاس نامے پیش کیے۔ جس کو شرکائے نشست نے تحسین کی نگاہوں سے دیکھا۔ تقریب کے اختتام پر ''اشکِ وفا'' کی رسم اجرا انجام دی گئی اور صاحبِ کتاب آفتاب اظہر صدیقی کو ادبی و علمی شخصیات کی جانب سے مبارک باد اور نیک خواہشات پیش کی گئیں۔ شرکائے تقریب نے اس امید کا اظہار کیا کہ پوٹھیا بلاک سے شعری مجموعے کی اس پہلی اشاعت کے بعد علاقے میں ادبی سرگرمیوں کو مزید فروغ ملے گا اور نئی نسل کے شعراء و قلم کاروں کو اپنی تخلیقات منظرِ عام پر لانے کے مواقع حاصل ہوں گے۔

سیلاب متاثرہ علاقوں میں امدادی کام جنگی پیمانہ پر جاری: ڈی ایم

بیگوسرائے،06 ستمبر (نورعالم) ضلع مجسٹریٹ رچی پانڈے نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی موجودہ صورتحال، کشتی چلانے، کمیونٹی کچن، صحت کی خدمات، مویشیوں کے تحفظ، پشتوں کی نگرانی اور دیگر انتظامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ ضلع میں سیلاب کی صورتحال بدستور سنگین ہے اور پانی کی سطح بڑھ رہی ہے۔ دوپہر 12 بجے موصول ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق دریائے گنگا میں پانی کی سطح 51.43 میٹر ریکارڈ کی گئی جب کہ خطرے کا نشان 76.41 میٹر ہے۔ سیلاب کی بلند ترین سطح 52.43 میٹر ہے۔ اس صورتحال میں ضلعی انتظامیہ پوری طرح الرٹ ہے۔ تمام متعلقہ اہلکار علاقے کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ عوامی نمائندوں اور عام لوگوں سے ان کے مسائل جاننے کے لیے مسلسل رابطہ قائم کیا جا رہا ہے، تاکہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی جا سکے۔ فی الحال، ضلع کے آٹھ بلاکس میں 39 پنچایتیں، جن میں 37 گرام پنچایتیں اور دو شہری علاقے شامل ہیں، سیلاب سے متاثر ہیں۔ 189 دیہاتوں میں کل 245,95 خاندان متاثر ہوئے ہیں، جو تقریباً 900,380 کی آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں آمد و رفت اور امدادی کاموں کے لیے ضلع میں دستیاب 260 کشتیوں میں سے 223 اس وقت کام میں ہیں۔

سابق رکن پارلیمنٹ پروفیسر چندر بھانو دیوی کی برسی منائی گئی

بیگوسرائے،06 ستمبر (نورعالم) بلیا لوک سبھا سے سابق ممبر پارلیمنٹ اور بہار پبلک سروس کمیشن کے رکن پروفیسر چندر بھانو دیوی کی برسی آج CBRKC فاؤنڈیشن کے دفتر میں عقیدت کے ساتھ منائی گئی۔ تقریب کے مقررین نے چندر بھانو دیوی کی عوامی زندگی، ان کے سماجی تحفظات اور عام لوگوں کے ساتھ ان کی وابستگی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگی معاشرے اور ضرورت مندوں کی خدمت کے لیے وقف تھی۔ ان کے خیالات اور عوامی خدمت کا جذبہ آج بھی مشعل راہ ہے۔ لوگوں نے ضلع میں ان کے ترقیاتی کام اور ان کے ذاتی رویے اور طرز عمل کو بھی یاد کیا۔ اس موقع پر سی بی آر کے سی ایم ایل اے کی طرف سے قائم کردہ فاؤنڈیشن کے ذریعے صدر اسپتال بیگوسرائے میں سینکڑوں مریضوں میں پھل تقسیم کیے۔ پروگرام میں کانگریس وچار منچ کے ضلع صدر رام پدارتھ یادو، ایڈوکیٹ دیپک کمار، پشکر گوتم، کمیش شانڈلیا، ابھیشیک کمار، موہت سنگھ، آرین راج، سچن کمار، رتنیش کمار تلو، ونود کمار وغیرہ موجود تھے۔

بی جے پی کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک میں نفرت کا ماحول ہے: فاطمی

سمستی پور06 ستمبر (تنویر عالم تنہا) سابق مرکزی وزیر اور آر جے ڈی اقلیتی سیل کے قومی صدر محمد علی اشرف فاطمی نے کہا ہے کہ مرکز اور ریاست میں قائم بی جے پی کی قیادت والی حکومت ہر محاذ پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ بی جے پی کی غلط پالیسیوں کے باعث آج پورے ملک میں نفرت کا ماحول پیدا ہوا ہے۔ ذات پوچھ کر اقلیتوں کی پٹائی کی جا رہی ہے۔ اقلیتوں کے ساتھ ہر محاذ پر سوتیلا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ مسٹر فاطمی ہفتے کی شام متھراپور میں واقع یوتھ آر جے ڈی لیڈر جمشید عادل کی رہائش گاہ پر منعقدہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ آر جے ڈی کے قومی صدر تیجسوی یادو کی ہدایت پر پورے بہار میں جاری جن سمپرک یاترا کے تحت وہ آج سمستی پور پہنچے ہیں اور اقلیتی برادری کے لوگوں کے ساتھ میٹنگ کر کے مسلمانوں کے زمینی مسائل، ان کی موجودہ حالات اور ان کے ساتھ ہونے والے تفریق وغیرہ کو درج کر کے ایک رپورٹ تیار کر کے سونپی جائے گی، تاکہ آنے والے وقت میں پارٹی اسے سڑک سے لے کر ایوان تک اٹھا سکے۔ انہوں نے اس موقع پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ آج پورے ملک میں نفرت کا ماحول ہے، سماجی ہم آہنگی میں زبردست گراوٹ آئی ہے، آج قومی یکجہتی اور جمہوریت کو بچانے کی ضرورت ہے۔ وہیں اس موقع پر آر جے ڈی کے سابق رکن اسمبلی اختر الاسلام شاہین نے کہا کہ آج پورے ملک میں فرقہ پرست طاقتوں کا بول بالا ہے۔ ہر طرف نفرت ہی نفرت کا ماحول ہے۔ لوگوں کو ذات اور مذہب میں بانٹا جا رہا ہے۔ ذات پوچھ کر پٹائی کی جا رہی ہے۔ راشٹریہ جنتا دل ہمیشہ سے اس کے خلاف آواز اٹھاتی رہی ہے اور آگے بھی اٹھاتی رہے گی۔ اسی طرح یوتھ آر جے ڈی لیڈر جمشید عادل عرف سونو کریم نے کہا کہ راشٹریہ جنتا دل نے کبھی بھی فرقہ پرست طاقتوں سے ہاتھ نہیں ملایا اور ہمیشہ اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھاتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر جے ڈی، آر ایس ایس کے ناپاک عزائم کو بہار میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ اس موقع پر آفتاب احمد، رضی الاسلام رجو، عزیز الرحمن، محمد علی امام، احسان الحق چننے، سید مسرور حسین فیضی، منیر عالم، عادل حسین، شمشیر عالم عرشی، ڈاکٹر شاہنواز، تبریز عالم، ڈاکٹر نوشاد، مسرور عالم، شاہجہاں اختر، فیاض احمد، آفتاب حمزہ، صادق خورشید، محمد صدام، فاروق عبداللہ ایڈوکیٹ، انجینئر نجم الثاقب، شمس تبریز سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

اے ایم یو ایلومنی کے زیر اہتمام جتوار پور میں مفت صحت جانچ کا انعقاد

سمستی پور06 ستمبر (تنویر عالم تنہا) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایلومنی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام آج شہر سے متصل جتوار پور چوتھ واقع اسٹڈی سینٹر کے احاطے میں مفت صحت جانچ پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے معروف ڈاکٹروں نے اپنا تعاون دیتے ہوئے مریضوں کی صحت کی جانچ کی اور انہیں مفت مشورہ دیا۔ اس موقع پر پروگرام کے کنوینر سید عرفان حسین (علیگ) نے کہا کہ صحت ہزار نعمت ہے'' یہ ایک ایسی سچائی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ایک صحت مند جسم میں ہی ایک صحت مند دماغ بسا کرتا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی نے بے پناہ ترقی کی ہے، وہیں دوسری طرف انسان مختلف قسم کی نئی اور پیچیدہ بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ آج کے دور میں علاج اور طبی جانچ (میڈیکل چیک اپ) اتنے مہنگے ہو چکے ہیں کہ غریب اور متوسط طبقے کے لوگ باقاعدگی سے اپنی صحت کی جانچ کروانے سے قاصر ہیں۔ ایسے ماحول میں مفت صحت جانچ کیمپوں کا انعقاد معاشرے کے لیے ایک مسیحا کا درجہ رکھتا ہے۔ وہیں ڈاکٹر ایس اے عالم (علیگ) نے کہا کہ مفت صحت جانچ کیمپوں کی اہمیت اکثر لوگ بیماری کی ابتدائی علامات کو معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیتے ہیں، جو بعد میں کسی بڑی یا جان لیوا بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ مفت صحت جانچ کیمپوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے بیماریوں کی ابتدائی سطح پر ہی تشخیص ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر بلڈ پریشر، شوگر (ذیابیطس)، اور دل کے امراض ایسی بیماریاں ہیں جن کا بروقت پتا چل جائے تو انسان مناسب پرہیز اور علاج سے ایک طویل اور صحت مند زندگی گزار سکتا ہے۔ معاشرے کے غریب، مزدور اور کچی آبادیوں میں رہنے والے لوگ روزی روٹی کمانے کی جدوجہد میں اپنی صحت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ بڑے ہسپتالوں کی مہنگی فیس اور ٹیسٹوں کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ جب کسی علاقے میں مفت طبی کیمپ لگایا جاتا ہے، تو ان لوگوں کو ان کی دہلیز پر مفت ماہر ڈاکٹروں کا مشورہ فراہم کی جاتی ہیں، جو کہ ان کے لیے ایک بہت بڑی مالی اور جسمانی راحت کا سبب بنتی ہے۔ صحت کے حوالے سے شعور اور آگاہی یہ کیمپ محض جانچ اور علاج تک محدود نہیں ہوتے، بلکہ یہ عوام میں صحت کے تئیں بیداری پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کیمپ میں ماہر امراض چشم ڈاکٹر پون کمار، ماہر امراض دانت ڈاکٹر دلنواز، ماہر امراض نسواں ڈاکٹر پونم کشواہا، جنرل و لیپرواسکوپک سرجن ڈاکٹر کاشی ناتھ سنگھ، ماہر امراض ہڈی ڈاکٹر ڈی کے شرما، جنرل فزیشن ڈاکٹر ڈی کے سنگھ، نیوروسائیکیٹرسٹ ڈاکٹر ایس عالم، ماہر امراض ناک، کان، گلا ڈاکٹر معراج عالم، ماہر امراض جلد ڈاکٹر محمد اکبر مشاہدی، جنرل ولیپرواسکوپک سرجن ڈاکٹر این کے شرما، ماہر امراض چائلڈ ڈاکٹر ناگ منی، ماہر امراض ہڈی ڈاکٹر ششی نے پانچ سو زیادہ مریضوں کے صحت کی جانچ کی اور انہیں مفید مشورے سے نوازا۔

مدھوبنی پینٹنگ کے ذریعے بچوں کو تعلیم دے گی 'چترنگی'

سیتامڑھی06 ستمبر (محمد ارمان علی) یوم اساتذہ کے موقع پر ضلع تعلیمی دفتر میں بچوں کے سیکھنے کے عمل کو آسان، سادہ اور دلچسپ بنانے کی سمت ایک منفرد پہل کی گئی۔ اس موقع پر بہار کی پہلی مدھوبنی پینٹنگ پر مبنی کامک بک 'نپن چترنگی' کی رونمائی کی گئی۔ تعلیم اور فن کے اس اختراعی امتزاج کا مقصد بچوں کو تعلیم سے جوڑنے کے ساتھ مشکل مضامین کو کہانی اور تصویروں کے ذریعے آسان انداز میں سمجھانا ہے۔ 'نپن چترنگی' کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تعلیمی موضوعات کو بہار کی معروف مدھوبنی پینٹنگ کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ رنگ برنگی تصاویر اور دلچسپ کہانیوں کے ذریعے بچوں کو نصابی مواد سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے نہ صرف بچوں کے لیے سیکھنے کا عمل مزید دلچسپ ہوگا بلکہ انہیں اپنی عظیم ثقافتی وراثت سے واقف ہونے اور اسے سمجھنے کا موقع بھی ملے گا۔ اس تخلیقی پہل کی مصنفہ اجیتا بھٹناگر ہیں۔ کتاب کی سرپرستی ضلع تعلیمی افسر راگھویندر منی ترپاٹھی نے کی، جبکہ مردولا کماری کی رہنمائی میں اسے تیار کیا گیا ہے۔ کتاب کی ڈیزائننگ منیش کمار نے کی ہے۔ وہیں قومی اساتذہ ایوارڈ یافتہ معلمہ پشپا پرساد نے کتاب کی جائزہ کار کے طور پر اہم کردار ادا کیا۔ ضلع تعلیمی افسر راگھویندر منی ترپاٹھی نے اس پہل کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے میدان میں اس طرح کی اختراعی کوششیں بچوں میں پڑھائی کے تئیں دلچسپی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فن اور تعلیم کے امتزاج سے تیار کی گئی 'نپن چترنگی' مستقبل میں بہار کے دیگر اضلاع کے لیے بھی ایک ترغیب بخش نمونہ بن سکتی ہے۔ رونمائی کے موقع پر ڈی ای او راگھویندر منی ترپاٹھی، ڈی پی او اسٹیبلشمنٹ پریہ درشی سوربھ، ڈی پی او سوجیت کمار داس، ڈی پی او نیلم راج اور محمد ارمان علی سمیت دیگر افراد کو 'نپن چترنگی' کی کاپیاں پیش کی گئیں۔ مقامی فن، ثقافت اور تعلیم کو آپس میں جوڑنے والی یہ پہل بچوں کے لیے پڑھائی کو بوجھل عمل کے بجائے تخلیقی، خوشگوار اور یادگار تجربہ بنانے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

یوم اساتذہ کے موقع پر عظیم الشان سیمینار اور اعزازی تقریب کا انعقاد

ارریہ06 ستمبر (مشتاق احمد صدیقی) یوم اساتذہ کے خصوصی موقع پر ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن ارریہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سیمینار اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں ضلع کے اساتذہ کی عزت افزائی، تنظیمی اتحاد کو فروغ دینے اور اساتذہ کی فلاح و بہبود سے متعلق مختلف موضوعات پر خطاب کیا گیا۔ اس پروگرام میں ضلع بھر سے اساتذہ، اساتذہ تنظیموں کے نمائندوں، بلاک صدور، بلاک سکریٹریز اور یونین ورکرز کی بڑی تعداد نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ مہمان خصوصی منوج کمار، سکریٹری، آل انڈیا پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن اور ڈپٹی جنرل سکریٹری، بہار اسٹیٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن تھے۔ مہمان خصوصی جناب صاحب عالم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ارریہ تھے۔ ونود کمار، صدر، ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن، کٹیہار، اور نوشاد عالم، سکریٹری، ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن، بہار اسٹیٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن، پٹنہ، بھی موجود تھے۔ اس تقریب میں مسٹر ابھیشیک رنجن، جنرل سکریٹری اور پرنسپل سکریٹری، ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن، ارریہ، اور مسٹر رام پرتاپ ورما، ضلع پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے اعزازی صدر، یونین عہدیداروں کے ساتھ بھی موجود تھے۔ تقریب میں ضلع کے تمام بلاکس کے بلاک صدور، بلاک سکریٹریز، یونین ورکرز اور معزز اساتذہ نے شرکت کی۔ ارریہ ضلع میں کام کرنے والی مختلف اساتذہ تنظیموں کے نمائندوں اور ان کے معزز اساتذہ کو بھی ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن ارریہ کی جانب سے خصوصی طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی منوج کمار جی نے اساتذہ کے اتحاد کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کا اتحاد تنظیم کو مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے اساتذہ کے وقار، حقوق اور مفادات کو منظم اور ان کے تحفظ میں مثبت کردار ادا کرنے پر زور دیا۔ مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جناب صاحب عالم نے یوم اساتذہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ معاشرے اور قوم کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے تعلیم کے لیے ان کی ذمہ داری، لگن اور شراکت پر زور دیا اور تمام اساتذہ کے لیے اپنے احترام کا اظہار کیا۔ سیمینار کے دوران اساتذہ کی فلاح و بہبود، تعلیمی معیار، تنظیمی اتحاد اور اساتذہ کے کردار جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پروگرام کا کامیاب اور مؤثر طریقے سے انعقاد اساتذہ، مسٹر نرسنگ ناتھ منڈل اور مسٹر مشیر عالم نے کیا۔ ان کی ہنرمندانہ قیادت کے انداز نے پورے پروگرام میں ایک باوقار اور متحرک ماحول کو یقینی بنایا۔ اس موقع پر موجود اساتذہ نے جوش و خروش سے شرکت کرکے تقریب کو کامیاب بنایا۔ ڈسٹرکٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن ارریہ کے عہدیداروں نے پروگرام کو کامیاب بنانے پر ضلع بھر سے آئے ہوئے تمام اساتذہ، مہمانوں، مختلف اساتذہ تنظیموں کے نمائندوں، بلاک عہدیداروں اور یونین کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ یوم اساتذہ کے اس خصوصی موقع پر منعقدہ یہ تقریب استاد کے احترام، اتحاد اور تنظیمی طاقت کا شاندار پیغام دیتے ہوئے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکت اور اخلاقِ حسنہ ایسا روشن آفتاب ہے جس کی نظیر پوری کائنات کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے: مفتی حبیب اللہ مصباحی ازہری

بہارشریف06 ستمبر (پریس ریلیز) شہر بہار شریف کے ہاسپیٹل موڑ ٹاؤن ہال میں تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان عظمت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس 6 ستمبر بروز اتوار 9 تا 2 بجے دن بڑے ہی جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوا۔ تنظیم اہلسنت کے روح رواں سکریٹری جناب سید شاہ محمد شہزاد عابدین قادری تیغی خانقاہ قادریہ تیغیہ گڑھ پر نے بتایا کہ الحمدللہ سال رواں شہر بہار شریف میں رحمۃ اللعالمین سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی 1501 واں سالہ جشن ولادت تاریخ ساز رہا اور تقریباً شہر کے ہر محلوں میں عاشقانِ رسول ﷺ آقا کریم ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے محفلِ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا آج اسلامی مہینہ ربیع الاول کی 23 تاریخ شہر کے ٹاؤن ہال میں عظیم الشان عظمت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کے ساتھ ماہ ربیع الاول اب چند دنوں میں اختتام کو پہنچے گا کانفرنس کا آغاز تلاوتِ کلامِ الٰہی سے کیا گیا اس کے بعد مدرسہ کے طلبا نے حمد باری تعالیٰ پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا اس کے بعد قاری محمد ارشد اقبال ممبر تنظیم اہلسنت نے نعتیہ کلام کے اشعار پڑھ کر سامعین کے دلوں کو منور و مجلیٰ کیا کانفرنس کی نظامت کی ذمہ داری حضرت حافظ و قاری مولانا محمد توصیف عالم اصدقی بہاری مہتمم مدرسہ فردوسیہ بڑی درگاہ و نشر و اشاعت سکریٹری تنظیم اہلسنت نے کی اور انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت ہی کا نام ایمان ہے اور جو ان سے بغض رکھے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس کے بعد عالم نبیل حضرت علامہ ڈاکٹر طارق انور بھاگلپوری نے ایک عیسائی مفکر کی لکھی ہوئی کتاب جس کا نام ڈی ہنڈریڈ ہے اس عیسائی نے ہمارے آقا کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سب سے اوپر رکھا شہر کے فردوسی جامع مسجد آستانہ حضرت مخدوم جہاں کے امام و خطیب حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا قادری مصباحی نے جلسہ استقبالیہ اور نقابت کرتے ہوئے تنظیم کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ سال گذشتہ اور امسال کئی امور انجام کو پہنچے یہ اہل شہر کے لئے خوشی کی بات ہے اس کے بعد آفتاب خطابت ترجمان اہلسنت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید احمد رضا بھاگلپوری مہتمم مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ نے کہا کہ آج کا نوجوان کامیابی دولت، شہرت، عہدے اور سوشل میڈیا کے لاکھوں فالوورز میں تلاش کر رہا ہے، جبکہ رسول اللہ نے انسان کو بتایا کہ کامیابی کا اصل معیار کردار ہے۔ آپؐ کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ دولت نہیں، بلکہ صدق اور امانت تھے۔ نبوت سے پہلے بھی مکہ کے لوگ آپؐ کو الصادق اور الامین کہتے تھے۔ آج اگر نوجوان اپنی شخصیت کو سچائی، دیانت، وعدے کی پابندی اور حسنِ اخلاق سے مزین کر لے تو اسے عزت مانگنی نہیں پڑے گی، عزت خود اس کے دروازے پر آئے گی۔ اور انہوں نے کہا کہ ربیع الاول ہمیں صرف یہ یاد دلانے کے لئے نہیں آتا کہ چودہ سو برس پہلے ایک عظیم ہستی دنیا میں تشریف لائی تھی، بلکہ یہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے دلوں میں محمدؐ کو زندہ کریں، اپنے گھروں میں محمدؐ کو زندہ کریں، اپنے بازاروں، اداروں، عدالتوں، ایوانوں اور اپنے کردار میں محمدؐ کو زندہ کریں، جس دن ہمارا نوجوان رسول اللہؐ کی سیرت کو کتابوں کے اوراق سے اٹھا کر اپنی زندگی کے اوراق پر لکھ لے گا، اسی دن اس کی گم شدہ منزل بھی مل جائے گی، اس کا کھویا ہوا وقار بھی واپس آ جائے گا، اور یہی نوجوان ایک بار پھر دنیا کے لئے روشنی، رحمت اور امید کا استعارہ بن جائے اس کے بعد مفسر قرآن، ادیب شہیر، فاضل جامعہ ازہر، استاد الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری استاد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ اتر پردیش نے آقا کریم ﷺ کی اخلاق حسنہ پر مدلل خطاب کیا انہوں نے کہا کہ آقا کریم ﷺ نے اپنے اخلاق حسنہ کی دولت سے تڑپتی انسانیت کی غمخواری کی، اپنے ازلی و ابدی دشمنوں کو پتھر کے جواب میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا، نفرت کے اندھیروں میں الفت و محبت کی شمع روشن کی، آپسی تفرقہ بازی اور دائمی بغض و عداوت کی بیخ کنی کر کے بھائی چارگی اور الفت و محبت کے چشمے بہائے، یہی نہیں بلکہ ذرا دو قدم آگے بڑھ کر فتح مکہ کی تاریخ کے اوراق کو الٹ کر دیکھئے کہ آقا کریم ﷺ نے مکہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوتے ہیں، صحابہ اعلان کرتے ہیں ''الیوم یوم الملحمۃ'' آج بدلے کا دن ہے، آج جوش انتقام کو سرد کرنے کا دن ہے، آج گذشتہ مظالم کے زخموں پر مرہم رکھنے کا دن ہے، آج ہم اپنے دشمنوں کے گوشت کے قیمے بنائیں گے، آج ہم ان کی کھوپڑیوں کو اپنی تلواروں پر اچھالیں گے، مولانا موصوف نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے اور زمین و آسمان گواہی دیتے ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا، رحمت عالم ﷺ کی دریائے رحمت جوش میں آئی اور زبان رسالت کی صدائیں لوگوں کے کانوں سے ٹکراتی ہیں ''لا تثریب علیکم الیوم فاذہبوا انتم الطلقاء'' کہ جاؤ تم سب آزاد ہو، تم لوگوں سے کسی قسم کا بدلہ نہیں لیا جائیگا، یہ تھا آپ کا اخلاق کریمانہ، یہ تھا آپ کے اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ، جس کی مثال آج دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے اور ہمیشہ قاصر رہے گا۔ بعدہٗ قاری سلطین رضا عظیم آبادی علمی مرکز ادارہ فیضان مخدوم جہاں نے نعتیہ کلام کے اشعار پڑھے اس کے بعد معمار قوم و ملت حضرت علامہ مولانا سید شاہ نورالدین اصدق چشتی مہتمم مدرسہ اصدقیہ مخدوم شرف بہار شریف نے خطاب کیا اور کہا کہ امت مسلمہ کی زبوں حالی کی وجہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات کو ترک کرنا اور ان کی سنت کو چھوڑ دینا ہے اس کے بعد صدارتی خطاب خطیب اہلسنت حضرت حافظ و قاری علامہ مولانا محمد مرغوب رضا مصباحی امام و خطیب مسجد نہال فاطمہ نگر و صدر تنظیم اہلسنت نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے تمام بیرونی و مقامی علمائے کرام و شعرائے اسلام شہر کے معززین و عوام الناس اور تنظیم اہلسنت کے تمام اراکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام پروگرام کا سلسلہ ان شاء اللہ العزیز جاری و ساری رہے گا اور اس تنظیم کا مقصد لوگوں کے دلوں کو جوڑنا ہے اور محبت پیدا کرنا ہے اور اصلاحی فلاحی کاموں کے ذریعہ خدمت خلق کرنا ہے اس کے بعد حضرت الحاج محمد مصباح الدین قادری سہروردی صدر بڑی مسجد بسار بیگہ و نائب صدر تنظیم اہلسنت نے بہترین آواز میں علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی نعتیہ کلام صلاۃ و سلام پڑھا اور کانفرنس کی سرپرستی کر رہے سلطان المحققین حضرت مخدوم جہاں کے صاحب سجادہ حضرت علامہ سید شاہ محمد سیف الدین احمد فردوسی نے کہا کہ آقا کی آمد کا تذکرہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا اس کے بعد رقت آمیز دعاؤں پر محفل اختتام کو پہنچا۔ اس موقع پر مدرسہ اصدقیہ مخدوم شرف کے تمام اساتذہ موجود تھے تنظیم اہلسنت کے روح رواں سکریٹری جناب سید شاہ شہزاد عابدین قادری تیغی اور تنظیم اہلسنت کے اراکین نے ٹاؤن ہال میں عوام الناس کے لئے ناشتے کا پیکٹ، چائے اور گاڑی پارکنگ کا انتظام کروایا ان کے ساتھ تنظیم اہلسنت کے روح رواں ممبران جیسے محمد صالحین خان بڑی درگاہ، ماسٹر محمد اویس فردوسی مغل کنواں، محمد دانش رضا بڑی درگاہ، محمد راجا پیر پہاڑی، سید شارق انور فردوسی خانقاہ خلوت، محمد مزمل بسار بیگہ، سید شباب عابدین گڑھ پر، سید شاداب عابدین گڑھ پر، محمد صنور رضا فاطمہ نگر، محمد عارفین خان بھینسا سور، محمد رہبر بسار بیگھ، حافظ محمد فیض بھینسا سور، حافظ محمد ارباز گڑھ پر، محمد منور رضا، محمد ارمان، محمد اظہر، محمد عمران، محمد رہبر، محمد طیب، محمد مختار، محمد ارشد، محمد عاقب، محمد شہزاد، محمد نوشاد عالم، محمد شاداب عالم وغیرہ موجود رہے۔ اس موقع پر شہر کے مشہور سیاسی لیڈر جیسے دانش ملک کے علاوہ شہر کے کافی تعداد میں وارڈ کاؤنسلروں نے بھی اپنی موجودگی کا ثبوت دیا اس کے علاوہ کانفرنس میں غیر مسلموں کی کافی تعداد نظر آئی، اور آپسی بھائی چارگی کے ساتھ عظمت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس پروگرام اختتام کو پہنچا۔

فرخہ آبی معاہدے کی تجدید نہیں ہونی چاہیے: سنجے جھا

آرا،6 ستمبر (پی این ایس)۔ جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے قومی کارگزار صدر سنجے کمار جھا نے اتوار کو کہا ہے کہ سال 1996 میں ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ہوا فرکا آبی معاہدہ بہار کے مفاد میں نہیں ہے، اس لیے اس کی تجدید نہیں ہونی چاہیے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ اگر مستقبل میں کوئی نیا معاہدہ ہوتا ہے تو اس میں سال 2050 تک بہار کی آبی ضروریات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ جے ڈی یو کے قومی کارگزار صدر نے آج بھوجپور ضلع کے آرا میں اپنی پارٹی کی جانب سے منعقدہ 'فرکا جل سندھی پرتیش سمواد' پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرکا آبی معاہدے کی وجہ سے بہار کا آبی انتظام بری طرح متاثر ہوا ہے اور ریاست کو سنگین آبی بحران کا سامنا ہے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ معاہدے کے تحت خشک موسم یعنی یکم جنوری سے 31 مئی کے دوران جب بکسر کے نزدیک گنگا کا بہاؤ گھٹ کر تقریباً 400 کیومیک (تقریباً 14 ہزار کیوسک) رہ جاتا ہے، تب بھی فرکا سے بنگلہ دیش کے لیے 1500 کیومیک (تقریباً 53 ہزار کیوسک) پانی چھوڑنا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گنگا کے علاوہ بہار کی اندرونی ندیوں کا پانی بھی بنگلہ دیش کی جانب بھیجا جا رہا ہے۔ یہ براہِ راست بہار کے حق کو نظرانداز کرنا ہے۔ جے ڈی یو لیڈر نے کہا کہ اس وقت کی مرکزی اور بہار حکومت میں بیٹھے لوگوں نے بہار کے مفادات کو نظرانداز کرتے ہوئے ایسی انتظامیہ کو قبول کیا۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اس کا اثر بہار کے کسانوں کی آبپاشی، لوگوں کے پینے کے پانی، صنعتوں کی پانی کی ضرورت، لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی اور نوجوانوں کے مستقبل پر پڑے گا۔ مسٹر جھا نے کہا کہ جے ڈی یو کی اس عوامی بیداری مہم کے تحت گنگا کے کنارے آباد بہار کے 12 اضلاع میں سمواد پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ مہم کا آغاز پانچ ستمبر کو بکسر سے ہوا ہے اور اس کا اختتام کٹیہار میں ہوگا۔ بہار میں گنگا بکسر سے داخل ہوتی ہے اور کٹیہار سے نکلتی ہے۔

اطفال شادی کے خلاف ہندوستان کی مہم کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس) کم عمری کی شادی کے خلاف عالمی جنگ میں ہندوستان کی آواز کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ اقوام متحدہ نے 27 نومبر کو عالمی یوم بچوں کی شادی، کم عمری اور جبری شادی کے خاتمے " قرار دیا ہے۔ یہ تاریخ ہندوستان کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ 27 نومبر 2024 کو ہندوستان حکومت نے "چائلڈ میرج فری انڈیا" مہم کا آغاز کیا تھا۔ جسٹ رائٹس فار چلڈرن (JRC) کے بانی بھون ربھو نے بچوں کی شادی کے خاتمے کے لیے ایک وقف بین الاقوامی دن کے قیام کے لیے پہل کی۔ مارچ 2026 میں، اقوام متحدہ میں اپنے خطاب کے دوران بھی عالمی رہنماؤں کی موجودگی میں، بھون ربھو نے ایک بار پھر بچوں کی شادی کے خلاف عالمی دن کا اعلان کرنے کے لیے ایک قرارداد پر زور دیا۔ ڈاکٹر فاطمہ ماڈا بایو، سیرالیون کی خاتون اول، نے اس کی بھرپور حمایت کی۔ اس کے بعد، سیرالیون نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی، جس کی ہندوستان سمیت 67 ممالک نے تائید کی، جس میں 27 نومبر کو عالمی دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا۔ اقوام متحدہ نے 4 نومبر کو یہ قرارداد پاس کی۔ قرارداد پیش کرنے کے دوران ڈاکٹر فاطمہ ماڈا بایو، سیرالیون کی خاتون اول نے جنرل اسمبلی میں بچوں کے حقوق کے لیے خصوصی طور پر کردار ادا کیا۔ JRC بچوں کے تحفظ کے شعبے میں کام کرنے والی سول سوسائٹی تنظیموں کا دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے اور اپنی " چائلڈ میرج فری ورلڈ" مہم کے ذریعے بچوں کی شادی کے خلاف عالمی جنگ لڑ رہا ہے۔ ہندوستان میں، JRC، اپنی پارٹنر تنظیموں کے ساتھ، ملک کے تمام 782 اضلاع میں بچوں کی شادی کے خطرے سے دو چار کمیونٹیز کے درمیان کام کر رہی ہے۔ حکومتوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر، JRC بچوں کی شادی کو روکنے کے لیے کمیونٹیز، اسکولوں، پنچایتوں، قبائلی اور پسماندہ کمیونٹیز، خواتین، پولیس اہلکاروں، مذہبی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کو متحرک کر رہا ہے۔ پچھلے تین سالوں میں، JRC نے 21 پارٹنر تنظیموں کے ساتھ مل کر جھارکھنڈ کے 24 اضلاع میں 114,114 بچوں کی شادیوں کو روکا ہے، اور پورے ہندوستان میں 550,000 سے زیادہ۔ جسٹ رائٹس فار چلڈرن کے بانی بھون ربھو سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ قرارداد کی منظوری کے موقع پر اقوام متحدہ کے وفد کے ساتھ موجود تھے۔ اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے، انہوں نے کہا،" آج، بھارت بچوں کے تحفظ میں عالمی رہنما کے طور پر خود کو قائم کر رہا ہے۔ 'چائلڈ میرج فری انڈیا مہم شروع میں بچوں اور کمیونٹیز نے شروع کی تھی، اور بعد میں حکومت کے تعاون سے اسے بڑے پیمانے پر پھیلایا گیا۔ 27 نومبر، 2024 کو، 250 ملین سے زیادہ لوگوں نے آج کے دن بچوں کی شادی کے خلاف اس مہم کو ایک بین الاقوامی دن کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے ... قیادت فراہم کریں اور ہر بچے کی تعلیم، تحفظ اور ترقی کو یقینی بنائیں تاکہ وہ اپنی پوری صلاحیتوں کا ادراک کر سکیں۔" انہوں نے مزید کہا،" میں سیرالیون کی خاتون اول کا شکر گزار ہوں کہ ان کی قیادت نے اس مسئلے کو مضبوطی سے آگے بڑھایا۔ میں ان 67 ممالک کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری قرارداد کی حمایت کی۔" اس مہم کا اثر جھارکھنڈ میں کم عمری کی شادی کی شرح میں کمی پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے-5 (2019-21) کے مطابق، ریاست میں 32.2 فیصد لڑکیوں کی شادی 18 سال کی عمر سے پہلے کر دی گئی تھی، جب کہ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے-6 (2023-24) میں یہ تعداد گھٹ کر 28.1 فیصد رہ گئی۔ جبکہ قومی سطح پر یہ 20.1 فیصد ہے۔ حکومت ہند نے 2026 تک کم عمری کی شادی کی شرح کو 10 فیصد تک کم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کی مسلسل کوششوں کی بدولت، امید ہے کہ 2026 تک ہندوستان میں کم عمری کی شادی کی شرح 15 فیصد سے نیچے آ جائے گی۔ 2030 تک کم عمری کی شادی کا خاتمہ کرنے کا یہ ہدف پائیدار ترقیاتی ہدف 5.3 کے مطابق ہے۔ بچوں، کم عمری اور جبری شادی جیسے تمام نقصاندہ طریقوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ بھارت نے اب کم عمری کی شادی کے خلاف اپنی مہم عالمی سطح پر پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ دسمبر 2024 میں، جسٹ رائٹس فار چلڈرن نے "چائلڈ میرج فری نیپال" مہم کا آغاز کیا، "چائلڈ میرج فری انڈیا" مہم کے بعد۔ یہ مہم تیزی سے 99 سے زیادہ ممالک تک پہنچ گئی، اور 250 ملین سے زیادہ لوگوں نے اپنے اپنے ممالک میں کم عمری کی شادی کو ختم کرنے کا عہد کیا ہے۔ دسمبر 2025 اور مارچ 2026 کے درمیان "چائلڈ میرج فری ورلڈ" کے لیے 100 روزہ خصوصی مہم کا آغاز کیا، 100,000 اسکولوں تک پہنچنے کے لیے 100 ممالک میں حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس مہم کے تجربات اور تجاویز کو اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی فورمز کے ساتھ شیئر کیا گیا، جس سے دنیا بھر میں کم عمری کی شادی کے خلاف مضبوط اور مربوط کارروائی کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

ریت لال یادو کی ضمانت عرضی سپریم کورٹ نے کی خارج

پٹنہ ،06 ستمبر (پی این ایس)۔ ہائی کورٹ نے دانا پور سے آر جے ڈی کے سابق ایم ایل اے ریت لال یادو کی ضمانت کی عرضی کو مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ میں ضمانت کی درخواست دائر کی گئی۔ سپریم کورٹ نے سابق ایم ایل اے کی ضمانت کی درخواست بھی مسترد کر دی اور ٹرائل کورٹ کو تیزی سے الزامات طے کرنے کی ہدایت دی۔ ریت لال یادو سے متعلق کیس کی سماعت 3 ستمبر 2026 کو ہوئی تھی۔ سابق ایم ایل اے کی طرف سے سینئر وکیل کپل سبل نے بحث کی۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو کی بنچ نے کیس کی سماعت کی۔ عدالت نے کہا،" ہم ریت لال یادو کی ضمانت کی درخواست کو مسترد کرنے کے پٹنہ ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت نہیں کر سکتے۔" اس کے بعد سپریم کورٹ نے ریت لال یادو کی خصوصی ضمانت کی عرضی کو خارج کر دیا۔ ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے ٹرائل کورٹ کو کیس میں الزامات عائد کرنے کا عمل تیزی سے مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر الزامات عائد کرنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر مقدمے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوتی ہے تو ریت لال یادو پٹنہ ہائی کورٹ سے دوبارہ ضمانت کے لیے رجوع کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ضمانت کے اگلے امکان پر بھی شرط عائد کی ہے۔ اگر ریت لال یادو ایک سال کے اندر ضمانت کی درخواست دیتے ہیں تو انہیں مقدمے کی سماعت میں مکمل تعاون کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ابھی تک ضمانت نہیں دی گئی ہے، لیکن اگر الزامات عائد کرنے کے بعد ایک سال کے اندر مقدمے میں خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوتی ہے، تو اس کے پاس دوبارہ ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔ سماعت کے دوران ریت لال یادو کی طرف سے سینئر وکیل کپل سبل نے دلائل پیش کیے۔ سماعت پر عدالتی رپورٹ میں سبل کے بنچ کے سامنے پیش کرنے کا بھی ذکر ہے۔ ان کے تبصروں کا ایک حصہ رپورٹ میں شامل ہے، لیکن مکمل سیاق و سباق دستیاب نہیں ہے۔ آر جے ڈی کے سابق ایم ایل اے رتل یادو کے خلاف مقدمہ میں منظم جرائم اور جبری وصولی کے الزامات شامل ہیں۔ استغاثہ کا الزام ہے کہ ریت لال یادو اور دیگر افراد ایک منظم گینگ کا حصہ تھے۔ الزام ہے کہ گروہ نے ریئل اسٹیٹ ڈویلپرز اور تاجروں کو ڈرا دھمکا کر رقم بٹوری۔ تفتیشی ایجنسیوں نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ان سرگرمیوں کے ذریعے اپنی معلوم آمدنی سے زیادہ اثاثے بنائے ہیں۔ تاہم یہ الزامات ہیں، مقدمے کا حتمی فیصلہ ثبوتوں کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ یہ مقدمہ تعمیراتی کمپنی جینیکس ایکوانفرا پرائیویٹ لمیٹڈ سے مبینہ بھتہ خوری سے متعلق ہے۔ کمپنی نے 2023 میں کوٹھوا گاؤں، کھگول دانا پور میں ایک پروجیکٹ شروع کیا تھا۔ الزام ہے کہ کمپنی کے ایک پارٹنر کو بعد میں طلب کیا گیا اور 50 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا۔ شکایت کنندہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ اس سے 4 لاکھ روپے ادا کرنے کو کہا گیا اور 30 لاکھ روپے کا تحریری نوٹ ادا کرنے کو کہا گیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ سے ضمانت مسترد ہونے کے بعد ریت لال یادو نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ سپریم کورٹ نے ابھی تک ہائی کورٹ کے ضمانت کے حکم میں مداخلت نہیں کی ہے۔ مقدمے کا اگلا طریقہ ٹرائل کورٹ میں الزامات کے تعین اور مقدمے کی بعد میں ہونے والی پیش رفت پر منحصر ہوگا۔

سی بی آئی تحقیقات پر سمراٹ حکومت کے فیصلے پر سیاست شروع

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس)۔ بہار میں سمراٹ چودھری کی حکومت نے سی بی آئی تحقیقات کو لے کر بڑا فیصلہ لیتے ہوئے ریاستی حکومت کی منظوری کو لازمی قرار دیا ہے۔ سی بی آئی کو اب ریاست سے متعلق کسی بھی معاملے کی تحقیقات شروع کرنے کے لیے بہار حکومت سے اجازت لینی ہوگی۔ اس فیصلے سے سیاسی بحث چھڑ گئی ہے۔ آر جے ڈی نے اسے بدعنوانی کا نیا ماڈل قرار دیا ہے۔ آر جے ڈی کے رکن پارلیمنٹ سدھا کر سنگھ نے کہا کہ بہار میں ڈبل انجن والی حکومت ہے، لیکن سی بی آئی کے اختیارات چھین لیے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے بدعنوانی کو فروغ دینے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا،" میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ نتیش کمار نے کس طرح بدعنوانی کا ماڈل بنایا ہے۔ بدعنوانی پھیلانے کے لیے بہار میں ہر محکمے میں کارپوریشن بنائے گئے ہیں۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ سی اے جی بھی بدعنوانی میں ملوث ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ صحت میں بڑے پیمانے پر کرپشن ہے۔ محکمہ صحت کے حوالے سے 23 کروڑ روپے کی میڈیکل ویسٹ مینجمنٹ مشین 5.4 کروڑ روپے میں خریدی گئی، لیکن اس میں 300 کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی۔ سرکاری ہسپتالوں سے ملنے والی ادویات زہریلی ہیں۔ ان ادویات کے استعمال سے نئی اور سنگین بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ کرپشن صرف محکمہ صحت میں ہی نہیں بلکہ کئی محکموں میں بھی ہے۔ آر جے ڈی کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ موجودہ حکومت ہمارے لیڈر تیجسوی یادو پر اپنے دور اقتدار میں بدعنوانی کا الزام لگا رہی ہے، لیکن جب یہ ڈسٹ بن اور ویسٹ مینجمنٹ سسٹم مشینیں خریدی گئیں، اس وقت این ڈی اے کی حکومت تھی اور منگل پانڈے بہار کے وزیر صحت تھے۔ انہوں نے کہا کہ سی ایم کرپشن کے زیادہ تر معاملات میں ملوث ہیں اور سابق سی ایم نتیش کمار کو جیل جانا چاہئے۔ آر جے ڈی لیڈر نے سوال کیا کہ نتیش کمار کے دور میں بدعنوان لوگ سی بی آئی سے ڈرتے تھے، پھر آپ نے سی بی آئی کے اختیارات کیوں چھین لیے؟

وی وی گری یونیورسٹی میں دھوم دھام سے منایا گیا یوم اساتذہ

سیوان/ چنتامن پور، 5 ستمبر (پی این ایس)۔ یوم اساتذہ کے موقع پر، وی وی میں ایک خصوصی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ گری یونیورسٹی، چنتامان پور گاؤں، اساتذہ کا احترام کرنے، باہمی پیار، ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے۔ یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر کوشل کمار گری نے کیک کاٹ کر یوم اساتذہ کی تقریبات کا افتتاح کیا۔ یونیورسٹی کے اساتذہ، افسران اور ملازمین موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چانسلر ڈاکٹر کوشل کمار گری نے کہا کہ اساتذہ معاشرے کی تعمیر اور قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو نہ صرف نصابی معلومات فراہم کرتے ہیں بلکہ انہیں اقدار، نظم و ضبط، اخلاقی اقدار اور زندگی میں آگے بڑھنے کی ترغیب بھی فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالب علم کے مستقبل کو سنوارنے میں استاد کی رہنمائی بہت اہم ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی کے تمام اساتذہ کو یوم اساتذہ کی مبارکباد دی، ان کی لگن اور شراکت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ فیکلٹی ممبران کے درمیان باہمی تعاون اور ہمدردی کا جذبہ یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس تقریب میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منوج کمار (رجسٹر، کرنال)، کامیش کمار، انسٹی ٹیوٹ کے تمام فیکلٹی اور عملہ کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔ وائس چانسلر نے اساتذہ کو یوم اساتذہ کی مبارکباد بھی دی اور کہا کہ اساتذہ کسی بھی تعلیمی ادارے کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ طلباء کی ہمہ گیر ترقی کے لیے مسلسل کوشش کریں۔ اس موقع پر اساتذہ نے ایک دوسرے کو یوم اساتذہ کی مبارکباد دی۔ کیک کاٹنے کے بعد سب نے باہمی پیار اور بھائی چارے سے جشن کا مزہ لیا۔ تقریب کا ماحول جوش وخروش سے لبریز تھا۔ اساتذہ نے بھی اپنے تجربات شیئر کیے اور یونیورسٹی کی تعلیمی ترقی کے لیے مل کر کام کرنے کا عزم کیا۔ تقریب کے دوران اساتذہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی خدمات کو یاد کیا گیا۔ حاضرین نے یوم اساتذہ کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا، اس بات کا ذکر کیا کہ اساتذہ کو عزت دینا حقیقی معنوں میں علم، تعلیم اور اقدار کا احترام ہے۔ آخر میں تمام اساتذہ اور مہمانوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ پروگرام کا اختتام کیک کی تقسیم کے ساتھ ہوا۔ اس تقریب نے یونیورسٹی فیملی کے اندر باہمی پیار، تعاون اور بھائی چارے کے جذبے کو مزید مضبوط کیا۔ کرنل کامیش کمار نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ ڈاکٹر عبداللہ، ڈاکٹر دیورشی، اور استاد رہنما ڈاکٹر گنیش پرساد سنگھ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بی جے پی لیڈروں کو جی ڈی پی اور جی ایس ٹی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں: پپو یادو

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس)۔ پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے بہار میں سیلاب کے بڑھتے ہوئے خطرہ اور طلبہ کے احتجاج کو لے کر مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بہار کے طلباء کے احتجاج کی حمایت کی ہے اور چھوٹے طلباء لیڈر سے کہا ہے کہ ان کی لڑائی اب ان کی اپنی ہے۔ پپو یادو نے یہ بھی کہا کہ راہل گاندھی اس وقت ملک کے بچوں اور طلباء کے ساتھ کھڑے ہونے والی اہم آواز ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی پر زبانی حملہ کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ مرکزی حکومت بہار میں سیلاب کی سنگین صورتحال کے بارے میں کافی فکر مند نہیں ہے۔ بہار میں سیلاب کی صورتحال مسلسل خراب ہوتی جا رہی ہے، لیکن حکمران جماعت اور اپوزیشن دونوں اس معاملے پر مطلوبہ سنجیدگی نہیں دکھا رہے ہیں۔ پپو یادو نے وزیر اعظم مودی پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ وہ بیرون ملک پروگراموں اور سرگرمیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں جب کہ بہار سیلاب کے چیلنج سے نمٹ رہا ہے۔ وزیر اعظم کے دہلی یونیورسٹی کے مجوزہ دورے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تقریباً 12 سالوں میں یہ پہلا موقع ہے کہ وہ وہاں جائیں گے۔ انہوں نے اسے طلباء میں بڑھتی ہوئی ناراضگی سے جوڑا۔ رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں اور طلباء کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دی جانی چاہیے۔ راہول گاندھی کی بہار میں طلبہ تحریک کی حمایت اس بات کی علامت ہے کہ طلبہ کے مسائل کو قومی سطح پر آواز مل رہی ہے۔ جی ڈی پی اور جی ایس ٹی کے تعلق سے مرکزی حکومت اور بی جے پی لیڈروں پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے کچھ لیڈروں کو جی ڈی پی اور جی ایس ٹی کی مکمل شکل تک نہیں معلوم۔ انہوں نے جی ڈی پی گروتھ کے حوالے سے حکومت کے دعووں پر بھی سوال اٹھایا۔ ایم پی نے دعویٰ کیا کہ ملک میں سرمایہ کاری اور سرمائے کی صورتحال تشویشناک ہے، اور بڑی مقدار میں سرمایہ کاری باہر بہہ رہی ہے۔ انہوں نے شرح نمو کے حوالے سے حکومت کے معاشی اعداد و شمار اور دعووں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان دعووں کی اصل صورتحال کے حوالے سے ملک کے سامنے واضح تصویر پیش کی جانی چاہیے۔ پپو یادو نے کہا کہ بہار کے لیے اس وقت سب سے بڑی پریشانی سیلاب کی صورتحال ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں فوری طور پر متاثرہ علاقوں کی نشاندہی کریں اور عوامی تحفظ اور راحت کو ترجیح دیں۔ سیاسی بیان بازی سے زیادہ اہم اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو امداد ملے اور مناسب انتظامی تیاری کی جائے۔ پپو یادو نے کہا کہ راہول گاندھی نے بہار کے طلباء کے احتجاج کی حمایت کرتے ہوئے ایک نابالغ سے کہا کہ ان کی لڑائی اب ان کی بھی لڑائی ہے۔ انہوں نے اسے طلبہ کے لیے حمایت کا ایک اہم پیغام قرار دیا۔ رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کی آواز کو دبانے کے بجائے ان کے مسائل کو سنا جانا چاہیے۔ موجودہ حالات میں راہل گاندھی طلباء اور نوجوانوں کے مسائل پر ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

چراغ پاسوان کی ہدایت پر سیلاب متاثرہ علاقوں میں امدادی سامان تقسیم

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس)۔ لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے قومی صدر اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان کی ہدایت پر آج حاجی پور پارلیمانی حلقہ کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں راحت اور امداد کا کام کیا گیا۔ قانون ساز کونسلر (ایم ایل سی) شری اشرف انصاری جی اور قانون ساز پارٹی کے کنوینر شری وید پرکاش پانڈے جی نے دیساری بلاک کے تحت اعظم پور پنچایت کے وارڈ نمبر 13 کھڑگ پور میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں میں امدادی سامان تقسیم کیا۔ اس دوران متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی گئی اور ان کے مسائل اور ضروریات دریافت کی گئیں اور انہیں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی گئی۔ پارٹی قائدین نے کہا کہ سیلاب کی اس مشکل صورتحال میں لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) پوری حساسیت کے ساتھ متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ قومی صدر شری چراغ پاسوان کی ہدایات پر پارٹی کارکنان اور عوامی نمائندے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل راحت اور مدد فراہم کر رہے ہیں۔ پارٹی اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ بحران کے اس وقت میں کوئی بھی متاثرہ خاندان تنہا محسوس نہ کرے اور ضروری امدادی سامان ضرورت مندوں تک بروقت پہنچایا جائے۔

رام لیلا میدان کی تعمیر کا وزیر اعلیٰ کا فیصلہ خوش آئند قدم: سنجیو مشرا

پٹنہ، 6 ستمبر (پی این ایس)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی ترجمان اور پٹنہ ہائی کورٹ ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن کے جوائنٹ سکریٹری سنجیو کمار مشرا عرف گیتا والے بابا نے بہار کے نامور وزیر اعلیٰ سمرت چودھری کے راجدھانی میں نئے سرشار رام لیلا میدان کی تعمیر کے فیصلے کو میرین ڈاکٹر کے نزدیک خوش آمدید قدم قرار دیا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان سنجیو کمار مشرا نے کہا کہ بہار حکومت کا نیا رام لیلا میدان تعمیر کرنے کا فیصلہ ثقافتی اور سماجی مفاد میں ایک تاریخی قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار رام لیلا میدان بن جانے کے بعد لوگوں کو ثقافتی اور مذہبی تہواروں کا اہتمام کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔ مزید برآں، رام لیلا میدان بلاشبہ تفریح، کاروبار، ثقافت اور لوگوں کی جمہوری آواز کے اظہار کے لیے بہت مفید مقام ثابت ہوگا۔

بی ای ای نے پٹنہ میں 'اثرات کنکلیو 2026' کا انعقاد کیا

پٹنہ،6 ستمبر (پی این ایس)۔ بیورو آف انرجی ایفیشنسی (بی ای ای)، وزارت پاور، حکومت ہند کے تحت، اتوار کو پٹنہ میں 'اثر کنکلیو- ایسٹرن ریجن 2026' کا انعقاد کیا گیا۔ ڈیجیٹل مواد کے تخلیق کاروں اور متاثر کن کنکلیو میں شریک ہوئے۔ تقریب کا مقصد توانائی کی بچت، توانائی کے تحفظ، اور پائیدار طرز زندگی سے متعلق موضوعات پر عوامی رابطے کو وسیع اور بڑھانا تھا۔ پٹنہ کے ہوٹل موریا میں منعقد ہونے والے اس کانکلیو نے آنے والے 36 ویں قومی توانائی کے تحفظ کے ایوارڈز (NECA) 2026 کے پیش خیمہ کے طور پر کام کیا۔ نیشنل انرجی کنزرویشن ایوارڈز کی تقریب 14 دسمبر کو توانائی کے تحفظ کے دن پر منعقد ہوگی۔ اس اقدام کا مقصد ڈیجیٹل تخلیق کار برادری کی وسیع رسائی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے تاکہ توانائی کی بچت کے پیغامات کو عام لوگوں کے لیے زیادہ آسان، متعلقہ اور عملی بنایا جا سکے۔ بی ای ای کے ڈائریکٹر جنرل نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کانفرنس سے خطاب کیا اور توانائی کی کارکردگی اور توانائی کے تحفظ کو آگے بڑھانے میں موثر مواصلات اور عوامی شمولیت کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ کنکلیو سے خطاب کرتے ہوئے، بی ای ای کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر کے سی۔ پانی گراہی نے کہا کہ صرف پالیسیاں اور ٹیکنالوجی توانائی کے تحفظ اور توانائی کی کارکردگی کے لیے کافی نہیں ہیں۔ اس موضوع پر مسلسل عوامی شمولیت بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا،" جب کوئی پیغام صحیح طریقے سے لوگوں تک پہنچتا ہے، تو یہ نہ صرف بیداری پیدا کرتا ہے بلکہ رویے کو بھی متاثر کرتا ہے۔ ملک میں لاکھوں فعال ڈیجیٹل تخلیق کار ہیں، اور مواد کے تخلیق کاروں اور متاثر کن لوگوں کے پاس وسیع اور متنوع سامعین تک اہم پیغامات پہنچانے کی صلاحیت ہے۔" ڈائریکٹر جنرل نے وضاحت کی کہ ڈیجیٹل میڈیا کے بڑھتے ہوئے کردار اور لوگوں کے رویے پر اس کے اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے، BEE نے 2025 میں پہلی بار NECA کے تحت" سوشل میڈیا انفلوئنسر اور مواد تخلیق کار" زمرہ متعارف کرایا۔ انفلوئنسر کنکلیو 2026 اس اقدام کو آگے بڑھانے اور علاقائی ڈیجیٹل تخلیق کاروں کو توانائی کی تحریک سے جوڑنے کی کوشش ہے۔ کانکلیو کے دوران، نیشنل انرجی کنزرویشن ایوارڈز (NECA) کی میراث اور اثرات پر ایک پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ NECA کے رجسٹریشن پورٹل کی نمائش کی گئی، اور 2025 NECA کے فاتحین کی ویڈیوز بھی دکھائی گئیں۔ اس تقریب نے اثر انداز کرنے والوں کو ڈیجیٹل مواد کے ذریعے توانائی کی بچت کی عادات اور طرز عمل کو موثر طریقے سے بات چیت کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک انٹرایکٹو پلیٹ فارم فراہم کیا۔ بی ای ای کے عہدیداروں مسٹر اجے ترپاٹھی، مسٹر شیلیندر سنگھ، اور مسٹر انل شرما نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے شرکت کرنے والے اثر و رسوخ اور مواد کے تخلیق کاروں کے ساتھ توانائی کی بچت اور توانائی کے تحفظ کے موضوعات کو وسیع تر سامعین تک پھیلانے اور ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے عوامی شرکت بڑھانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ BEE کی طرف سے 2026 کے متاثر کن زمرے کے لیے جن پانچ اہم موضوعات کی نشاندہی کی گئی ہے ان پر خاص طور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان تھیمز کا مقصد توانائی کی کارکردگی کو شہریوں کے روزمرہ کے فیصلوں اور صارفین کے رویے سے براہ راست جوڑنا ہے۔ کنکلیو نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مواد کے تخلیق کار تکنیکی معلومات کو آسان اور قابل رسائی زبان میں پیش کرنے، متنوع سامعین تک پہنچنے، روزمرہ کے طرز زندگی میں توانائی سے متعلق انتخاب کو مربوط کرنے، اور لوگوں کو آگاہی سے آگے بڑھ کر حقیقی تبدیلی کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تقریب میں شرکت کرنے والے بی ای ای کے عہدیداروں اور ڈیجیٹل تخلیق کاروں نے توانائی کی بچت مہم میں مستقبل کے تعاون اور تخلیق کار برادری کی زیادہ سے زیادہ شرکت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ یہ اقدام 2025 میں اثر انداز کرنے والوں کے ساتھ شروع کیے گئے مکالمے BEE پر مبنی ہے، جب NECA کے تحت سوشل میڈیا انفلوئنسر اور مواد تخلیق کرنے والوں کی کیٹیگری پہلی بار شروع کی گئی تھی۔ ڈائریکٹر جنرل نے تخلیق کاروں پر زور دیا کہ وہ توانائی کے تحفظ کو روزمرہ کی گفتگو کا حصہ بنانے کے لیے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور ڈیجیٹل رسائی کو استعمال کریں۔ انہوں نے ڈیجیٹل تخلیق کاروں کو NECA 2026 کے 'سوشل میڈیا انفلوئنسر اور مواد تخلیق کاروں' کے زمرے میں حصہ لینے کی بھی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا،" آپ کا مواد صرف ایک ریل نہیں ہے؛ یہ مثبت رویے میں تبدیلی لانے کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔" انہوں نے توانائی سے محفوظ اور پائیدار مستقبل کی تعمیر میں ڈیجیٹل تخلیق کاروں کے ممکنہ کردار پر زور دیا۔ Influencers Conclave 2026 ڈیجیٹل تخلیق کار برادری کے ساتھ BEE کی مصروفیت کا دوسرا سال ہے۔ اس کا مقصد توانائی کی کارکردگی کے بارے میں گفتگو کو روایتی بیداری کی مہموں سے آگے بڑھانا اور شہریوں کو اس تحریک میں فعال شرکاء کے طور پر شامل کرنا ہے۔ کنکلیو کا اختتام تخلیق کاروں کو " بات چیت، انسپائر چوائسز، اور ڈرائیو چینج" کرنے کی کال کے ساتھ ہوا تاکہ وہ زیادہ توانائی سے بھرپور اور پائیدار مستقبل کی طرف ہندوستان کے سفر میں فعال طور پر حصہ ڈال سکیں۔

گلوبل آرتھوپیڈک فورم کے زیر اہتمام تقریب کا انعقاد

پٹنہ،06 ستمبر (پی این ایس)۔ گلوبل آرتھوپیڈک فورم (GOF) کے زیر اہتمام ویسٹرن پٹنہ ڈاکٹرس کلب کے ساتھ مل کر، " CME دی کراس اسپیشلٹی میڈیکل فورم " کا انعقاد 6 ستمبر 2026 کو ہوٹل موریا، پٹنہ میں کیا گیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی بی جے پی کے ترجمان سری موتنجے تیواری ہوں گے۔ پروگرام کا افتتاح شام 15:6 بجے ڈاکٹر کیپٹن ڈی کے سنہا اور ڈاکٹر مسز انیتا سنگھ کریں گے۔ پروگرام کا تعارف ڈاکٹر امولیا کمار سنگھ، سکریٹری، جی او ایف نے کیا۔ اس CME کا مقصد علم کے تبادلے، تعاون اور مریضوں کی بہتر نگہداشت کو فروغ دینے کے لیے مختلف طبی خصوصیات کے ڈاکٹروں کو اکٹھا کرنا ہے۔ پروگرام میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معالجین نے شرکت کی۔ ڈاکٹر امولیا کے آرنگھ آرتھوپیڈک سرجن- جی نے کہا کہ اوسٹیو آرتھرائٹس ایک بیماری ہے جس میں جوڑوں کا کارٹلیج آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے ہڈیاں ایک دوسرے کے خلاف رگڑتی ہیں۔ اہم علامات: جوڑوں میں درد اور اکڑنا، چلنے میں دشواری، جوڑوں میں سوجن، گھٹنے میں آواز، زیادہ دیر بیٹھنے کے بعد اٹھنے میں درد، سب سے زیادہ متاثرہ جوڑ: گھٹنے، کولہے، بازو اور ریڑھ کی ہڈی۔ علاج: وزن کو برقرار رکھنے، باقاعدگی سے ہلکی ورزش/ فزیوتھراپی، درد کی دوائیں اور سنگین صورتوں میں جوڑوں کی تبدیلی کی سرجری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ڈاکٹر فرحین رحمان ماہر امراض چشم نے کہا کہ متلی اور الٹی حمل میں بہت عام ہے، خاص طور پر پہلے 3 ماہ میں۔ اسے عام طور پر صبح کی بیماری کہا جاتا ہے۔ صبح کی بیماری: ہلکی اعتدال پسند متلی/ الٹی، عام طور پر حمل کے ابتدائی ہفتوں میں ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو جاتی ہے۔ Hyperemesis (HG Gravidarum)): قے کی شدید شکل، جو بار بار الٹی، بے ضابطگی، پانی کی کمی اور وزن میں کمی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے لیے طبی علاج کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ انتظام: ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق چھوٹا کھانا، مناسب سیال، ٹرگر فوڈز/ بو اور جراثیم کش ادویات سے پرہیز کریں۔ اگر آپ کو مسلسل الٹی، بہت کم پیشاب، چکر آنا/ بیہوشی یا پانی کی کمی کی علامات کا سامنا ہو تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔ ڈاکٹر کمار روہت، ڈینٹسٹ، نے کہا- جب بچے کو 6 ماہ کی عمر کے بعد ماں کے دودھ کے ساتھ اضافی ٹھوس/ نیم ٹھوس خوراک دی جاتی ہے، تو اسے تکمیلی خوراک کہا جاتا ہے۔ آغاز: 6 ماہ سے۔ کھانا: کھچڑی، دال، پھل، سبزیاں، انڈے وغیرہ۔ ماں کا دودھ: 2 سال یا اس سے زیادہ تک جاری رکھیں۔ کھانا: غذائیت سے بھرپور، صاف اور آسانی سے ہضم ہونے والا کھانا فراہم کریں۔ مقصد: بچے کی نشوونما اور غذائی ضروریات کو پورا کرنا۔ ڈاکٹر کرنل وییکا نند اپادھیائے، اسپورٹس میڈیسن- جی نے کہا- ڈاکٹروں کے لیے جسمانی فٹنس اہم ہے کیونکہ کام کے طویل اوقات، تناؤ اور بے قاعدہ ڈیوٹی کے دوران جسم کو صحت مند اور متحرک رکھنا ضروری ہے۔ باقاعدہ ورزش: 30 منٹ کی تیز چہل قدمی، یوگا یا ورزش ہر روز۔ جسمانی طاقت: پٹھوں اور ہڈیوں کو مضبوط رکھتی ہے۔ دل کی صحت: باقاعدہ کارڈیو ورزش قوت برداشت کو بڑھاتی ہے۔ متوازن غذا: غذائیت سے بھرپور خوراک، مناسب پانی اور کم جنک فوڈ۔ مناسب نیند: جسم اور دماغ کی بحالی کے لیے ضروری ہے۔ تناؤ پر قابو: یوگا، مراقبہ اور سانس لینے کی مشقیں مفید ہیں۔ کام کے دوران سرگرمی: بیٹھنے/ کھڑے رہنے کے طویل گھنٹوں کے درمیان چھوٹے وقفے لیں۔ صحت مند اور فٹ ڈاکٹر طویل عرصے تک مریضوں کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر وینا سنگھ، گائنا کالوجسٹ نے کہا،" اعصاب کی چوٹوں کی بروقت تشخیص اور مناسب علاج مریض کی صحتیابی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ جلد تشخیص: بے حسی، کمزوری، جھنجھناہٹ اور درد جیسی علامات کو پہچاننا ضروری ہے۔ بروقت ریفرل: شدید چوٹوں کی صورت میں، فوری طور پر ماہر سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ اعصابی سرجری کا استعمال ضروری ہے۔ EMG/NCV، اور مناسب علاج: بروقت سرجری، ادویات، اور فزیوتھراپی سے آگاہی بہتر ہو سکتی ہے: ڈاکٹروں اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں میں بیداری مریض کے علاج کے نتائج کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔" ڈاکٹر جمشید انور نیفرولوجسٹ نے کہا -AKI (ایکیوٹ کڈنی انجری) کا مطلب ہے گردے کے کام میں اچانک کمی۔ غلطی: AKI کی دیر سے پہچان۔ روک تھام: کریٹینائن اور پیشاب کی پیداوار کی باقاعدہ نگرانی۔ غلطی: نیفروٹوکسک ادویات کا بے احتیاطی سے استعمال۔ روک تھام: ادویات اور خوراک کی ایڈجسٹمنٹ کا جائزہ۔ غلطی: پانی کی کمی یا سیال اوورلوڈ کو نظر انداز کرنا۔ روک تھام: سیال کی درست تشخیص اور بروقت انتظام۔ غلطی: شدید AKI میں نیفرولوجسٹ کے ساتھ دیر سے مشاورت۔ روک تھام: بروقت حوالہ اور کثیر الشعبہ دیکھ بھال۔ ابتدائی شناخت + درست دوا + مناسب سیال انتظام = AKI پیچیدگیوں سے بہتر روک تھام۔ ڈاکٹر اے ایس پرکاش ایم اے ایس ایل ڈی فزیشن نے کہا- (میٹابولک dysfunction سے وابستہ سٹیٹوٹک جگر کی بیماری) میں علاج کا بنیادی مقصد وزن میں کمی، میٹابولک رسک کنٹرول اور جگر کے فبروسس کی روک تھام ہے۔ غذا: بحیرہ روم کی خوراک؛ میٹھے مشروبات، چینی اور پروسیسڈ فوڈ کو کم کریں۔ ورزش: 150 منٹ/ ہفتہ+ مزاحمتی ورزش۔ ذیابیطس، بی پی، کولیسٹرول اور موٹاپے پر مناسب کنٹرول۔ مناسب مریضوں میں GLP-1 پر مبنی علاج وغیرہ کے بارے میں ماہرین کا مشورہ۔ فبروسس کا خطرہ: FIB-4 کے ذریعے تشخیص؛ اگر ضرورت ہو تو فائبرو اسکین کریں۔ شراب کو کم سے کم کریں؛ اعلی درجے کی فبروسس/ سروسس سے بچیں۔

پلاموا ایکسپریس ٹرین کو پوٹاہی اسٹیشن پر ٹھہراؤ کا مطالبہ

پٹنہ،06 ستمبر (نور عالم)۔ بہار ڈیلی پیسنجر ایسوسی ایشن کی پوٹاہی شاخ کی جنرل میٹنگ بجرنگی آستوپال، پوٹاہی میں چیف سرپرست بیریندر پرساد شرما کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سینکڑوں مسافروں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں معطل ٹرینوں کو فوری طور پر دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا، جو پٹنہ جنکشن سے 20:20 پر اور گیا سے 50:21 پر روانہ ہوتی تھیں۔ بھبوا- پٹنہ انٹرسٹی ایکسپریس کو آسانی سے چلانے کے لیے پولیس کی کمک فراہم کی جائے۔ ٹرین نمبر 63393، جو پٹنہ جنکشن سے PM10:6 پر روانہ ہوتی ہے، کو پوٹاہی اسٹیشن پر سٹاپ دیا جانا چاہیے۔ پالاموا ایکسپریس (48-13347) کو پوٹاہی اسٹیشن پر سٹاپ دیا جانا چاہیے۔ پوٹاہی سٹیشن پر اسکیلیٹر لگائے جائیں کیونکہ اس سٹیشن پر خواتین، بزرگوں اور معذوروں کو خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پوٹاہی اسٹیشن کی سیڑھیوں اور پلیٹ فارم کی مرمت کی جائے، کیونکہ کئی مسافر گر کر زخمی ہوئے ہیں۔ بانک ٹرینوں کے بجائے پلیٹ فارم نمبر 1 پر چلتی ہیں۔ آخر میں، پوٹاہی برانچ کا قیام عمل میں آیا، جس میں بیجنند رشرما کو صدر، دلیپ کمار کو سکریٹری، کوشل کشور کو جوائنٹ سکریٹری، روہت کمار کو خزانچی، سچن کمار کو ایگزیکٹو ممبر، آنند کمار، اجے کمار سنگھ، رنجیت کمار، اور راجو کمار کو ایگزیکٹو ممبر بنایا گیا۔ اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری شعیب قریشی، سکریٹری ودیا بھوشن سنگھ، اشوک کمار سنگھ، محمد سجاد عالم، محمد صدیق، سنی کمار، اوم پرکاش، ایڈوکیٹ انوج کمار سنگھ، اور دیگر موجود تھے۔ انہوں نے پوٹاہی اسٹیشن کی ترقی پر زور دیا اور ونود کمار، ڈویژنل ریلوے مینیجر، دانا پور ڈویژن، اور ڈمپی گرگ، جنرل منیجر، مشرقی وسطی ریلوے سے اس کی ترقی پر توجہ دینے کی تاکید کی۔ میٹنگ کو مسوڑھی کورٹ ہالٹ پر تمام مسافر ٹرینوں کے لیے روک دے کر بند قرار دیا گیا۔

ایشان کشن کی سنچری، مشرقی زون نے 4 وکٹ پر 385 رنز بنائے

چنئی، 6 ستمبر (یو این آئی) کپتان ایشان کشن کی ناٹ آؤٹ 111 رنز کی سنچری اور شکھر موہن (85)، ابھیمنیو ایشورن (72) اور کمار کشاگر (ناٹ آؤٹ 63) کی نصف سنچریوں کی بدولت مشرقی زون نے دلیپ ٹرافی کوارٹر فائنل کے پہلے دن جنوبی زون کے خلاف 4 وکٹ پر 385 رنز بنا کر میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔ مشرقی زون نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ ابھیمنیو ایشورن اور ویبھو سوریہ ونشی نے تیز شروعات کرتے ہوئے پہلے وکٹ کے لیے 100 رنز جوڑے۔ 15ویں اوور میں چاما ملند نے ویبھو کو 44 رنز پر آؤٹ کرکے یہ شراکت توڑی۔ ویبھو نے

37 گیندوں میں 5 چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ اس کے بعد شکھر موہن نے ایشورن کے ساتھ اننگز کو آگے بڑھایا، لیکن 25ویں اوور میں ایشورن 72 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوگئے۔

انہوں نے 86 گیندوں میں 10 چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ سدیپ کمار گھرامی 6 رنز بنا کر تیسری وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے، جبکہ دن کی چوتھی وکٹ شکھر موہن کی صورت میں 53ویں اوور میں گری۔ انہیں چاما ملند نے بولڈ کیا۔ موہن نے 120 گیندوں پر 9 چوکے اور 3 چھکوں کی مدد سے 85 رنز بنائے۔ اس کے بعد ایشان کشن اور کمار کشاگر نے جنوبی زون کے گیند بازوں پر دباؤ بڑھایا۔ اسٹمپس کے وقت ایشان کشن 135 گیندوں پر 14 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 111 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ تھے، جبکہ کشاگر 63 رنز پر ناٹ آؤٹ تھے۔

بقیہ: بہار میں سیلاب کا قہر جاری

اس کے ساتھ ہی گاندھی گھاٹ پر پانی کی بڑھی ہوئی سطح کی لہر کے زیریں علاقوں کی جانب بڑھنے کے پیش نظر متعلقہ افسران اور علاقائی حکام کو چوکس رہنے اور پانی کی سطح کی مسلسل نگرانی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

محکمہ کی جانب سے سیلاب کے پیش نظر ندیوں کی سطحِ آب، پشتوں، حساس مقامات اور نشیبی علاقوں کی باقاعدگی سے نگرانی یقینی بنانے اور ضرورت کے مطابق پہلے سے احتیاطی اقدامات کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

تمام متعلقہ محکمہ جاتی اور علاقائی انجینئروں کو سیلاب پر قابو پانے سے متعلق تمام وسائل اور مشینری کو تیار حالت میں رکھنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ علاقوں کے لوگوں کو بھی غیر ضروری طور پر دریا کے قریب نہ جانے اور محتاط و محفوظ رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

بقیہ: انصاف کے دروازے بند کرکے

نچلی عدالت کے فیصلے میں مسجد کو فوری زمین بوس کرنے کا کوئی صریح حکم درج نہیں تھا۔ اس کے باوجود متاثرہ فریق سے قانونی چارہ جوئی کا حق چھینتے ہوئے عدالتی فیصلے کی مصدقہ نقل تک رسائی دیے بغیر، محض چند گھنٹوں کی قلیل مدت میں رات کی سیاہی کا سہارا لے کر مسجد پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔ مولانا مدنی نے اس بات پر زور دیا کہ نچلی عدالت کبھی حرفِ آخر نہیں ہوتی؛ آئینِ ہند میں ہر شہری کے لیے اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کرنے اور دادرسی کا بنیادی حق محفوظ ہے۔ جب کوئی ایسا قدم اٹھایا جا رہا ہو جس سے پہنچنے والا زک ناقابلِ تلافی ہو تو اتنی برق رفتاری کا مظاہرہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مقصد صرف اور صرف متاثرہ فریق کے لیے انصاف کے دروازے بند کرنا تھا۔ مولانا مدنی نے مسجد کمیٹی اور قانونی چارہ جوئی کے ماہرین کو متوجہ کیا کہ وہ انتظامیہ کے خلاف بلاتاخیر ہائی کورٹ سے رجوع کریں تاکہ قانون کا وقار بحال ہو اور طاقت کے اس بے محابا استعمال کا عدالتی احتساب یقینی بنایا جاسکے۔

بقیہ: سپریم کورٹ قانون، انصاف اور قانونی تعلیم پر

اکیڈیمیا (تعلیمی حلقوں)، معروف ماہرین اور نوجوان قانونی ذہنوں کو ایک ساتھ لائے گی تاکہ وہ ان سوالات پر تبادلۂ خیال کرسکیں جو قانونی نظام کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر معاشرے کے لیے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس اقدام کو بھارت کی سپریم کورٹ کے ایک مستقل فکری فورم کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ بھارت کے چیف جسٹس اس سلسلہ (سیریز) کے موضوعات، مقررین اور مجموعی ڈھانچے کی رہنمائی کریں گے اور ہر ایڈیشن ایک دورِ حاضر کے اہم موضوع پر مرکوز ہوگا۔

بقیہ: اردو اسکولوں میں ہفتہ وار تعطیل

وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ کے ڈپٹی سکریٹری ابھیشیک شریواستو کے دستخط سے جاری اس مکتوب کو محکمۂ تعلیم کے سکریٹری کے نام ارسال کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ قاری محمد صہیب کے مکتوب پر متعلقہ ہدایات کی روشنی میں ضروری جانچ پڑتال کی جائے اور مناسب فیصلہ لیتے ہوئے کی گئی کارروائی سے قاری صہیب کو مطلع کیا جائے، ساتھ ہی اس کی اطلاع وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ کو بھی فراہم کی جائے۔ سرکاری مکتوب میں واضح کیا گیا ہے کہ قاری محمد صہیب کا وزیر اعلیٰ کے نام ارسال کردہ مکتوب وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ کے حوالہ نمبر/کیو۔آر۔کوڈ نمبر 2026040213 کے ذریعے سرکاری ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے اور اس کی اصل نقل محکمۂ تعلیم کو مناسب کارروائی کے لیے ارسال کی گئی ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ نے محکمۂ تعلیم کو بھیجی گئی ہدایت میں اس سکریٹریٹ کے سابقہ دو اہم مکتوبات کا بھی حوالہ دیا ہے۔

بقیہ: جھارکھنڈ کے وزیر سودیویہ سونو کا انتقال

آر جے ڈی صدر لالو پرساد، سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی، بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو سمیت آر جے ڈی و کانگریس کے درجنوں سرکردہ رہنماؤں نے جھارکھنڈ کے وزیر سودیو کمار کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ حکومت جھارکھنڈ کی ہدایت کے مطابق آنجہانی وزیر کے احترام میں 06 اور 07 ستمبر کو پوری ریاست میں سرکاری سوگ منایا جائے گا۔ اس دوران ان تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم نصف سرنگوں رہے گا، جہاں باقاعدگی سے قومی پرچم لہرایا جاتا ہے۔

بقیہ: مودی اپنی ناکامیاں چھپانے کے لیے

ایس آر سی جانا ملک کے نوجوانوں، تعلیم اور ان کے مستقبل پر بات چیت کا ایک موقع تھا، لیکن نوجوانوں کے سوالات کا سامنا کرنے کے بجائے وزیر اعظم کی تقریر پھر سیاسی پروپیگنڈے میں بدل گئی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں سوالات کو دبانے کے لیے اپوزیشن کو نئے نئے القاب دیے جاتے ہیں تاکہ حکومت کی اپنی ناکامیاں چھپی رہیں۔ انہوں نے ناراض پھوپھا، دماغی نکسل، اربن نکسل، خان مارکیٹ گینگ، آندولن جیوی اور پرجیوی جیسے القاب کا ذکر کیا اور کہا کہ اس طرح کی باتیں اپوزیشن کے لیے استعمال ہوتی رہی ہیں۔

بقیہ: نصیر انصاری: روایت سے عہدِ حاضر تک

ان کا شعری سفر ''متاعِ فکر'' سے ''دیوان''، ''خوشبو کا شعری سفر'' ''متاعِ فکر'' سے ''دیوان''، ''خوشبو کا سفر'' اور ''ذکرِ کربلا'' سے ہوتا ہوا ''آئینۂ فکر'' تک پہنچا ہے۔ ان مجموعوں میں نصیر انصاری کی شخصیت کے مختلف شعری پہلو سامنے آتے ہیں۔ ''خوشبو کا سفر'' ان کے عشقِ رسول ﷺ کا آئینہ ہے، ''ذکرِ کربلا'' محبتِ اہلِ بیت اور شہیدانِ کربلا سے عقیدت کی ترجمانی کرتا ہے، ''دیوان'' ان کی فنی ریاضت اور قادرالکلامی کی شہادت دیتا ہے، جب کہ ''آئینۂ فکر'' ان کے شعری احساس، سماجی شعور اور انسانی مشاہدے کا ایک وسیع تر عکس پیش کرتا ہے۔ چھاسی برس کی عمر میں بھی ان کا شعر کہنا، شاگردوں کی رہنمائی کرنا اور ادبی نشستوں کا اہتمام کرنا بلاشبہ قابلِ احترام ہے۔ ایسے بزرگ اہلِ قلم کی موجودگی کسی بھی ادبی شہر کے لیے نعمت سے کم نہیں۔ نصیر انصاری نے ثابت کیا ہے کہ شعر کہنے کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اگر دل زندہ ہو، احساس بیدار ہو، مشاہدہ گہرا ہو اور زبان پر قدرت حاصل ہو تو عمر کا بڑھنا شاعر کے تخلیقی سفر کو روک نہیں سکتا۔ بلکہ عمر کے ساتھ آنے والا تجربہ شعر کو مزید گہرائی عطا کرتا ہے۔ ''آئینۂ فکر'' میں یہی تجربہ بار بار محسوس ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نصیر انصاری بارہ بنکوی کو صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے، ان کے شعری سرمائے میں مزید اضافہ ہو اور ان کا ادبی فیض اسی طرح ان کے شاگردوں، احباب اور اہلِ بارہ بنکی تک پہنچتا رہے۔ اردو شعر و ادب کو ایسے بزرگ، مخلص اور روایت شناس اہلِ قلم کی ہمیشہ ضرورت رہے گی، کیونکہ یہ لوگ صرف شعر نہیں کہتے، اپنے عہد کی تہذیبی یادداشت بھی محفوظ کرتے ہیں۔

بقیہ: 37 پولس افسران کا تبادلہ

سنیل کمار پانڈے کو ایس ٹی ایف میں ڈی ایس پی، مکیش کمار ٹھاکر کو مونگیر سائبر کرائم میں ڈی ایس پی، آلوک کمار کو جمال پور ریل میں ڈی ایس پی، روشن کمار گپتا کو سیوان ٹریفک میں دی ایس پی، سوربھ جیسوال کو پورنیہ ہیڈکوارٹر میں ڈی ایس پی، اویناش کمار کو کشن گنج سائبر کرائم میں ڈی ایس پی بنایا گیا ہے۔

بقیہ: ''ایک چادر میلی سی'' کا نامور ناول نگار، راجندر سنگھ بیدی

پیاز کی دکان کھول لیں ہم بھی؟ اردو صحافت کے لئے یہ ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے!

بیدی کے معروف افسانوی مجموعوں میں دانہ و دام، گرہن، کوکھ جلی، اپنے دکھ مجھے دے دو، ہاتھ ہمارے قلم ہوئے اور مکتی بودھ شامل ہیں۔ بیدی کا کمال یہ تھا کہ وہ عام اور معمولی نظر آنے والے انسانوں کے اندر چھپی ہوئی نفسیاتی کشمکش، محرومی، محبت، جنس، سماجی جبر اور انسانی ہمدردی کو بڑی گہرائی سے پیش کرتے تھے۔ ان کے ہاں عورت کے مسائل اور ہندوستانی، خصوصاً پنجابی معاشرے کی تہذیبی زندگی کا عکس بہت نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کی زبان سادہ ہونے کے باوجود انتہائی شاعرانہ، تہہ دار اور علامتی ہے۔ تقسیم ہند کے بعد بیدی جی نے بمبئی کا رخ کیا تھا، وہاں وہ ہندی فلموں کے لیے اسکرپٹ، کہانیاں اور مکالمے لکھنے لگ گئے تھے۔ ان کی نمایاں فلموں میں مدھومتی، انورادھا، انوپما، ستیہ کام اور ابھیمان شامل ہیں۔ وہ خود بھی فلمی ہدایت کار بنے اور دستک (1970ء) جیسی اہم فلم بھی بنائی تھی۔ اب ہم راجندر سنگھ بیدی کے چند اہم افسانوں اور ان کے ادبی مقام کو ذرا تفصیل سے پرکھتے ہیں۔ بیدی جی جدید اردو افسانوں کے ان چند بڑے ناموں میں سے ایک ہیں، جن کے ساتھ عموماً منٹو، واجدہ تبسم، کرشن چندر اور عصمت چغتائی کا ذکر خیر بھی آتا ہے۔ منٹو اور واجدہ تبسم کے کچھ افسانے ایسے بھی ہیں، جنہیں پڑھ کر وقت پر نہ سہی، کچھ وقت بعد نوجوان، جوان ضرور ہوجاتے تھے۔ مثال کے طور پر واجدہ تبسم کا ''ذرا ہور اوپر''۔ مگر آج کے دور میں افسانے، افسانہ بن گئے ہیں۔ نئی نسلیں وقت سے پہلے ہی اسمارٹ فون دیکھ دیکھ کر جوان ہوتی چلی جارہی ہے؟ طرفہ تماشہ کہ سرکار نے شادی کی عمر 18 سے بڑھا کر 22 کردی ہے۔ سماجی برائی بڑھے گی یا کم ہوگی؟ بہتر تھا کہ سرکار بھی ایک مرتبہ ''ایک چادر میلی سی'' پڑھ لیتی؟ بیدی کے چند اہم افسانوں میں لاجونتی، تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھی گئی ان کی کہانی ہے جس میں لاجونتی اپنے شوہر سندر

لال سے محبت کرتی ہے، لیکن فسادات کے دوران اغوا ہوکر پاکستان پہنچ جاتی ہے۔ بعد میں مہاجرین کے تبادلے کے ذریعے واپس آتی ہے۔ مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ سندر لال، جو پہلے اسے مارتا پیٹتا تھا، اب اس کے ساتھ غیر معمولی نرمی برتنے لگتا ہے، مگر اس نرمی میں بھی معاشرتی تعصب اور عورت کی ''پاکیزگی'' کا سوال چھپا ہوا ہے۔ یہ افسانہ دراصل صرف تقسیم کا افسانہ نہیں بلکہ عورت، مردانہ ذہنیت، سماجی اخلاق اور نام نہاد عزت پر گہرا سوال بھی کھڑا کرتا ہے۔ گرم کوٹ، بیدی کے ابتدائی اور نہایت مقبول افسانوں میں سے ایک ہے۔ ایک غریب آدمی کو سردی سے بچنے کے لیے گرم کوٹ کی ضرورت ہے، مگر گھر کے دوسرے اخراجات کے سامنے اس کی اپنی ضرورت ہمیشہ پیچھے رہ جاتی ہے۔ آخر میں اس کی بیوی اپنے اور بچوں کی ضروریات قربان کرکے شوہر کے لیے کوٹ کا کپڑا خرید لاتی ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی واقعہ ہے، لیکن بیدی اسی معمولی واقعے میں غربت، ازدواجی محبت، قربانی اور گھریلو زندگی کی تلخی دکھا دیتے ہیں۔ اپنے دکھ مجھے دے دو، یہ بھی بیدی کا ایک اہم افسانہ ہے اور اسی نام سے ان کا افسانوی مجموعہ بھی شائع ہوا۔ اس میں بیدی انسانی دکھ کو محض باہر سے دیکھنے کے بجائے کرداروں کے اندر اتر کر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں انسانی ہمدردی ایک بنیادی قدر مشترک ہے۔ کوکھ جلی، اس افسانے میں عورت کی محرومی اور معاشرتی جبر کو موضوع بنایا گیا ہے۔ بیدی خصوصاً ان عورتوں کے دکھ کو نمایاں کرتے ہیں، جنہیں سماج کے بنائے ہوئے اصولوں کے باعث اپنی زندگی کے بنیادی فیصلوں کا اختیار نہیں مل پاتا ہے۔ بیدی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بڑے واقعات سے زیادہ چھوٹے انسانی واقعات میں زندگی کی بڑی حقیقتیں تلاش کرتے ہیں۔ منٹو کے ہاں حقیقت نگاری ان کے ہاں تیز، بے باک اور چونکا دینے والی صورت اختیار کرتی ہے، جبکہ بیدی کی

حقیقت نگاری نسبتاً دردمند، نفسیاتی اور تہہ دار ہے۔ بیدی کردار کو صرف مجرم یا مظلوم بنا کر نہیں چھوڑتے بلکہ اس کے اندر موجود انسانی کمزوریوں اور مجبوریوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیدی صرف ادیب نہیں تھے، وہ کہانی نویس، مکالمہ نگار، اسکرین رائٹر، ہدایت کار اور پروڈیوسر بھی رہے۔ انہوں نے مدھومتی، دیوداس، مرزا غالب، ستیہ کام وغیرہ سے وابستہ رہ کر ہندی سنیما پر بھی اثر ڈالا تھا۔ 1970ء میں انہوں نے اپنی فلم ''دستک'' کی ہدایت کاری بھی دی تھی۔ انہیں فلمی خدمات کے لیے فلم فیئر ایوارڈز بھی ملے ہیں اور 1972ء میں قومی پدم شری ایواڈ سے بھی انہیں نوازا گیا تھا۔ راجندر سنگھ بیدی کی شادی 1934ء میں، صرف 19 سال کی عمر میں، ستونت کور سے ہوئی تھی۔ بیدی اور ستونت کور کے پانچ بچے ہیں۔ پریم بیدی، ان کا انتقال کم عمری ہی میں پیدائش کے تقریباً ایک سال کے اندر ہوگیا تھا۔ نریندر بیدی، معروف فلم ڈائریکٹر، رائٹر اور پروڈیوسر ہیں۔ راج کمار بیدی، اسکرپٹ رائٹر ہیں۔ سرندر کور بیدی اور پرمیندر کور بیدی ہیں۔ بیٹے نریندر بیدی نے اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فلمی دنیا اختیار کی اور 'جوانی دیوانی'، 'بے نام'، 'رفو چکر'، 'عدالت' اور 'صنم تیری قسم' جیسی فلموں کی ہدایت کاری بھی دی۔ مگر، نریندر بیدی کا انتقال 21 اکتوبر، 1982ء کو، صرف 45 سال کی چھوٹی سی عمر میں ہی ہوگیا تھا۔ یہ سانحہ راجندر سنگھ بیدی کے لیے بہت بڑا صدمہ ثابت ہوا۔ نریندر بیدی کے انتقال کے کچھ عرصے بعد بیدی کی اہلیہ بھی وفات پا گئیں۔ اس کے بعد بتایا جاتا ہے کہ بیدی کی ذاتی زندگی شدید تنہائی، غم اور بیماریوں سے متاثر ہوئی۔ 1982ء میں انہیں فالج کا حملہ ہوا اور بعد میں وہ کینسر میں بھی مبتلا ہوئے۔ ذرائع کے مطابق ان کی زندگی کے آخری برس انتہائی کرب اور بے بسی میں گزرے۔ اور 11 نومبر 1984ء میں ممبئی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

ٹینا کلیٹن نے خواتین کی 100 میٹر دوڑ کا خطاب جیت لیا

برسلز، 5 ستمبر (یو این آئی) ڈائمنڈ لیگ فائنل 2026 کے دوسرے دن جمیکا کی ٹینا کلیٹن نے خواتین کی 100 میٹر دوڑ میں 93.10 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ طلائی تمغہ جیت لیا۔ برطانیہ کی ایمی ہنٹ نے 06.11 سیکنڈ کے ساتھ چاندی اور امریکہ کی شاکیری رچرڈسن نے 07.11 سیکنڈ کے ساتھ کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔ 22 سالہ کلیٹن نے شاندار آغاز کرتے ہوئے پہلی بار ڈائمنڈ لیگ فائنل کا خطاب اپنے نام کیا۔ پیرس 2024 اولمپکس میں 100 میٹر کی چاندی کا تمغہ جیتنے والی رچرڈسن تیسرے مقام پر رہیں۔ کلیٹن نے کہا کہ ڈائمنڈ لیگ فائنل جیتنا ان کے لیے خاص کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خطاب کی کئی دعویدار تھیں، لیکن آج رات ان کا عزم سب سے مضبوط تھا اور اسی نے فرق پیدا کیا۔

بقیہ: طلبہ تحریک پورے سسٹم سے ٹوٹے ہوئے

انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ کیا ان طلبہ کے ٹوٹے ہوئے خواب واپس لائے جاسکتے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر طلبہ سے ملاقات کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ایک طالب علم کی ٹانگ کی ہڈی اے کے۔47 کی گولی سے ٹوٹ گئی۔ فوج میں بھرتی ہوکر ملک کی خدمت کرنے کا اس کا خواب بھی اسی کے ساتھ چکنا چور ہوگیا۔ دو دیگر طلبہ بھی تھے جن کے کندھوں کو چیرتی ہوئی گولیاں نکل گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجرم نہیں بلکہ غریب گھرانوں کے وہ بچے تھے جو اپنے خاندان کے خواب پورے کرنے کے لیے پڑھنے نکلے تھے۔ کسی کو اچھی ملازمت حاصل کرنی تھی تو کوئی اپنے گھر کے حالات بدلنا چاہتا تھا۔ یہ طلبہ حکومت سے صرف تعلیم، روزگار اور جواب دہی کا مطالبہ کررہے تھے۔ مسٹر گاندھی نے جذباتی انداز میں کہا، گولی کے زخم تو بھر جائیں گے، لیکن جو خوف ان بچوں کے اندر بیٹھ گیا ہے، اس کا علاج کس اسپتال میں ہوتا ہے؟ انہوں نے وزیر اعظم اور بہار کے وزیر اعلیٰ سے سوال کیا، ان کی ٹوٹی ہوئی ہڈی تو جڑ جائے گی، کیا آپ ان کا ٹوٹا ہوا خواب واپس لاسکتے ہیں؟ مسٹر گاندھی نے اس پوسٹ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی جاری کی ہے، جس میں زخمی طلبہ پولیس کارروائی اور گولی لگنے کے بعد ہونے والی تکلیف کے بارے میں انہیں بتاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

بقیہ: فزیوتھراپی زندگی کی رفتار واپس دلانے کا سائنس

انہوں نے کہا کہ صحت مند شہری ایک مضبوط معاشرے کی تعمیر کرتے ہیں، اور ایک مضبوط معاشرہ ایک ترقی یافتہ ملک کی مضبوط بنیاد رکھتا ہے۔ اب وقت نہیں ہے کہ صرف بیماری کے بعد لوگوں کا علاج کیا جائے۔ ہم صحت سے متعلق ایک ایسے معاشرے کی طرف بڑھ رہے ہیں، جہاں لوگ بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کے بارے میں آگاہ ہوں۔ اس میں فزیوتھراپی کا کردار مستقبل میں اور بھی بڑھنے والا ہے۔

بقیہ: بابری مسجد سے سہارنپور تک: سوال وہی ہے؟

یہی ہندوستانی سیاست کا المیہ ہے۔ ایک نسل جس واقعے کو بھول جانا چاہتی ہے، دوسری نسل اسے اپنی اجتماعی یادداشت میں اٹھائے پھرتی ہے۔ اور جب حکومت کسی مذہبی عمارت کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو اسے اس تاریخی حساسیت کا بھی ادراک ہونا چاہیے۔ یہاں اپوزیشن سے بھی سوال بنتا ہے۔ اگر واقعی کوئی مسجد سرکاری زمین پر غیر قانونی طور پر تعمیر ہوئی ہے تو محض مسجد ہونے کی بنیاد پر اسے قانونی تحفظ نہیں مل سکتا۔ قانون کی نظر میں مذہبی شناخت کسی غیر قانونی قبضے کا خودکار جواز نہیں بن سکتی۔ لیکن اسی طرح حکومت بھی صرف ''غیر قانونی'' کا لیبل لگا کر اپنی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہوسکتی۔ غیر قانونی ہونے کا فیصلہ دستاویز سے ثابت ہوتا ہے، سیاسی نعرے سے نہیں۔ اسی طرح قانونی کارروائی کی شفافیت بھی ضروری ہے۔ اگر حکومت کے پاس مضبوط عدالتی اور انتظامی ریکارڈ موجود ہے تو اسے سامنے لایا جائے۔ اگر کوئی قانونی سوال باقی ہے تو اسے عدالت کے سامنے طے ہونے دیا جائے۔ یہی راستہ کشیدگی کو کم کرسکتا ہے۔ مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے کہ سہارنپور کا واقعہ صرف ایک مسجد کے انہدام کی خبر نہیں ہے۔ یہ اس سوال کا امتحان ہے کہ ہندوستانی ریاست مذہبی حساسیت اور قانون کی بالادستی کے درمیان توازن کیسے قائم کرتی ہے۔ حکومت کے پاس طاقت ہے۔ پولیس اس کے پاس ہے۔ انتظامیہ اس کے پاس ہے۔ بلڈوزر بھی اس کے پاس ہے۔ مگر جمہوریت میں حکومت کی سب سے بڑی طاقت آئین پر عوام کا اعتماد ہوتا ہے۔ اگر کسی مسلمان کو یہ محسوس ہونے لگے کہ اس کی عبادت گاہ کسی بھی وقت سیاسی یا انتظامی فیصلے کی زد میں آسکتی ہے، تو مسئلہ صرف ایک مسجد کا نہیں رہتا۔ اگر کسی ہندو کو یہ خوف ہو کہ اس کی مذہبی جگہ بھی سیاسی انتقام کا شکار ہوسکتی ہے تو مسئلہ بھی وہی ہے۔ اگر کسی عیسائی، سکھ، بدھ یا جین شہری کو ریاستی کارروائی کے سامنے اپنے حقوق غیر محفوظ محسوس ہوں تو آئین کا مقصد ہی کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسی لیے اصول ایک ہونا چاہیے، جو غیر قانونی ہے، اسے قانون کے مطابق ہٹایا جائے مگر جو قانونی حق ہے اسے بھی قانون کے مطابق تحفظ دیا جائے۔ بہرحال! سہارنپور کی مسجد اب وہاں نہیں ہے۔ وہاں شاید کل نئی دیوار کھڑی ہوجائے، کوئی نیا سرکاری منصوبہ بن جائے، فائلیں بند ہوجائیں اور سیاسی بیان بازی بھی چند دن بعد کسی نئے موضوع میں گم ہوجائے۔ لیکن ایک سوال باقی رہے گا۔ کیا ریاست نے ایک غیر قانونی تعمیر ہٹائی ہے یا عوام کے دلوں میں قانون کی غیر جانب داری کے بارے میں ایک نیا شک پیدا کیا ہے؟ اس سوال کا جواب نہ اویسی کا بیان دے سکتا ہے نہ عمران مسعود کی تقریر نہ اقرا حسن کا احتجاج نہ چندر شیکھر آزاد کا سوال اور نہ ہی حکومت کا ایک مختصر سرکاری بیان۔ اس کا جواب صرف شفاف عدالتی کارروائی سے ہی ممکن ہے۔ یہی اب آزمائش ہے۔ انصاف اور عوام کے اعتماد کی بھی ہیں۔ اور حکومتیں صرف بلڈوزر سے نہیں، اپنی نیت اور آئین سے پہچانی جاتی ہیں۔ اگر آج ریاست یہ ثابت کرسکے کہ قانون واقعی سب کے لیے ایک ہے، تو شاید سہارنپور کو یاد رکھا جائے گا۔ لیکن اگر قانون کی ترازو میں ہر بار طاقتور کے ہاتھ میں جھکتی نظر آئی، تو پھر سوال صرف ایک مسجد کا نہیں ہوگا کہ ''مسجد کیوں گرائی گئی؟'' سوال اس سے بڑا ہوگا۔

اس ملک میں عام شہری کے یقین کی حفاظت کون کرے گا؟

ہندوستانی خواتین کی ملائیشیا پر 1-11 سے شاندار فتح، مسلسل دوسری کامیابی

موکی (چین)، 6 ستمبر (یو این آئی) ہندوستانی خواتین کی ٹیم نے ایشین جونیئر ہاکی کی ٹورنامنٹ میں اتوار کو اپنے دوسرے گروپ میچ میں ملائیشیا کو 11-1 سے شکست دے کر مسلسل دوسری کامیابی حاصل کی۔ دو بار کی چیمپئن اور موجودہ دفاعی چیمپئن ہندوستانی ٹیم نے جنوبی کوریا کے خلاف پہلے میچ میں 4-1 کی کامیابی کے بعد مزید منظم اور پراعتماد کھیل پیش کیا۔ سات مختلف کھلاڑیوں نے گول کیے۔ ہندوستان نے چار گول فیلڈ پلے، پانچ پنالٹی کارنرز اور دو پنالٹی اسٹروک سے کیے۔ ہندوستان نے پہلے ہی منٹ میں پوجا ساہو کے پنالٹی اسٹروک پر گول سے برتری حاصل کی۔ چھٹے منٹ میں پورنیما یادو نے اسکور 2-0 کیا، جبکہ آٹھویں منٹ میں شیمہ دھنن اور 14ویں منٹ میں کرشنا شرما نے گول کرکے برتری 4-0 کردی۔ دوسرے کوارٹر میں پورنیما نے 17ویں منٹ، سکھویر کور نے 21ویں اور گیتا یادو نے 28ویں منٹ میں گول کیے، جس سے ہاف ٹائم تک ہندوستان کو 7-0 کی برتری حاصل ہوئی۔

بقیہ: دہلی میں 5 منزلہ عمارت منہدم

دہلی پولیس، دہلی فائر سروس، نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس، دہلی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور سنٹرلائزڈ ایکسیڈنٹ اینڈ ٹراما سروسز کو شامل کرتے ہوئے فوری طور پر ایک مربوط بچاؤ کی کوشش شروع کی گئی۔ آٹھ فائر ٹینڈرز کو تعینات کیا گیا تھا، جب کہ ایمبولینسز اور دیگر ایمرجنسی ٹیموں کو جائے وقوعہ پر متحرک کردیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق پی ایس ساؤتھ کیمپس میں دوپہر تقریباً 34:1 بجے ستیہ نکیتن مارکیٹ میں عمارت گرنے کے بارے میں پی سی آر کال موصول ہوئی۔ "دہلی پولیس، این ڈی آر ایف، دہلی فائر سروس اور ڈی ڈی ایم اے کی ٹیمیں، فائر ٹینڈرز اور سی اے ٹی ایس ایمبولینسوں کے ساتھ، موقع پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کیں۔

بقیہ: مہنگائی سے عام لوگوں اور کسانوں

پیاز اور ٹماٹر جیسی ضروری اشیا کی قیمتوں میں اضافے کا براہ راست اثر عام خاندانوں کے اخراجات پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے مہنگائی پر مؤثر طور پر قابو پانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور غریبی سے راحت دلانے کے معاملے پر ان کی پارٹی سڑک سے لے کر ایوان تک اپنی آواز اٹھاتی رہے گی۔

بقیہ: اپنی شناخت بھی، وطن کی خدمت بھی

دین دل میں ہو، خدمت ہاتھ میں ہو، انصاف زبان پر ہو اور انسانیت نظر میں ہو۔ شاید مسلم قیادت کے لیے اس سے بہتر تعارف کوئی نہیں۔ ہمیں ایسی قیادت چاہیے جو مذہب کو نفرت کا ہتھیار نہ بنائے، سیاست کو مذہبی نمائش نہ بنائے اور سیکولرزم کو خود فراموشی کا نام نہ دے۔ جو مسجد سے نکل کر بازار کے آدمی تک پہنچے، مدرسے سے نکل کر یونیورسٹی کے طالب علم تک پہنچے، اپنے ووٹر سے آگے اپنے شہر تک پہنچے اور اپنے شہر سے آگے پورے ملک کی فکر کرے۔ ایسی قیادت جو کہے: میرا عقیدہ میرے لیے محترم ہے، تمہارا عقیدہ تمہارے لیے؛ میرے لیے میری عبادت، تمہارے لیے تمہاری؛ لیکن ہمارے درمیان انصاف، انسانیت، وطن اور شہری حقوق مشترک ہیں۔ یہی وہ زبان ہے جو دلوں کو جوڑ سکتی ہے۔ یہی وہ سیاست ہے جو عزت پیدا کرسکتی ہے۔ یہی وہ دین داری ہے جو کردار میں نظر آتی ہے۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہندوستان کی مسلم قیادت اپنے عقیدے کو بھی محفوظ رکھ سکتی ہے اور ملک کی خدمت بھی پوری قوت سے کرسکتی ہے۔

آخرکار سوال یہ نہیں کہ ہم کیمرے کے سامنے کتنے قریب کھڑے دکھائی دیتے ہیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ ہم کردار میں کتنے قریب ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ ہم نے کتنی رسومات میں شرکت کی؛ سوال یہ ہے کہ ہم نے کتنے دلوں کا بوجھ ہلکا کیا۔ سوال یہ نہیں کہ ہم نے کتنی تصویریں بنوائیں؛ سوال یہ ہے کہ ہمارے جانے کے بعد عوام کی زندگی میں کیا بدلا۔ اور شاید یہی آج کی مسلم قیادت کے لیے سب سے بڑا امتحان بھی ہے اور سب سے بڑا موقع بھی: اپنی شناخت بچاتے ہوئے سب کے کام آنا، اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے سب کے حق میں کھڑا ہونا، اور دین سے وابستہ رہتے ہوئے وطن کی خدمت کو عبادتِ خلق کا رنگ دینا۔ یہ راستہ مشکل ضرور ہے، مگر یہی راستہ وقار بھی دیتا ہے، اعتماد بھی، اور اثر بھی۔

DULHA-DULHAN

دلہا۔ دلہن

MARRIAGE BUREAU
Opp-Uma Cinema Yadav Market
Peermohani Road, Patna-3
Mob 9386593876
SUNDAY OPEN
حکومت بہار سے منظور شدہ

ارجنٹ شیخ لڑکا جہیز نہ
9386593876
• انجینئر بنگلور، عمر 28 سال قد 5 فٹ 7، گھر پٹنہ
• شیخ گورنمنٹ اسسٹنٹ پروفیسر، عمر 33 سال قد 5 فٹ 9، پٹنہ گھر، ویسٹ بنگال
• عرب میں ڈیزائنر، عمر 32 سال قد 5 فٹ 7، گھر پٹنہ
• ڈاکٹر (E.N.T) MBBS, M.S، عمر 33 سال قد 5 فٹ 7، گھر سیوان
• انجینئر نوئیڈا، عمر 30 سال قد 5 فٹ 10، سالانہ 40 لاکھ، گھر سیتا مڑھی
• ڈاکٹر (Era) MBBS.MS، عمر 31 سال قد 5 فٹ 6، گھر پٹنہ
• قطر میں انجینئر، عمر 30 سال قد 5 فٹ 8،
• ریلوے T.C، عمر 28 سال قد 5 فٹ 10

ارجنٹ سید لڑکا جہیز نہ
9386593876
• انجینئر بنگلور، عمر 33 سال قد 5 فٹ 8، گھر گیا
• انجینئر LLB. M.A (سپریم کورٹ)، عمر 39 سال قد 5 فٹ 6
• ڈاکٹر MBBS.MS، عمر 32 سال قد 5 فٹ 9
• گورنمنٹ پروفیسر، عمر 34 سال قد 5 فٹ 10
• ریلوے افسر کلاس II، عمر 32 سال قد 5 فٹ 9
• گورنمنٹ ٹیچر، عمر 30 سال قد 5 فٹ 9، گھر پٹنہ
• MBA+ B.Tech، دہلی، عمر 30 سال قد 5 فٹ 8
• انجینئر بنگلور، عمر 29 سال قد 5 فٹ 8، گھر نالندہ
• انجینئر بنگلور، عمر 33 سال قد 5 فٹ 8، گھر گیا

ارجنٹ انصاری لڑکا جہیز نہ
9386593876
• گورنمنٹ انجینئر I.M.S، افسر گجرات، عمر 29 سال قد 5 فٹ 7، گھر پٹنہ چاہت فیملی اچھی ہو
• انجینئر ڈپٹی ڈائریکٹر بھارت سرکار، عمر 29 سال قد 5 فٹ 8، گھر جھارکھنڈ
• ڈاکٹر MBBS. M.S، عمر 30 سال قد 5 فٹ 10، گھر پٹنہ
• گورنمنٹ لکچرر، عمر 32 سال قد 5 فٹ 8، گھر پٹنہ
• گورنمنٹ کلرک پٹنہ، عمر 30 سال قد 5 فٹ 8
• ریلوے S.M، عمر 32 سال قد 5 فٹ 9
• دوبئی انجینئر، عمر 30 سال قد 5 فٹ 9، گھر نالندہ

راعین لڑکا جہیز نہ
8210133165
• گورنمنٹ S.D.O، عمر 36 سال قد 5 فٹ 8، گھر مظفر پور
• C.A، عمر 30 سال قد 5 فٹ 10، گھر پٹنہ
• ڈاکٹر MD، MBBS، عمر 31 سال قد 5 فٹ 8
• ریلوے کلرک، عمر 28 سال قد 5 فٹ 9
• گورنمنٹ ٹیچر، عمر 32 سال قد 5 فٹ 8
• ریلوے T.C، عمر 32 سال قد 5 فٹ 8
• ایس بی آئی، بینک پی او، عمر 30 سال قد 5 فٹ 10

ارجنٹ نہایت حسین لڑکیاں
9386593876
• انصاری BSC . IT، عمر 26 سال قد 5 فٹ 2، گھر نالندہ
• شیخ M.Sc (AMU)، عمر 28 سال قد 5 فٹ 5، گھر پٹنہ
• انصاری ڈاکٹر B.E.M.S، عمر 22 سال قد 5 فٹ 3، گھر سیوان
• سید شیخ انجینئر B.I.T (Mesra)، عمر 26 سال قد 5 فٹ 3، گھر پٹنہ
• انصاری انجینئر بنگلور، عمر 28 سال قد 5 فٹ 4، گھر گیا
• سید شیخ M.A، عمر 27 سال قد 5 فٹ 8، گھر بھاگلپور
• راعین ڈاکٹر MBBS (MS) G.S، عمر 35 سال قد 5 فٹ، گھر مدھیہ پردیش
• شیخ M.A، عمر 26 سال قد 5 فٹ 4، گھر جمشید پور جھارکھنڈ
• ملک گورنمنٹ ٹیچر، عمر 26 سال قد 5 فٹ 4، گھر پٹنہ نوکری پٹنہ
• سید Pune, Chanakya L.L.M میں نوکری سینئر لیگل عمر 29 سال قد 5 فٹ 7، گھر پٹنہ تنخواہ 4 لاکھ ماہانہ
• انصاری ڈاکٹر BAMS، عمر 25 سال قد 5 فٹ 5، گھر پٹنہ
• شیخ انجینئر، نوئیڈا عمر 24 سال قد 5 فٹ 4، گھر پٹنہ اور رانچی
• خان انجینئر، عمر 23 سال قد 5 فٹ 4، گھر سیتا مڑھی

ارجنٹ نہایت حسین لڑکیاں
9386593876
• سید انجینئر بنگلور، عمر 30 سال قد 5 فٹ 3، گھر نہ انگلینڈ پٹنہ چاہت اچھی فیملی ہو
• انصاری MBA، عمر 30 سال قد 5 فٹ 2، گھر پھلواری شریف پٹنہ
• شیخ بینک منیجر، عمر 28 سال قد 5 فٹ 4
• سید گورنمنٹ منیجر، عمر 43 سال قد 5 فٹ 4، گھر ہاجی پور، پٹنہ گھر
• خان انجینئر، عمر 23 سال قد 5 فٹ 4، گھر سیتا مڑھی

ارجنٹ لڑکا دوسری شادی
9386593876
• سید ڈاکٹر MBBS,MRCL، FRC عمر 43 سال قد 5 فٹ 10
• انصاری دوبئی میٹریل کنٹرولر، عمر 36 سال قد 5 فٹ 2، گھر چمپارن
• شیخ گورنمنٹ انجینئر نوئیڈا، عمر 34 سال قد 5 فٹ، گھر پٹنہ
• انصاری گورنمنٹ Math پروفیسر، عمر 44 سال 5 فٹ 9، گھر اورنگ آباد
• ملک بینک منیجر، عمر 36 سال قد 5 فٹ 5، گھر گیا، پٹنہ

فوراً ملاقات قائم کریں: 8210133165
دولہا دولہن میرج بیورو، سامنے اوما سنیما یادو مارکیٹ پٹنہ

خوشی میرج بیورو

سید لڑکا جہیز نہیں
9262585120
[illegible]

ارجنٹ شیخ لڑکا جہیز نہیں
8987189769

ارجنٹ خان لڑکا جہیز نہیں
9262585120

ارجنٹ انصاری لڑکا جہیز نہیں
8987189769

ارجنٹ خان لڑکا

ارجنٹ حسین لڑکیاں
9262585120

ارجنٹ شیخ لڑکیاں حسین
8987189769

انصاری لڑکیاں حسین
8987189769

دوسری شادی انصاری لڑکیاں
9262585120

منصوری لڑکیاں
9262585120

شیخ لڑکیاں دوسری شادی
8987189769

خوشی میرج بیورو، جمال روڈ، سوریا کمپلیکس (Complex) پٹنہ-1
موبائل نمبر: 9262585120

CTC

CTC
فرمایا حضورﷺ نے وہ نکاح خیر و برکت والا جس میں سب سے کم خرچ ہو۔
مسئلہ طلاق
حل کریں ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ کی تلاوت سے انشاءاللہ :- اشرف علی تھانوی

CTC
ارجنٹ لڑکیاں
1۔ بیوہ، "50/5'2، بچے نہیں، سید
2۔ انصاری، B.Com، "25/5'3
3۔ حسین گریجویٹ، "24/5'5، پسند گورنمنٹ جاب والا
4۔ شیخ، M.Com، "24/5'2، پسند نوکری پیشہ، پٹنہ کا لڑکا
5۔ لمبی MBA لڑکی، "22/5'7
6۔ انصاری، B.Ed، "23/5'4، پسند گورنمنٹ جاب والا
7۔ حسین طلاق شدہ، "30/5'3، شیخ ایک بچہ
8۔ خان دوشیزہ، انجینئر Risck، Associate، پسند بہاری NRI لڑکا
9۔ شیخ، LLB، "27/5'6، پسند سٹل لڑکا
10۔ شیخ سائنٹسٹ لڑکی، "5'4، پسند اسمارٹ لڑکا سٹل
11۔ شیخ، MCA، "28/5'2، پسند سٹل لڑکا، IAS
12۔ شیخ، MCA، "24/5'3، سالانہ 1.5 لاکھ
13۔ دودھیا گوری شیخ، "24/5'5، پسند IAS
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ لڑکے
1۔ شیخ، MBA، "38/5'8، پسند گھریلو لمبی لڑکی
2۔ شیخ انجینئر "33/5'5، نوکری سعودی گولٹ بھی ممکن
3۔ انصاری نوکری بنگلور "29/5'11
4۔ سید انجینئر نوکری بنگلور "30/5'8
5۔ شیخ لڑکا، BBA، نوکری Poland، بدن پر بال نہیں پسند دیندار لڑکی، شیخ سید خان ملک لڑکی

CTC
ارجنٹ شیخ لڑکی
"25/5'4، دبلی پتلی پسند شیخ سید نوکری پیشہ
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ انصاری لڑکا
تاجر "25/5'5، پسند کم عمر لڑکی ذات کی قید نہیں
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ کلال لڑکا
MD، "30/5'11، گورنمنٹ کالج پسند افسر یا PG II ڈاکٹر لڑکی
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ IT انجینئر لڑکی
نوکری ایکسپرٹ "26/5'3، پسند کمپیوٹر انجینئر لڑکا شیخ سید
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ راعین لڑکی
طلاق شدہ، M.Com، '30/5، پسند سٹل لڑکا ذات کی قید نہیں
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ انصاری لڑکا
کنوارہ 45 سالہ، گورنمنٹ کالج پروفیسر پسند گورنمنٹ جاب یا بزنس والی خوبصورت لڑکی
Call-Wa:8084142429

CTC
ارجنٹ انصاری لڑکا
"26/5'2، نوکری پسند کم عمر نوکری پیشہ انصاری لڑکا
Call-Wa:8084142429

ارجنٹ طلاق شدہ لڑکا
شیخ "58/5'4، گورنمنٹ آفیسر، پسند خاندانی ملنسار لڑکی
Call-Wa:8084142429

B.Pharma لڑکی
"26/5'4، نوکری پونہ، پسند انجینئر لڑکا یا B.Pharma پونے یا میٹروسٹی شیخ خان
Call-Wa:8084142429

ارجنٹ شیخ لڑکا
انجینئر + MBA، بینک منیجر نوکری تامل ناڈو پسند گھریلو شیخ سید لڑکی
Call-Wa:8084142429

ارجنٹ انصاری لڑکا
سول انجینئر "30/5'10، نوکری آسام پسند گوری لمبی لڑکی ذات کی قید نہیں
Call-Wa:8084142429

CTC, 21 Fazal Imam Complex
Fraser Road, Patna
Call/W.A- 8084142429

پرنٹر و پبلشر جہاں آرا نے ''پندار پرنٹنگ پریس''، پندار ہاؤس سلطان گنج، پٹنہ۔ 800006 میں چھپوا کر دفتر روزنامہ 'پندار'، پندار ہاؤس، سلطان گنج، پٹنہ۔ 800006 سے شائع کیا۔ (ملکیت: جہاں آرا) موبائل: 9304979320, 9097261168
RNI No. 28439/74, REGD No. PT-28/2008, Head Office: PINDAR HOUSE, Sultanganj, Patna-6, Mobile No. 9304979320, 9097261168 E-mail: pindar2010@gmail.com
PROPRIETOR, PRINTED & PUBLISHED BY JAHAN ARA, PINDAR HOUSE, SULTANGANJ, PATNA- 800006 AND PRINTED FROM "PINDAR PRINTING PRESS" SULTANGANJ, PATNA-800006, EDITOR- ABDUL KHALIQUE EHSANI

مالکان
محمد رضی محمد راشد
0612-2303377
M.9661960604
KOHINOOR Jewellers
سونے اور چاندی کے زیورات کے لئے
RE-OPEN
کوہ نور جویلرس
FRONT S.S. CAPITAL MARKET, MURADPUR, PATNA-800 004
دکان نمبر ۸، ایس، ایس، کیپیٹل مارکیٹ، مراد پور، پٹنہ۔۸۰۰۰۰۴

آر جے ڈی ایم پی سدھاکر سنگھ این ڈی اے کی عوام مخالف پالیسیوں کا پریس کانفرنس میں انکشاف کرتے ہوئے۔۔

اے آئی ایس ایف کے ریاستی عہدیداران پٹنہ یونیورسیٹی میں جاری بے ضابطگی و بدعنوانی کے خلاف تحریک کا اعلان کرتے ہوئے۔۔۔

پٹنہ کے شری کرشن میموریل ہال میں جین زی اور الفا کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے دیپانکر بھٹہ چاریہ اور نیہا بورا۔۔

جین زی نے پٹنہ میں اتحادی قوت کا مظاہرہ کیا

شاہین باغ تحریک کے مقدمے بھی واپس لینے اور 70 ویں بی پی ایس سی و داروغہ امتحان میں بدعنوانی کا حساب دینے کا دیپانکر اور نیہا کا مطالبہ

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) جین زی اور جین الفا کے تحریک کار طلبا وطالبات کا دائرہ قومی دارالحکومت نئی دہلی سے بڑھتے ہوئے راجدھانی پٹنہ تک نہ صرف پہنچ گیا بلکہ اس نے اب اپنی جڑیں مضبوط کر لی ہیں جہاں سے ایک بار پھر منظم طلبا تحریک کی چنگاری تیزی سے سلگنے لگی ہے۔ اتوار کو شری کرشن میموریل ہال میں طلبا تنظیم آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئیسا) اور آر وائی اے کے مشترکہ زیر اہتمام جین زی رائزنگ (GENZ Rising) پروگرام کا بڑے پیمانے پر انعقاد کیا گیا جس میں پورے بہار سے کثیر تعداد میں طلبا و نوجوان اور جین زی و جین الفا کے نمائندوں نے شرکت کرکے اپنی اتحادی قوت کا پرجوش مظاہرہ کیا اور یہ پیغام دیا کہ دہلی کے بعد اب راجدھانی پٹنہ طلبا تحریک کا ایک بڑا مرکز بنے گا اس لئے وقت رہتے کروڑوں طلبا و نوجوانوں کے جذبات و احساسات اور غم و غصے کو شدت سے محسوس کر لیا جائے اور تعلیم و امتحانات کے پورے نظام میں مثبت تبدیلی لائی جائے۔ ساتھ ہی ساتھ بچوں کیلئے عمدہ و معیاری تعلیم کا بہتر نظم کیا جائے اور تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کیلئے سرکاری نوکری و روزگار کا پختہ بندوبست کیا جائے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سی پی آئی ایم ایل کے قومی جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹہ چاریہ اور آئیسا کی قومی صدر و جنتر منتر تحریک کی مشہور چہرہ نیہا بورا نے مقررین خاص کی حیثیت سے ریاست کے طلبا اور نوجوانوں کو پورے جوش و جذبوں کے ساتھ اپنی تحریک جاری رکھنے کی تلقین کی اور کہا کہ ظلم پھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ اس لئے حوصلے بلند رکھیں، پانی کے بوچھار یا گولیوں کے بوچھار سے ڈرنے گھبرانے کی ضرورت نہیں، بہار ہی وہ عظیم سرزمین ہے جہاں ہمارے اسلاف نے اپنے سینے پر گولیاں کھا کر ملک کو آزاد کرایا۔ دیپانکر بھٹہ چاریہ نے کہا کہ پولس ظلم کے خلاف آواز بلند کی جانی چاہئے۔ سیوان میں پولس کی فائرنگ میں عارف سمیت کئی بے قصور طلبا زخمی ہوگئے اور حکومت خاموش تماشائی بنی رہی۔ بہار کے مشہور جین الفا رہنما آدتیہ کمار نے بھی تقریب سے جوشیلے انداز میں خطاب کیا جب کہ پٹنہ یونیورسیٹی کی طلبا رہنما صبا آفرین نے اپنے خطاب میں بہار کی طلبا تحریک کے دوران جیل میں گزارے اپنے سخت حالات کا تذکرہ کیا اور اپنے تلخ تجربات پیش کرتے ہوئے طلبا و نوجوانوں سے تحریک جاری رکھنے کی اپیل کی۔ نیہا بورا نے کہا کہ بہار سے طلبا کی تحریک پورے ملک میں پہنچے گی اس لئے حکومت وقت رہتے ہوشیار ہوجائے اور ہمارے جائز مطالبات تسلیم کر لے۔ تقریب سے نوین، چنٹو کماری، رکن اسمبلی ڈاکٹر سندیپ سوربھ، اجیت کشواہا، حبیبہ، عرفان، پروفیسر میڈوسا اور دیگر سرکردہ رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ سی پی آئی ایم ایل سربراہ دیپانکر بھٹہ چاریہ نے اپنے خطاب میں مطالبہ کیا کہ جنتر منتر تحریک کے مقدمے واپس ہوسکتے ہیں تو پھر کسان تحریک اور شاہین باغ تحریک کے مقدمے بھی واپس کیوں نہیں لئے جاسکتے؟ انہوں نے ان مقدموں کو بھی جلد از جلد واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ نیہا بورا نے کہا کہ 70 ویں بی پی ایس سی امتحان میں بدعنوانی، داروغہ تقرری امتحان اور دیگر امتحانات میں بھی بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی اس کی اعلیٰ سطح کی جانچ کرا کر قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری اس معاملے میں اپنا موقف واضح کریں۔ نیہا بورا نے کہا کہ بہار کے طلبا و نوجوان قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے دہلی کی جنتر منتر تحریک کو بڑی طاقت دی۔

تعلیمات نبویؐ پر عمل میں پوری انسانیت کی فلاح وکامیابی کا راز پنہاں

سماجی وفلاحی تنظیم 'ورک' کے 38 ویں یوم تاسیس کے موقع پر ریاستی صدر اشتیاق احمد کی قیادت میں منعقد تقریب سے کئی مذاہب کے دانشوروں کا خطاب

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) اسلام، سناتن، سکھ اور بودھ وجین مذاہب سے تعلق رکھنے والے نامور دانشوروں نے ریاست و ملک کے موجودہ سماجی اور سیاسی حالات کو انتہائی خطرناک وتباہ کن قرار دیتے ہوئے اس پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس کے سد باب کیلئے ہر سطح پر سماج میں نفرت و کشیدگی کے ماحول کو ختم کئے جانے اور محبت، امن و بھائی چارہ خوشگوار ماحول قائم کئے جانے کو پہلی ضرورت بتایا ہے۔ اتوار کو گاندھی سنگراہالیہ میں سماجی و فلاحی تنظیم 'ورک' (WORK) کے 38 ویں یوم تاسیس کے موقع پر عید میلاد النبیؐ کی مناسبت سے 'محمدؐ انسانیت کے پیغمبر' کے موضوع پر منعقد سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سبھی مذاہب کے دانشوروں اور علمائے کرام نے ان تاثرات کا اظہار کیا۔ ورک کے بہار ریاستی ہیڈ سید اشتیاق احمد کی قیادت میں منعقد اس تقریب کا باضابطہ آغاز حافظ شہاب الدین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ معصوم بچی زوبیہ اشتیاق نے حب الوطنی پر انگریزی میں بہت خوبصورت نظم پیش کی۔ صدر شعبہ تعلیم نالندہ کالج پروفیسر دھرو کمار نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمدؐ پوری انسانیت کیلئے روشن چراغ ہیں۔ محمدؐ نے تین اہم باتوں پر خصوصی زور دیا جن میں اخلاق، انسانیت اور خدمت خلق شامل ہیں۔ آپؐ نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور کردار سے انسانیت کی معراج کرادی اور تمام انسانوں کی تقدیر بدل دی۔ حضرت محمد کی سیرت کا مطالعہ بلاتفریق مذہب وذات ہر شخص کو کرنا چاہئے۔ اس موقع پر سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والے گروچرن سنگھ عاشق (بانی گلوبل انٹر فیتھ سوسائیٹی) نے سیمینار سے خطاب میں کہا کہ محمدؐ اس وقت دنیا میں تشریف لائے جب انسان درندہ بن چکا تھا۔ پوری تہذیب مٹ چکی تھی تب حضرت محمدؐ نے انسانوں کی اصلاح اس انداز میں کی کہ اس کی دنیا بھی بدل دی اور آخرت بھی سنوار دی۔ محمدؐ کے پیغام کو ہر انسان تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ورک کے ممبر محمد ارشاد نے تنظیم کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ تمام مذاہب اور آسمانی کتابیں انسانیت کا راستہ دکھلاتی ہیں۔ ہم سب انسان شروع میں ایک ہی دین پر تھے بعد میں ہم لوگوں نے الگ الگ مذہب بنالیا۔ زمین پر بسنے والے سبھی انسان ایک آدم کی اولاد ہیں اور حضرت محمدؐ صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ پوری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ یہ تنظیم رحمت کے بنیادی منصب کے مطابق اپنا فریضہ انجام دیتی ہے اور ضرورتمند لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ تنظیم اپنے 6 نعروں پر عمل کرتی ہے۔ مولانا انیس ریاض نے بھی تقریب سے پرمغز خطاب کیا۔ پرونس آف دی نیشن کے جنرل سکریٹری سلومن گھوش نے کہا کہ محمدؐ نے جو تعلیم دی ہے وہ پوری دنیا میں نایاب ہے اور اس پر عمل میں ہی انسانوں کی نجات اور فلاح و کامیاب کا راز پنہاں ہے۔ تمام انسان صحیح راستے پر آجائیں۔ پڑوسیوں کا خیال رکھیں، مظلوموں اور غریبوں کی مدد کریں یہی حضرت محمدؐ کی تعلیمات ہیں جس پر عمل ضروری ہے۔ سوسائیٹی آف سوشل اوپینین کے ڈائرکٹر پروفیسر راگھویندر سنگھ کشواہا نے کہا کہ پیدائشی طور پر سبھی انسان نیک ہوتے ہیں لیکن دنیا کا سماج کسی بھی معصوم بچہ کو اپنے طور پر طریقے سے اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔ اس موقع پر بچوں نے انسداد نشہ کے لئے 'نشہ چھوڑو' کے عنوان سے ایک خوبصورت ڈرامہ پیش کر کے نشہ کے نقصانات کو بہتر انداز میں بتایا اور اس سے پرہیز کی تلقین کی۔ صحافی سدھانشو نے محمدؐ کی شان میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ ورک کے بہار ہیڈ سید اشتیاق احمد نے اپنے استقبالیہ خطاب میں تمام دانشوروں کا پرجوش خیر مقدم کیا اور وید کے حوالے سے کہا کہ نسل انسانی کے مساوی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ہر انسان ایک مقصد کے ساتھ دنیا میں بھیجا گیا ہے جسے بعد موت اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ سماجی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی موجودہ دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کا رواج عام کرنا ہوگا اور تمام انسانوں کو آپس میں انسانیت کی بنیاد پر جوڑنا ہوگا۔ تعلیمات نبویؐ پر عمل کیلئے ہر سطح پر کوشش کرنی ہوگی۔ بعد میں محمد قاسم نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

پھلواری شریف اور پٹنہ کے دیگر علاقوں میں سیلاب کا قہر، انتظامیہ الرٹ، پپو یادو پانی میں اترے

پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ مسلسل تیسرے دن بھی پٹنہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں خیمہ زن، متاثرین کے درمیان نقد رقم تقسیم کرکے ان کا درد وغم بانٹا

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو اتوار کو مسلسل تیسرے دن بھی پٹنہ ضلع کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں خیمہ زن رہے اور سیلاب متاثرین کی ہر ممکن مدد میں سرگرم رہے۔ پپو یادو نے اتوار کو اپنی اسکارپیو گاڑی میں سوار ہوکر پھلواری شریف اسمبلی حلقہ کے پن پن اور لودی پور کا طوفانی دورہ کیا جہاں سڑکوں پر سیلاب کا پانی بھی تھا مگر اس کی پرواہ کئے بغیر پپو یادو کہیں اپنی گاڑی سے اور کہیں گاڑی نہیں پہنچ پانے کے سبب سیلاب کے پانی میں اتر کر محلوں میں دستک دی اور متاثرین سے ملاقات کر کے ان کے احوال دریافت کئے اور پھر نقد رقم وراحتی اشیاء دیکر ان کی مدد کی۔ بخار سے تڑپ رہی ایک معصوم بچی کو دیکھ کر پپو یادو پریشان ہوا ٹھے اور اس کی بھی بھرپور مدد کی۔ اس موقع پر میڈیا سے بات چیت میں پپو یادو نے کہا کہ سب سے بڑا سوال ہے کہ وزیر اعلیٰ اور اپوزیشن لیڈر کی رہائش گاہ سے محض 5 کیلومیٹر کے فاصلے پر عوام کی یہ حالت ہے اور وہ سیلاب میں ڈوب رہے ہیں مگر بچانے والا کوئی نہیں ہے تو بھلا بہار کے دور دراز علاقوں کا کیا حال ہوگا۔ عوام سیلاب میں ڈوبے ہیں اور اقتدار میں بیٹھے لوگ اپنی مستی میں ڈوبے ہیں۔ عوام کے پیسے سے سہولت لینے والوں کیلئے عوام کا درد کچھ بھی نہیں ہے۔ سیلاب متاثرین کو بھاشن نہیں راشن چاہئے۔ راحت اور علاج ومحفوظ زندگی چاہئے۔ اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کرسی عوام سے ملتی ہے اور عوام مصیبت میں ہیں تو ان کے ساتھ کھڑا ہونا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ پپو یادو نے کہا کہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق عوام کے درمیان ہیں اور ضرورتمندوں تک راحت پہنچانے کیلئے خدمت کی مہم آخری سانس تک جاری رکھیں گے۔ ادھر پھلواری شریف سمیت پٹنہ کے مختلف علاقوں میں سیلاب کا قہر برپا ہوگیا ہے جس کے پیش نظر ضلع مجسٹریٹ کندن کمار نے انتظامیہ کی جانب سے الرٹ جاری کردیا ہے اور ایڈوائزری جاری کر کے لوگوں سے احتیاطی قدم اٹھانے کی اپیل کی ہے۔

عمدہ، مضبوط، خوبصورت اور ٹکاؤ کا ایک بڑا نام ڈائمنڈ فرنیچر

پٹنہ کے سگونہ موڑ پر ہائی ٹیک ہاسپیٹل کے سامنے قائم شوروم بہار اور جھارکھنڈ میں معیار کے سبب اعلیٰ مقام: حیدر امام

پٹنہ (پٹنہ پی این ایس) مشہور ومعروف نوجوان تاجر حیدر امام نے اپنے تعلیم یافتہ نوجوان بھائیوں کے ساتھ تجارت وصنعت کے شعبہ میں قدم جما کر بہار کے طلبا اور نوجوانوں کیلئے ایک بڑی مثال قائم کی ہے اور اپنے بڑے کارناموں کے سبب نوجوانوں کیلئے مشعل راہ بن گئے ہیں۔ حیدر امام اور ان کے بھائیوں نے تقریباً 15 سال قبل اسٹیل اور فرنیچر کے شعبے میں اپنی تجارت شروع کی تھی جسے بہت ہنرمندی اور عقل مندی کا استعمال کرتے ہوئے ان سبھی بھائیوں نے صنعت کی شکل دے دی۔ حیدر امام اور ان کے بھائیوں نے پٹنہ کے عظیم آباد کالونی میں واقع فاطمہ مسجد کے نزدیک اسٹیل کا کارخانہ قائم کیا اور پھر زیرو مائل پہاڑی پر اسٹیل وفرنیچر کا بڑا کارخانہ قائم کیا۔ 2 مقامات پر کارخانے قائم کرنے کے ساتھ ہی انہوں نے پٹنہ کے سگونہ موڑ کے نزدیک ہائی ٹیک ہاسپیٹل کے سامنے کھگول روڈ میں ایس کے پیلس کی دوسری منزل پر ڈائمنڈ فرنیچر کے نام سے ایک بڑا شوروم قائم کیا جہاں خوبصورت وجاذب نظر و پائیدار صوفہ سیٹ، ڈائننگ سیٹ، بیڈروم فرنیچر، سنٹر ٹیبل اور ٹی بی یونٹس سمیت مختلف قسم کے فرنیچر بازار قیمت کے مقابلے بہت مناسب قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ حیدر امام نے کہا ہے کہ عمدہ، خوبصورت، مضبوط، معیاری، ٹکاؤ اور ہر اعتبار سے قابل استعمال وقابل دید فرنیچر کے معاملے میں پورے بہار اور جھارکھنڈ میں ڈائمنڈ فرنیچر کا پہلا نام ہے جس کی شہرت و مقبولیت دونوں ریاستوں میں ہے۔ رابطہ نمبر 7033020202 اور 18002026214 ہے۔

ویسٹ پوائنٹ پبلک اسکول کے احاطے میں یوم اساتذہ کی تقریب کی دھوم

پٹنہ (پی این ایس) ہر سال کی طرح اس سال بھی "ویسٹ پوائنٹ پبلک اسکول" کے احاطے میں یوم اساتذہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بھارت کے سابق صدر محترم جناب رادھا کرشنن کے یوم پیدائش کے موقع پر اسکول کے احاطے میں یوم اساتذہ کا اہتمام کیا گیا۔ 05 ستمبر 2026 کو یوم اساتذہ کی مناسبت سے اسکول میں اپنے اساتذہ کو عزت واحترام پیش کرنے کے لیے بچوں کی جانب سے حوصلہ افزا پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں اسکول کے بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سب سے پہلے بچوں نے اسکول کے تمام اساتذہ کا پرجوش استقبال کیا۔ ان کی تعریف کرتے ہوئے خوبصورت تقریریں کی اور کئی نظمیں بھی سنائیں۔ رنگا رنگ پروگرام میں جن بچوں نے حصہ لیا ان میں رقص (ڈانس) میں راج لکشمی، آرادھیا، آنچل، عنایہ، جولی، انجلی، درگا، گیتا نجل، سُلیکھا، سہانی اور ادیتی نے سب کا دل موہ لیا۔ وہیں ڈرامے میں عمیر، ہرش اور سوربھ نیز فنِ خطابت (تقریر) میں ویشنوی، آدرش، نیتش، سوربھ اور پرانجل نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ننھے منے بچوں (آدتیہ، نبھا، دیوانش، آیت، زبیر، نندنی، سورج، ندی) نے بھی اپنی صلاحیتوں سے سب کو حیران کر دیا۔ آخر میں پروگرام کے اختتام پر ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس ایم سہیل اور پرنسپل ایس ایم ذیشان نے بچوں کو ان کے بہترین مظاہرے کے لیے شکریہ ادا کیا اور اساتذہ کا بھی ممنون ومشکور ہونے کا اظہار کیا۔

0612-2300000 +91 8540059700
زم زم
گیسٹ ہاؤس
سبزی باغ، دریاپور روڈ پٹنہ۔۴
Zam Zam
Guest House
Facilities :
24 Hours Check In / Check Out Facilities
24 Hours Electricity
Air Condition Room
24 Hours Hot and Cold Water
Lift
Parking
Restaurant
Attach Bathroom
LED T.V. Facility
Intercom
Sabzibagh, Near Dariyapur Jama Masjid, Patna-800 004

رحیمیہ دواخانہ
رحمت نگر، عیسی پور، پھلواری شریف، پٹنہ
خادم الاطبا حکیم (ڈاکٹر) حافظ مولانا
محمد تجمل حسین قاسمی مظاہری
اوقات مطب
صبح 10.00 بجے سے 2.00 بجے دن تک
شام 4.00 بجے سے 8.00 بجے رات تک
07543943106